# مقام وسیرت خلفاء الراشدین امیر المومنین علیؓ کی نظر میں

امیر المومنین سیدنا علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں، اللہ نے رسول اللہ کو بھیجا جنہوں نے لوگوں کو گمراہی سے دور کیا ہلاکت سے بچایا اور منتشر ہونے کے بعد جمع کیا پھر اللہ نے ان کو اٹھا لیا رسول اللہ کے ذمہ جو کچھ تھا آپ نے اسکو ادا کر دیا پھر ابو بکرؓ و عمرؓ خلیفہ بنے دونوں عالی سیرت والے تھے دونوں نے اس امت سے انصاف کیا

خطبة علي في رسل معاوية

أما بعد فإنّ الله بعث النبي صلى الله عليه وسلم فأنقذ به من الضلالة ، ونعَش به من الهَلَكة[1] ، وجمع به بعدَ الفُرقة ، ثمّ قبضه الله إليه وقد أدّى ما عليه ، ثم استخلف الناس[2] أبا بكر ، ثم استخلف أبو بكر عمر ، وأحسنا السيرة ، وعَدَلا في الأمة ، وقد وجـدْنا عليهما أنْ تولّيا الأمرَ دوننَا ونحن آلُ الرسول وأحقُّ بالأمر ، فغفرنا ذلك لهما ، ثم وَلِي أمرَ الناس عثمان فعمل ... نا معتزلٌ ... لا نرضى ... نقض إلا ... صلى الله له ... وحزبٌ ... دخلا في [illegible]

أما بعد فإنّ الله بعث النبي صلى الله عليه وسلم فأنقذ به من الضلالة ، ونعَش به من الهَلَكة[1] ، وجمع به بعدَ الفُرقة ، ثمّ قبضه الله إليه وقد أدّى ما عليه ، ثم استخلف الناس[2] أبا بكر ، ثم استخلف أبو بكر عمر ، وأحسنا السيرة ، وعَدَلا في الأمة ، وقد وجـدْنا عليهما أنْ تولّيا الأمرَ دوننَا ونحن

الإسلام كارهين مُكرَهين ! فعجبًا لكم[4] ولإجلابكم معه ، وانقيادكم له ، وتدَعُون أهلَ بيتِ نبيِّكم صلى الله عليه وآله وسلم ، الذين لا ينبغي لكم شقاقُهم ولا خلافُهم ، ولا أن تعدِلوا بهم أحداً من الناس . إني أدعوكم إلى كتاب الله عز وجل وسُنّةِ نبيِّكم صلى الله عليه وسلم ، وإماتة الباطل ، وإحياء معالم الدين . أقولُ قولي هذا وأستغفر الله لنا ولكلِّ مؤمنٍ ومؤمنةٍ ، ومسلمٍ ومسلمة .

كلام شرحبيل ومعن بن يزيد

فقال له شرحبيل ومعن بن يزيد : أتشهد أنّ عثمان قتل مظلوماً ؟ فقال

---

(١) في الأصل : « وأنعش » صوابه في ح . ولا يقال أنعشه فهو من كلام العامة . نعشه : تداركه . وفي الطبري : « وانتاش به من الهلكة » . والانتياش : الاستدراك والاستنقاذ .

(٢) ح ( ١ : ٢٥٥ ) : « فاستخلف الناس » .

(٣) ح فقط : « الله نبيا » .

(٤) ح : « فيا عجبا لكم » . الطبري : « فلا غرو إلا خلافكم معه » .



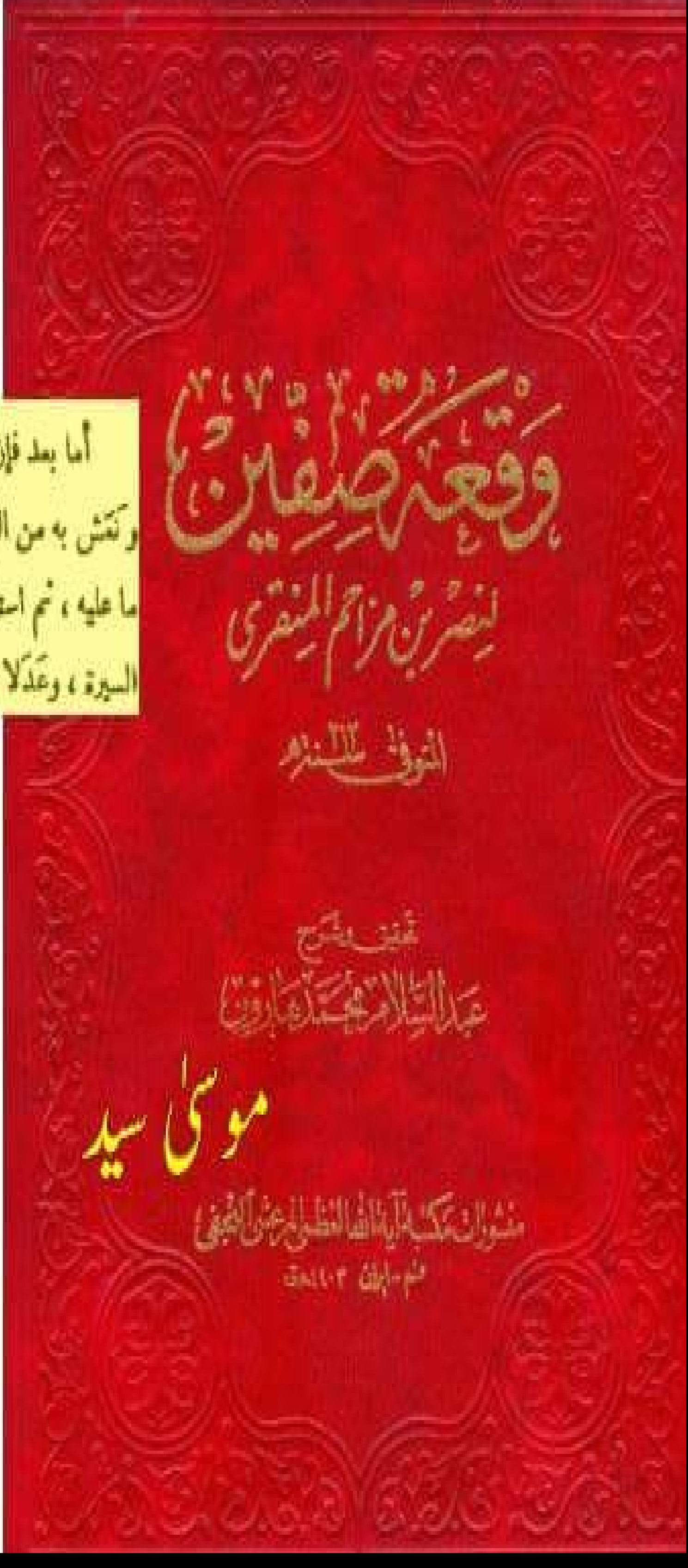

# نبی آخر الزماں محمدؐ نے آپنی زبان مبارک سے فرمایا مجھے ملک شام ملک فارس اور ملک یمن کی چابیاں عطا کی گئی ہیں تاریخ گواہ ہے یہ تینوں ریاستیں سیدنا عمرؓ کے دور خلافت میں فتح ہوئی

## (حوالہ شیعہ کتاب خصال مصنف شیخ صدوق)



(۱۸۳) جس شخص کو تین چیزیں مل گئیں گویا اسے تمام چیزیں مل گئیں: [illegible]

(شرح: [illegible])

(۱۸۴) رسول اللہ نے خندق میں تین مرتبہ کدال ماری اور تین مرتبہ اللہ اکبر کہا: رسول اللہؐ نے خندق کھودنے کا حکم دیا۔ ایک بہت بڑا اور سخت پتھر خندق میں برآمد ہوا۔ کوئی کدال اس پر اثر نہیں کر رہی تھی۔ رسول اللہ کو خبر دی گئی۔ آپ تشریف لائے اس کو دیکھا اپنے کپڑے کو چڑھا کر کدال کو پکڑا اور بسم اللہ کہہ کر کدال ماری، پتھر کا تیسرا حصہ ٹوٹ گیا۔ آپ نے فرمایا اللہ اکبر! ملک شام کی کنجیاں میرے حوالے کر دی گئی ہیں۔ خدا کی قسم میں اس کے سرخ محلات دیکھ رہا ہوں۔ دوسری مرتبہ زور سے کدال ماری اور بسم اللہ کہا۔ تیسرا حصہ ٹوٹ گیا۔ اللہ اکبر اور کہا مجھے فارس کی چابیاں دے دی گئی ہیں۔ میں مدائن کے سفید محل دیکھ رہا ہوں۔ تیسری مرتبہ پھر کدال ماری باقی پتھر بھی ٹوٹ گیا اللہ اکبر کہا کہ مجھے یمن کی کنجیاں دی گئی ہیں۔ میں یہاں سے کھڑے ہو کر صنعا کے دروازے دیکھ رہا ہوں۔

(۱۸۵) تین کام پروردگار عالم کو زیادہ پسند ہیں: [illegible]

(۱۸۶) تین چیزیں اس امت پر خوفناک ترین ہیں: [illegible]

(۱۸۴) رسول اللہ نے خندق میں تین مرتبہ کدال ماری اور تین مرتبہ اللہ اکبر کہا: رسول اللہؐ نے خندق کھودنے کا حکم دیا۔ ایک بہت بڑا اور سخت پتھر خندق میں برآمد ہوا۔ کوئی کدال اس پر اثر نہیں کر رہی تھی۔ رسول اللہ کو خبر دی گئی۔ آپ تشریف لائے اس کو دیکھا اپنے کپڑے کو چڑھا کر کدال کو پکڑا اور بسم اللہ کہہ کر کدال ماری، پتھر کا تیسرا حصہ ٹوٹ گیا۔ آپ نے فرمایا اللہ اکبر! ملک شام کی کنجیاں میرے حوالے کر دی گئی ہیں۔ خدا کی قسم میں اس کے سرخ محلات دیکھ رہا ہوں۔ دوسری مرتبہ زور سے کدال ماری اور بسم اللہ کہا۔ تیسرا حصہ ٹوٹ گیا۔ اللہ اکبر اور کہا مجھے فارس کی چابیاں دے دی گئی ہیں۔ میں مدائن کے سفید محل دیکھ رہا ہوں۔ تیسری مرتبہ پھر کدال ماری باقی پتھر بھی ٹوٹ گیا اللہ اکبر کہا کہ مجھے یمن کی کنجیاں دی گئی ہیں۔ میں یہاں سے کھڑے ہو کر صنعا کے دروازے دیکھ رہا ہوں۔

(شرح: [illegible])

(۱۸۹) آنحضرت کو دنیا کی تین چیزیں پسند تھیں: [illegible]





زندگی گزارنے کے آداب
ائمہ علیہم السلام کے ارشادات کی روشنی میں

# خصال

شیخ الصدوقؒ

AL-KISA
PUBLISHERS
Kisa Sector 6-B/3 North Karachi

# سیدنا علی رضی اللہ عنہ خلفاء راشدین کی سنت پر قائم رہے

جب سیدنا علی رضہ بر سر اقتدار آئے تو اس قرآن کو چھپانے اور اس کے اظہار پر قادر نا ہوئے کیونکہ
اسکی وجہ سے انکے سابقہ "خلفاء" کی برائی اور عیب کا اظہار ہوتا ہے ایسے ہی وہ حج اور عورتوں کے متعے کو
جاری کرنے قاضی شریح کو منصب قضاء اور معاویہ کو گورنری سے معزول کرنے پر قادر نا ہوئے



إنّ عثمان قد كان من كتاب الوحي لمصلحة رآها ﷺ وهي أن لا يكذبوه في أمر القرآن بأن يقولوا إنّه مفترى أو إنّه لم ينزل به الروح الأمين، كما قاله أسلافهم، بل قالوه هم أيضاً، وكذلك جعل معاوية من الكتاب[1] قبل موته بستة أشهر لمثل هذه المصلحة أيضاً، وعثمان وأضرابه ما كانوا يحضرون إلّا في المسجد مع جماعة الناس؛ فما يكتبون إلّا ما نزل به جبرائيل عليه السلام بين الملا.

موسى سيد

أمّا الذي كان يأتي به داخل بيته ﷺ فلم يكن يكتبه إلّا أمير المؤمنين عليه السلام لأنّ له المحرميّة دخولاً وخروجاً فكان يتفرّد بكتابة مثل هذا وهذا القرآن الموجود الآن في أيدي الناس هو خطّ عثمان؛ وسمّوه الإمام وأحرقوا ما سواه أو أخفوه؛ وبعثوا به زمن تخلّفه إلى الأقطار والأمصار. ومن ثمّ ترى قواعد خطّه تخالف قواعد العربيّة مثل كتابة الألف بعد واو المفرد وعدمها بعد واو الجمع وغير ذلك؛ وسمّوه رسم الخطّ القرآني ولم يعلموا أنّه من عدم اطّلاع عثمان على قواعد العربيّة والخطّ.

وقد أرسل عمر بن الخطّاب زمن تخلّفه إلى عليّ عليه السلام بأن يبعث له القرآن الأصليّ الذي هو ألّفه وكان عليه السلام يعلم أنّه طلبه لأجل أن يحرقه كقرآن ابن مسعود؛ أو يخفيه عنده حتّى يقول الناس أنّ القرآن هو هذا الكتاب الذي كتبه عثمان لا غير فلم يبعث به إليه وهو الآن موجود عند مولانا المهديّ عليه السلام مع الكتب السماوية ومواريث الأنبياء، ولمّا جلس أمير المؤمنين عليه السلام على سرير الخلافة لم يتمكّن من إظهار ذلك القرآن وإخفاء هذا لما فيه من إظهار الشنعة على من سبقه كما لم يقدر على النهي عن صلاة الضحى؛ وكما لم يقدر على إجراء المتعتين متعة الحجّ ومتعة النساء، حتّى قال عليه السلام لولا ما سبقني بنو الخطّاب ما زنى إلّا شقي بعني إلّا جماعة قليلة لإباحة المتعة، وكما لم يقدر على عزل شريح عن القضاء ومعاوية عن الإمارة.

ومواريث الأنبياء، ولمّا جلس أمير المؤمنين عليه السلام على سرير الخلافة لم يتمكّن من
إظهار ذلك القرآن وإخفاء هذا لما فيه من إظهار الشنعة على من سبقه كما لم يقدر
على النهي عن صلاة الضحى؛ وكما لم يقدر على إجراء المتعتين متعة الحجّ ومتعة
النساء، حتّى قال عليه السلام لولا ما سبقني بنو الخطّاب ما زنى إلّا شقي بعني إلّا جماعة

(١) لم يكن معاوية من كتاب الوحي كما هو محقق في محله.

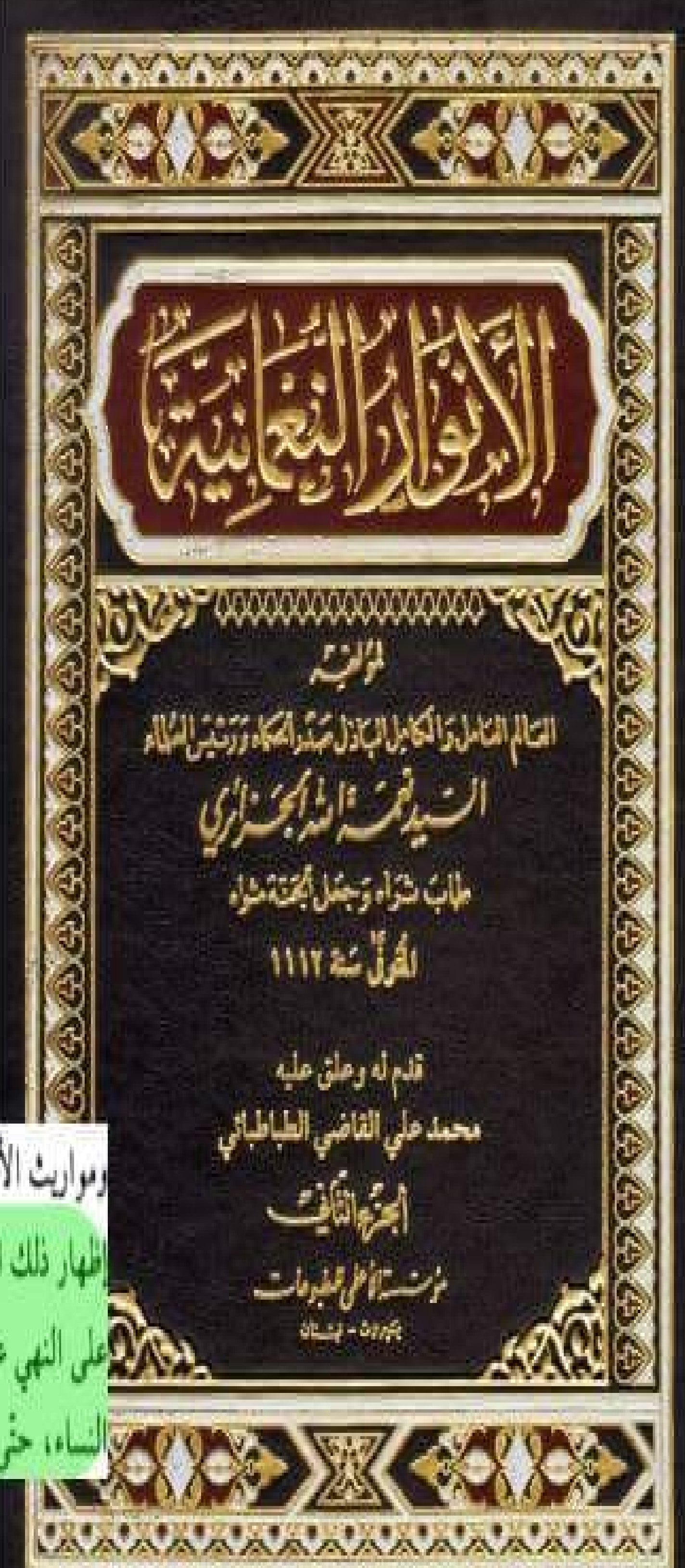

# سیدنا علی رضی اللہ عنہ خلفاء راشدین کی سنت پر قائم رہے

جب سیدنا علی رضہ بر سر اقتدار آئے تو اس قرآن کو چھپانے اور اس کے اظہار پر قادر نا ہوئے کیونکہ اسکی وجہ سے انکے سابقہ "خلفاء" کی برائی اور عیب کا اظہار ہوتا ہے ایسے ہی وہ حج اور عورتوں کے متعے کو جاری کرنے قاضی شریح کو منصب قضاء اور معاویہ کو گورنری سے معزول کرنے پر قادر نا ہوئے



إنّ عثمان قد كان من كتّاب الوحي لمصلحة رآها ﷺ وهي أن لا يكذبوه في أمر القرآن بأن يقولوا إنّه مفترى أو إنّه لم ينزل به الروح الأمين، كما قاله أسلافهم، بل قالوه هم أيضاً، وكذلك جعل معاوية من الكتّاب[1] قبل موته بستة أشهر لمثل هذه المصلحة أيضاً، وعثمان وأضرابه ما كانوا يحضرون إلّا في المسجد مع جماعة الناس؛ فما يكتبون إلّا ما نزل به جبرائيل ﷺ بين الملأ.

أمّا الذي كان يأتي به داخل بيته ﷺ فلم يكن يكتبه إلّا أمير المؤمنين ﷺ لأنّ له المحرميّة دخولاً وخروجاً فكان يتفرّد بكتابة مثل هذا وهذا القرآن الموجود الآن في أيدي الناس هو خطّ عثمان؛ وسمّوه الإمام وأحرقوا ما سواه أو أخفوه؛ وبعثوا به زمن تخلّفه إلى الأقطار والأمصار. ومن ثمّ ترى قواعد خطّه تخالف قواعد العربيّة مثل كتابة الألف بعد واو المفرد وعدمها بعد واو الجمع وغير ذلك؛ وسمّوه رسم الخطّ القرآني ولم يعلموا أنّه من عدم اطّلاع عثمان على قواعد العربيّة والخطّ.

وقد أرسل عمر بن الخطّاب زمن تخلّفه إلى عليّ ﷺ بأن يبعث له القرآن الأصليّ الذي هو ألّفه وكان ﷺ يعلم أنّه طلبه لأجل أن يحرقه كقرآن ابن مسعود؛ أو يخفيه عنده حتّى يقول الناس أنّ القرآن هو هذا الكتاب الذي كتبه عثمان لا غير فلم يبعث به إليه وهو الآن موجود عند مولانا المهديّ ﷺ مع الكتب السماويّة ومواريث الأنبياء، ولمّا جلس أمير المؤمنين ﷺ على سرير الخلافة لم يتمكّن من إظهار ذلك القرآن وإخفاء هذا لما فيه من إظهار الشنعة على من سبقه كما لم يقدر على النهي عن صلاة الضحى؛ وكما لم يقدر على إجراء المتعتين متعة الحجّ ومتعة النساء، حتّى قال ﷺ لولا ما سبقني بنو الخطّاب ما زنى إلّا شفا بعني إلّا جماعة قليلة لإباحة المتعة، وكما لم يقدر على عزل شريح عن القضاء ومعاوية عن الإمارة.

ومواريث الأنبياء، ولمّا جلس أمير المؤمنين ﷺ على سرير الخلافة لم يتمكّن من إظهار ذلك القرآن وإخفاء هذا لما فيه من إظهار الشنعة على من سبقه كما لم يقدر على النهي عن صلاة الضحى؛ وكما لم يقدر على إجراء المتعتين متعة الحجّ ومتعة النساء، حتّى قال ﷺ لولا ما سبقني بنو الخطّاب ما زنى إلّا شفا بعني إلّا جماعة

(١) لم يكن معاوية من كتّاب الوحي كما هو محقق في محله.

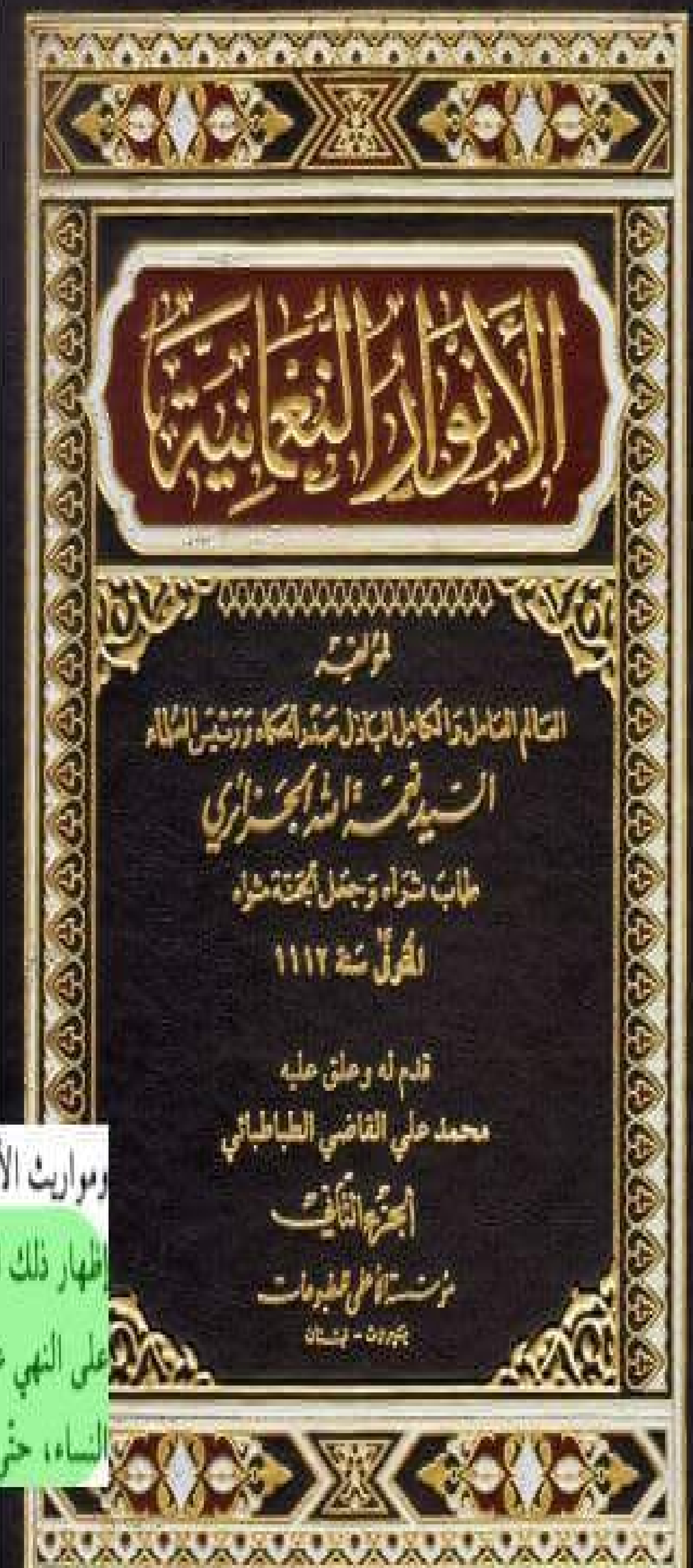

# نبی آخر الزماں محمدؐ نے اپنی زبان مبارک سے فرمایا مجھے ملک شام ملک فارس اور ملک یمن کی چابیاں عطا کی گئی ہیں تاریخ گواہ ہے یہ تینوں ریاستیں سیدنا عمرؓ کے دور خلافت میں فتح ہوئی

## (حوالہ شیعہ کتاب خصال مصنف شیخ صدوق)



(۱۸۳) جس شخص کو تین چیزیں مل گئیں گویا اسے تمام چیزیں مل گئیں: [illegible]

[illegible]

(۱۸۴) رسول اللہ نے خندق میں تین مرتبہ کدال ماری اور تین مرتبہ اللہ اکبر کہا: رسول اللہ نے خندق کھودنے کا حکم دیا۔ ایک بہت بڑا اور سخت پتھر خندق میں دریافت ہوا۔ کوئی کدال اس پر اثر نہیں کر رہی تھی۔ رسول اللہ کو خبر دی گئی [illegible] کدال کو پکڑا اور بسم اللہ کہہ کر کدال ماری پتھر کا تیسرا حصہ ٹوٹ گیا۔ آپ نے فرمایا اللہ اکبر ملک شام کی کنجیاں میرے حوالے کر دی گئی ہیں۔ خدا کی قسم میں اس کے سرخ محلات دیکھ رہا ہوں۔ دوسری مرتبہ زور سے کدال ماری اور بسم اللہ کہا۔ تیسرا حصہ ٹوٹ گیا۔ اللہ اکبر اور کہا مجھے فارس کی چابیاں دے دی گئی ہیں۔ میں مدائن کے سفید محل دیکھ رہا ہوں۔ تیسری مرتبہ پھر کدال ماری باقی پتھر بھی ٹوٹ گیا اللہ اکبر کہا کہ مجھے یمن کی کنجیاں دی گئی ہیں۔ میں یہاں سے کھڑے ہو کر صنعا کے دروازے دیکھ رہا ہوں۔

(۱۸۵) تین کام پروردگار عالم کو زیادہ پسند ہیں: [illegible]

(۱۸۶) تین چیزیں اس امت پر خوفناک ترین ہیں: [illegible]

(۱۸۴) رسول اللہ نے خندق میں تین مرتبہ کدال ماری اور تین مرتبہ اللہ اکبر کہا: رسول اللہ نے خندق کھودنے کا حکم دیا۔ ایک بہت بڑا اور سخت پتھر خندق میں دریافت ہوا۔ کوئی کدال اس پر اثر نہیں کر رہی تھی۔ رسول اللہ کو خبر دی گئی [illegible] کدال کو پکڑا اور بسم اللہ کہہ کر کدال ماری پتھر کا تیسرا حصہ ٹوٹ گیا۔ آپ نے فرمایا اللہ اکبر ملک شام کی کنجیاں میرے حوالے کر دی گئی ہیں۔ خدا کی قسم میں اس کے سرخ محلات دیکھ رہا ہوں۔ دوسری مرتبہ زور سے کدال ماری اور بسم اللہ کہا۔ تیسرا حصہ ٹوٹ گیا۔ اللہ اکبر اور کہا مجھے فارس کی چابیاں دے دی گئی ہیں۔ میں مدائن کے سفید محل دیکھ رہا ہوں۔ تیسری مرتبہ پھر کدال ماری باقی پتھر بھی ٹوٹ گیا اللہ اکبر کہا کہ مجھے یمن کی کنجیاں دی گئی ہیں۔ میں یہاں سے کھڑے ہو کر صنعا کے دروازے دیکھ رہا ہوں۔

[illegible]

(۱۸۹) آنحضرت کو دنیا کی تین چیزیں پسند تھیں: [illegible]





زندگی گزارنے کے آداب

ائمہ علیہم السلام کے ارشادات کی روشنی میں

5

# خصال

موسوی سید

شیخ الصدوقؒ

AL-KISA®

PUBLISHERS

Kisa Sector 6-B/3 North Karachi [illegible]

## صحابہ کرامؓ نے نبیؐ کی رسالت یا اللہ کی واحدنیت سے منہ نہیں موڑا بلکہ امامت کے انکار کی وجہ سے کافر ہو گئے تھے

عصر حاضر کا ایک معروف رافضی عالم شہاب الدین الحسینی المشرعی لکھتا ہے اسکی دلیل صحابہؓ کا نبیؐ کی رخلت کے بعد مرتد اور دوبارہ کافر ہو جانا ہے اور یہ معلوم بات ہے کہ نبی کی رخلت کے بعد صحابہؓ سے ایسا کوئی کام سرزد نہیں ہوا جو کفر کی جانب پھیرنے کا سبب وباعث ہوتا انہوں نے نبیؐ کی رسالت و واللہ کی واحدنیت سے منہ نا موڑا سوائے اس کے کہ انہوں نے امامت کا انکار کر دیا تھا

کتاب الرافضہ: احقاق الحق شہاب الدین المشرعی الجز الثانی الصفحہ ۲۹۵



والاعتراف بالامام ، فان الامامة مرتبة تالية للنبوة ونسبتها الى النبوة نسبة العلة المبقية الى العلة المحدثة وقد وافقنا على كونها من الاصول جمع من المخالفين كالقاضي البيضاوي في بحث الاخبار وجمع من شارحي كلامه ، ونحن نذكر له من الشواهد والادلة وجوهاً منها الاخبار الدالة على ارتداد جماعة ورهط من الصحابة والامة بعد ارتحال النبي صلى الله عليه وآله الى الكفر ، ومن المعلوم : أنه لم يصدر بعد ارتحال النبي من الصحابة ما يصلح أن يكون موجباً للارتداد الى الكفر ولم يعدلوا من الشهادة بالوحدانية والنبوة فيرأيهم أنكروا الامامة ومن تلك الاخبار أحاديث العرض التي ذكرت في كتب القوم بأسانيد عديدة صحيحة ومتون صريحة ، ففي جملتها مارواه البخاري في صحيحه (ج ٨ ص ١٢٠) بسنده عن أبي هريرة أنه كان يحدث أن رسول الله صلى الله عليه وسلم قال : يرد على يوم القيامة رهط من أصحابي فيحلؤن من الحوض فأقول يارب أصحابي ، فيقول ، انك لا علم لك بما أحدثوا بعدك ، انهم ارتدوا على أدبارهم القهقرى (انتهى) ويستدعي ابن العجيب

في بحث الاخبار وجمع من شارحي كلامه ، ونحن نذكر له من الشواهد والادلة وجوهاً منها الاخبار الدالة على ارتداد جماعة ورهط من الصحابة والامة بعد ارتحال النبي صلى الله عليه وآله الى الكفر ، ومن المعلوم : أنه لم يصدر بعد ارتحال النبي من الصحابة ما يصلح أن يكون موجباً للارتداد الى الكفر ولم يعدلوا من الشهادة بالوحدانية والنبوة فيرأيهم أنكروا الامامة ومن تلك الاخبار أحاديث العرض التي ذكرت في كتب القوم بأسانيد

وبسنده من أسماء بنت أبي بكر ، قال قال النبي صلى الله عليه وسلم اني على الحوض حتى أنظر من يرد علي منكم وسيؤخذ ناس دوني ، فأقول يارب مني ومن امتي ، فيقال هل شعرت ماعملوا بعدك ، والله ما برحوا يرجعون على أعقابهم فكان ابن أبي مليكة الخ وفي صحيح مسلم (ج ٧ ص ٦٦) بسنده عن عمرو بن العاص قال رسول الله صلى الله عليه وسلم : حوضي مسيرة شهر وزواياه سواء وماؤه أبيض من الورق وريحه أطيب من

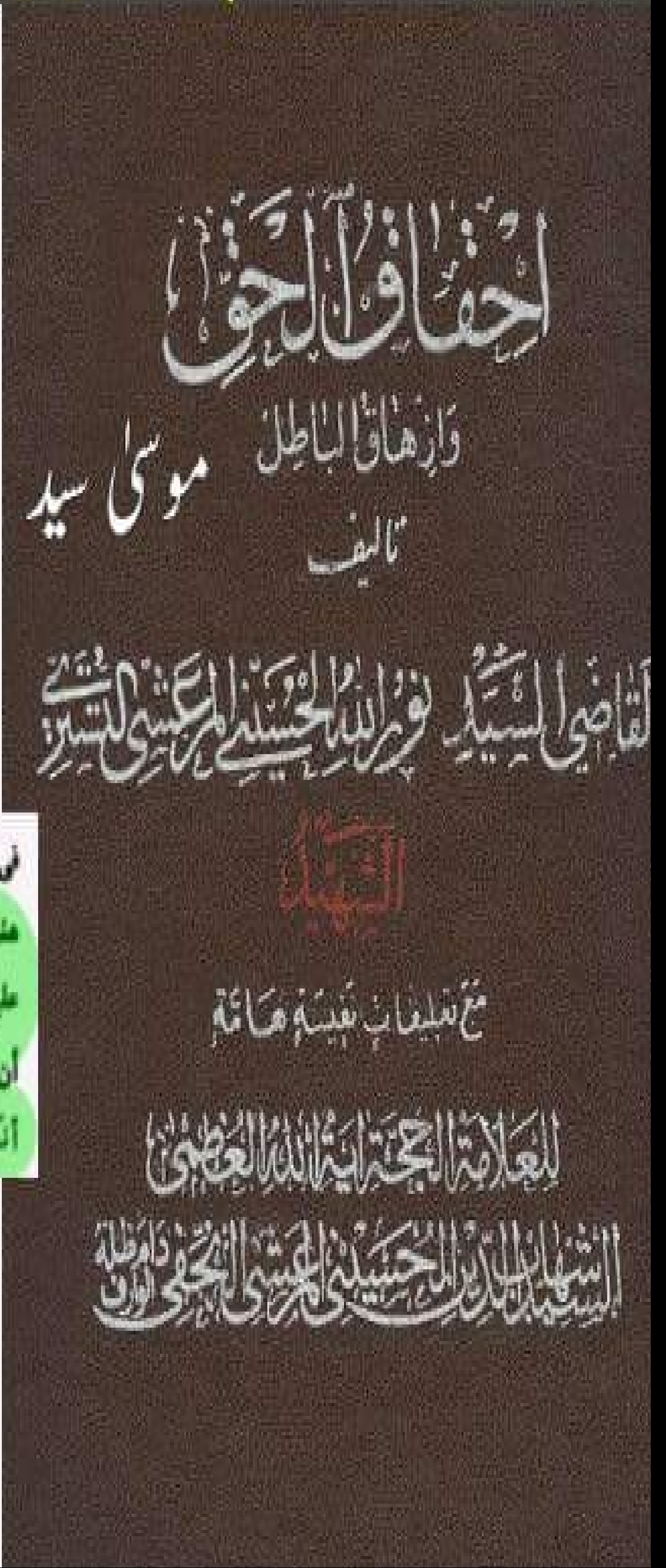

# حضرت علیؓ کا حضرت عمرؓ کی سیرت پر عمل کرنا

شیعہ مصنف دینوری لکھتا ہے جب حضرت علیؓ کوفہ آئے تو آپ سے پوچھا گیا اے امیر المومنین علیؓ کیا آپؓ محل میں ٹھہریں گے؟ حضرت علیؓ فرماتے ہیں مجھے ایسی جگہ ٹھہرنے کی ضرورت نہیں جس کو عمرؓ بن خطاب ناپسند کرتے تھے میں کھلے میدان میں ٹھہروں گا پھر آپؓ سب سے بڑی مسجد میں گئے وہاں دو رکعت نماز ادا کی پھر آپؓ کھلے میدان میں ٹھہرے



وايم الله لَيأتِيَنّ عليها زمان لا يُرَى منها إلا شُرُفات مسجدها في البحر ، مثل جُؤْجُؤ⁽¹⁾ السفينة ، انصرفوا إلى منازلكم » . ثم نزل ، وانصرف إلى معسكره، وقال لمحمد بن أبي بكر : « سِرْ مع أختك حتى توصلها إلى المدينة ، وعَجِّل اللحوق بي بالكوفة » ، فقال : « أعفني من ذلك يا أمير المؤمنين » ، فقال علي : « لا أعفيك منه ، ومالك بُدّ » . فسار بها حتى أوردها المدينة .

قالوا : وكان مقدمه الكوفة يوم الإثنين لاثنتي عشرة ليلة خَلَتْ من رجب سنة ست وثلاثين ؛ فقيل له : « يا أمير المؤمنين ، أتنزل القصر ؟ » ، قال : « لا حاجة لي في نزوله ، لأنّ عمر بن الخطاب رضي الله عنه كان يبغضه ، ولكني نازل الرَّحْبَة » ، ثم أقبل حتى دخل المسجد الأعظم ، فصلّى ركعتين ، ثم نزل الرَّحْبَة ، فقال الشَّنّيّ يُحَرِّض عليًّا على المسير إلى الشام :

قالوا : وكان مقدمه الكوفة يوم الإثنين لاثنتي عشرة ليلة خَلَتْ من رجب سنة ست وثلاثين ؛ فقيل له : « يا أمير المؤمنين ، أتنزل القصر ؟ » ، قال : « لا حاجة لي في نزوله ، لأنّ عمر بن الخطاب رضي الله عنه كان يبغضه ، ولكني نازل الرَّحْبَة » ، ثم أقبل حتى دخل المسجد الأعظم ، فصلّى ركعتين ، ثم نزل الرَّحْبَة ، فقال الشَّنّيّ يُحَرِّض عليًّا على المسير إلى الشام :

قُلْ لِهذا الإمامِ قد خَبَتِ الحَرْ ـبُ ، وتَمَّتْ بذلِكَ النَّعْماءُ

وفَرَغْنا مِنْ حَرْبِ مَنْ نَكَثَ العَهْـ ـدَ ، وبالشّامِ حَيَّةٌ صَمّاءُ

تَنْفُثُ السُّمَّ ، ما لِمَنْ نَهَشَتْهُ فارْمِها قَبْلَ أنْ تَعَضَّ شِفاءُ

قالوا : وإنّ أول جمعة صلّى بالكوفة خطب ، فقال : « الحمد لله أحمده ،

---

(١) الجؤجؤ : الصدر . (٢) الرحبة : فناء وراء البيوت يرتفق به، وبخاصّ مربد البصرة.

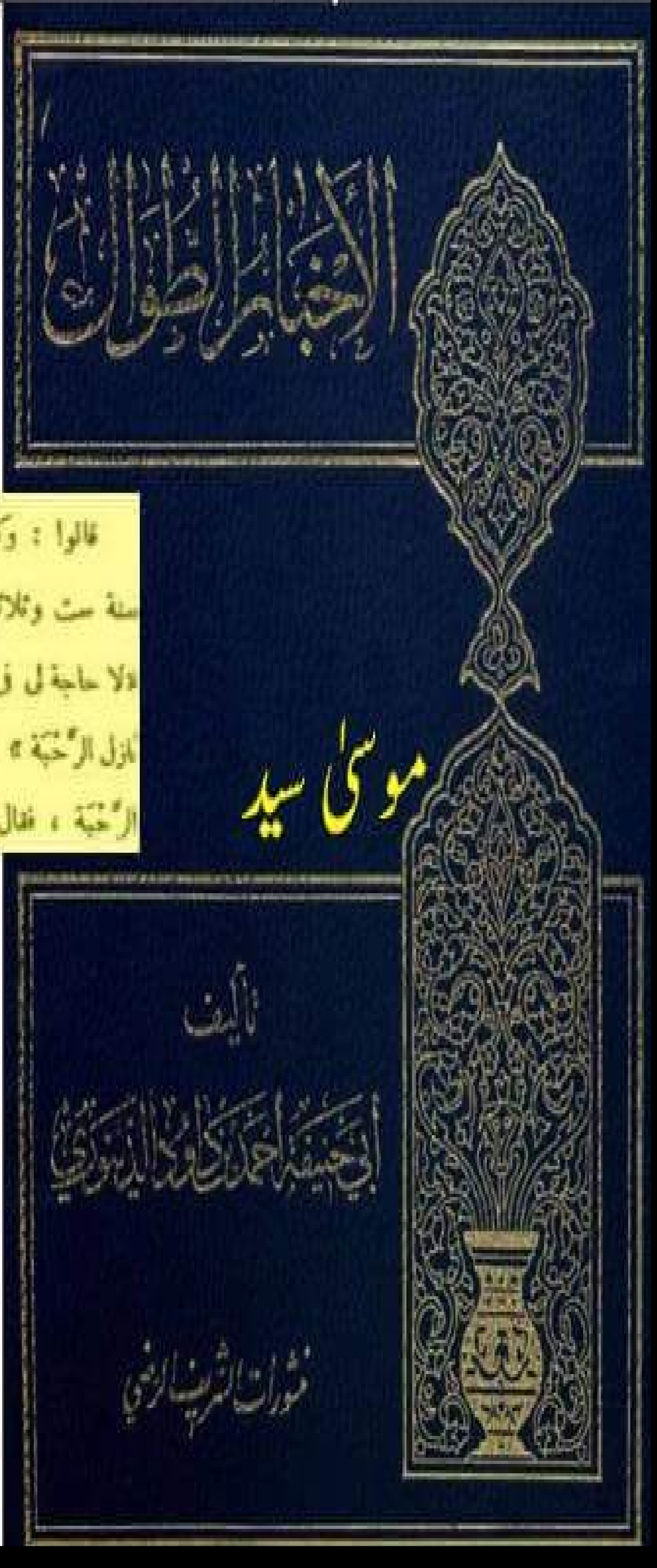

# خلافت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ پر سیدنا علی رضی اللہ عنہ کی گواہی

رافضیوں کا مفسر فیض کاشانی اپنی تفسیر الصافی میں سورہ محمد کی تفسیر کے ضمن میں ایک روایت محمد باقرؒ سے نقل کرتا ہے رسول اللہ کی وفات کے بعد سیدنا علیؓ نے مسجد کے اندر باآواز بلند کہا میں رسول اللہ کے بارے میں شہادت دیتا ہوں کہ انہوں نے ابوبکرؓ کو اپنا خلیفہ مقرر کیا ”اللہ اکبر“

سُورة محمد (ص) وتُسمّى سُورة القِتال ايضاً وهي مدنيّة
عدد آيها اربعون آية بصري ثمان وثلاثون كوفي

بِسْمِ اللهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ

(١) اَلَّذِينَ كَفَرُوا وَصَدُّوا عَنْ سَبِيلِ اللهِ اَضَلَّ اَعْمالَهُمْ القمّي نزلت في اصحاب رسول الله صلّى الله عليه وآله الذين ارتدّوا بعد رسول الله صلّى الله عليه وآله وغصبوا اهل بيته حقّهم وصدّوا عن امير المؤمنين وعن ولاية الائمّة عليهم السلام اضلّ

فَخُذُوهُ وَما نَهاكُمْ عَنْهُ فَانْتَهُوا فتشهد على رسول الله صلّى الله عليه وآله انّه استخلف
ابا بكر قال ما سمعت رسول الله صلّى الله عليه وآله اوصى الّا اليك قال فهلاّ بايعتني
قال اجتمع الناس على ابي بكر فكنت منهم فقال امير المؤمنين عليه السلام كما

شيئاً من القرآن قال لقد قلته لأمر قال نعم انّ الله يقول في كتابه وَما آتاكُمُ الرَّسُولُ
فَخُذُوهُ وَما نَهاكُمْ عَنْهُ فَانْتَهُوا فتشهد على رسول الله صلّى الله عليه وآله انّه استخلف
ابا بكر قال ما سمعت رسول الله صلّى الله عليه وآله اوصى الّا اليك قال فهلاّ بايعتني
قال اجتمع الناس على ابي بكر فكنت منهم فقال امير المؤمنين عليه السلام كما
اجتمع اهل العجل على العجل هٰهنا فتنتم ومثلكم كَمَثَلِ الَّذِي اسْتَوْقَدَ ناراً فَلَمّا اَضاءَتْ ما حَوْلَهُ ذَهَبَ اللهُ بِنُورِهِمْ وَتَرَكَهُمْ فِي ظُلُماتٍ لا يُبْصِرُونَ صُمٌّ بُكْمٌ عُمْيٌ فَهُمْ لا يَرْجِعُونَ .

(٢) وَالَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصّالِحاتِ وَآمَنُوا بِما نُزِّلَ عَلى مُحَمَّدٍ صلّى الله عليه وآله .

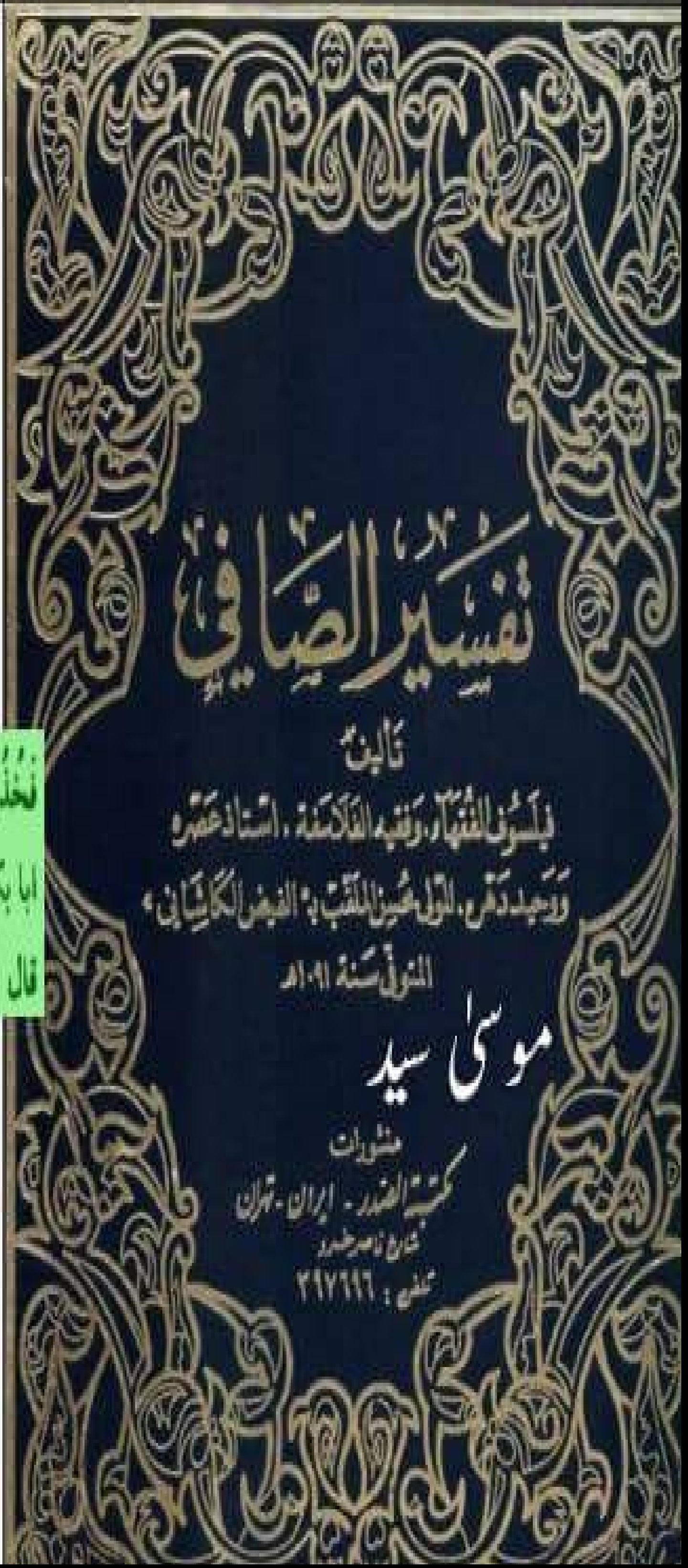

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ میں ان لوگوں کے ساتھ کھڑا تھا جو عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے لیے دعائیں کر رہے تھے، اس وقت ان کا جنازہ چارپائی پر رکھا ہوا تھا۔

اتنے میں ایک صاحب نے میرے پیچھے سے آ کر میرے شانوں پر اپنی کہنیاں رکھ دیں اور (عمر رضی اللہ عنہ کو مخاطب کر کے) کہنے لگے:

اللہ آپ پر رحم کرے۔ مجھے تو یہی امید تھی کہ اللہ تعالیٰ آپ کو آپ کے دونوں ساتھیوں (رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور ابوبکر رضی اللہ عنہ) کے ساتھ (دفن) کرائے گا، میں اکثر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یوں فرماتے سنا کرتا تھا کہ

"میں اور ابوبکر اور عمر تھے"

"میں نے اور ابوبکر اور عمر نے یہ کام کیا"

"میں اور ابوبکر اور عمر گئے"

اس لیے مجھے یہی امید تھی کہ اللہ تعالیٰ آپ کو ان ہی دونوں بزرگوں کے ساتھ رکھے گا۔

میں نے جو مڑ کر دیکھا تو وہ حضرت علی رضی اللہ عنہ تھے۔

صحیح بخاری، کتاب الفضائل اصحاب النبی

facebook.com/wafs.urdu

# خلفاءِ راشدین ابوبکر و عمر عثمان و علی رضوان اللہ تعالیٰ علیہ اجمعین

حضرت ابوبکرؓ صدیق حضرت عمرؓ فاروق حضرت عثمانؓ ذوالنورین و حضرت علیؓ المرتضیٰ حضورؐ کے بعد خلیفہ بنے شیعہ مفسر علامہ السید محمد حسین الطباطبائي اپنی تفسیر المیزان میں قرآن مجید کی سورہ النور آیت ۵۵ کی تفسیر میں لکھتا ہے اللہ ان کو خلافت عطا کرے گا اس سے مراد وہ چار خلفاء ہیں جو نبیؐ کے بعد خلیفہ بنے جن کو خلفاءِ الراشدین کہا جاتا ہے



وقوله : ﴿ومن كفر بعد ذلك فأولئك هم الفاسقون﴾ ظاهر السياق كون ﴿ذلك﴾ إشارة إلى الموعود والأنسب على ذلك كون ﴿كفر﴾ من الكفران مقابل الشكر ، والمعنى : ومن كفر ولم يشكر الله بعد تحقق هذا الوعد بالكفر أو النفاق أو سائر المعاصي الموبقة فأولئك هم الفاسقون الكاملون في الفسق وهو الخروج عن زي العبودية .

وقد اشتد الخلاف بين المفسرين في الآية .

فقيل : إنها واردة في أصحاب النبي ﷺ وقد أنجز الله وعده لهم باستخلافهم في الأرض وتمكين دينهم وتبديل خوفهم أمناً بما أعزّ الإسلام بعد رحلة النبي في أيام الخلفاء الراشدين ، والمراد باستخلافهم استخلاف الخلفاء الأربعة بعد النبي ﷺ أو الثلاثة الأول منهم ، ونسبة الاستخلاف إلى جميعهم مع اختصاصه ببعضهم وهم الأربعة أو الثلاثة من قبيل نسبة أمر البعض إلى الكل كقولهم : قتل

فقيل : إنها واردة في أصحاب النبي ﷺ وقد أنجز الله وعده لهم باستخلافهم في الأرض وتمكين دينهم وتبديل خوفهم أمناً بما أعزّ الإسلام بعد رحلة النبي في أيام الخلفاء الراشدين ، والمراد باستخلافهم استخلاف الخلفاء الأربعة بعد النبي

وعلى القولين الآية من ملاحم القرآن حيث أخبر بأمر قبل أوان تحققه ولم يكن مرجواً ذلك يومئذ .

وقيل : إنها في المهدي الموعود ﷺ الذي تواترت الأخبار على أنه سيظهر فيملأ الأرض قسطاً وعدلاً كما ملئت ظلماً وجوراً ، وإن المراد بالذين آمنوا وعملوا الصالحات النبي ﷺ والأئمة من أهل بيته عليهم السلام .

والذي يعطيه سياق الآية الكريمة على ما تقدم من البحث بالتحرز عن المسامحات التي ربما يرتكبها المفسرون في تفسير الآيات هو أن الوعد لبعض الأمة لا لجميعها ولا لأشخاص خاصة منهم وهم الذين آمنوا منهم وعملوا الصالحات فالآية نص في ذلك ، ولا قرينة من لفظ أو عقل يدل على كونهم هم الصحابة أو

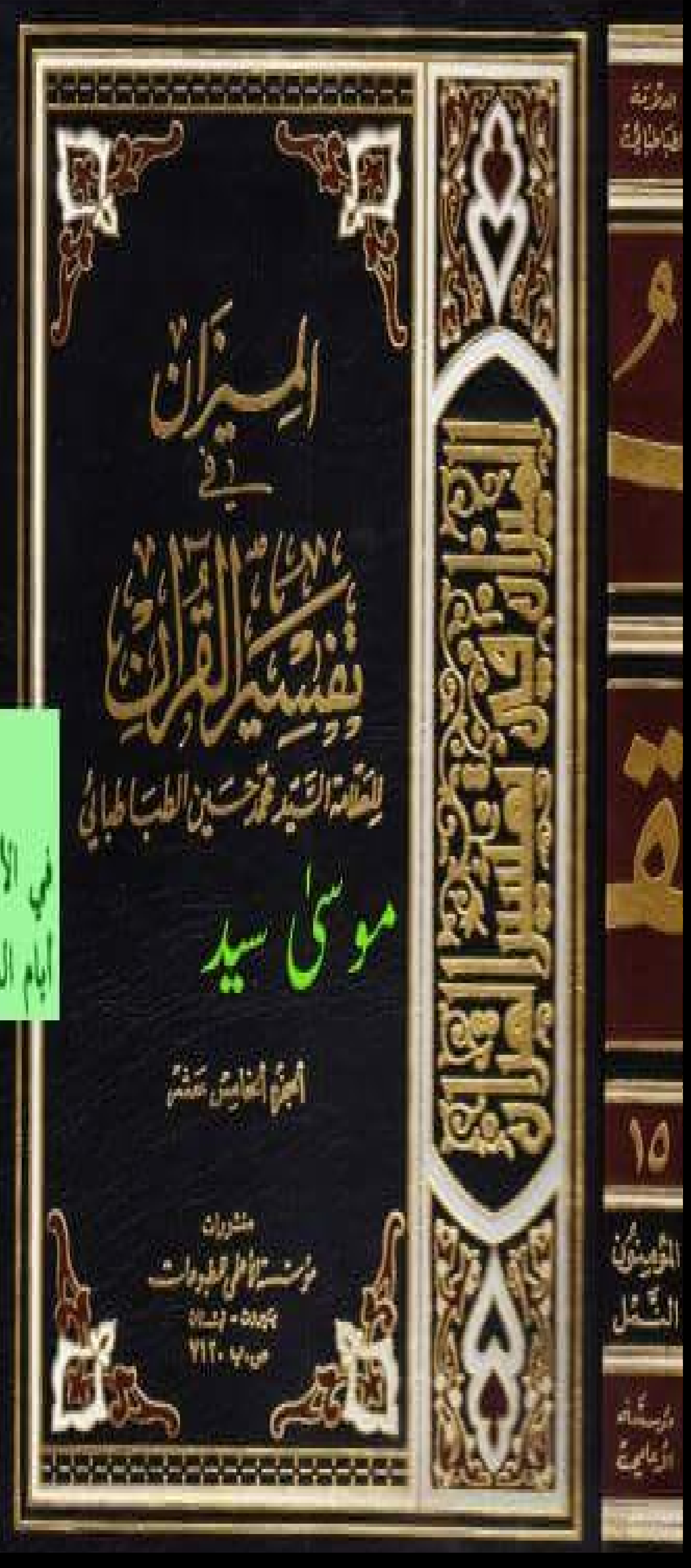

Fb.com/MajlisEilmi

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ

میں نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے زمانۂ خلافت میں انہیں دیکھا کہ ان کے دونوں کندھوں کے درمیان (کُرتے میں) 3 پیوند لگے ہوئے تھے اور پیوندی کو ایک دوسرے کے ساتھ جوڑا گیا تھا۔

(مؤطأ امام مالك:3400, باب ماجاء في لبس الثياب)

# فضائل صحابہ رضی اللہ عنہم

حضرت جابرؓ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ بیت اللہ کا
طواف فرما رہے تھے کہ مقامِ ابراہیم کے پاس آئے تو
حضرت عمرؓ نے عرض کیا کہ کیا یہ ہمارے باپ ابراہیم کا
مقام ہے؟ تو فرمایا کہ ہاں۔ عرض کیا کہ کیا ہم اسے جائے
نماز نہ بنالیں؟ اللہ نے قرآن نازل فرمادیا "وَاتَّخِذُوا مِن
مَّقَامِ إِبْرَاهِيمَ مُصَلًّى" (کہ میرے عمرؓ کی خواہش پوری
کردو) مقامِ ابراہیم کو جائے نماز بنالو۔

(ابن ابی حاتم ج ۳ ص ۳۷، وسندہ حسن)

f @mohsinraniha019

# رسولِ اکرم ﷺ کی نظر میں

# عُمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ کا مقام

fb.com/Majliseilmi

مجلسِ علمی سوسائٹی

حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

"اگر میرے بعد کوئی نبی ہوتے تو عمر بن الخطاب ہوتے۔"

(سنن الترمذی:3686،باب مناقب عمر)

(١)، مبعوثين بها، غير
مشاركين للناس - على مشاركتهم لهم في الخلق والتركيب - في شئ
من أحوالهم
مؤيدين (٢) من عند الحكيم العليم بالحكمة، ثم ثبت ذلك في كل
دهر وزمان مما
أتت به الرسل والأنبياء من الدلائل والبراهين، لكيلا تخلو أرض الله
من حجة يكون
معه علم يدل على صدق مقالته وجواز عدالته.

٢ - محمد بن إسماعيل، عن الفضل بن شاذان، عن صفوان بن
يحيى، عن منصور
ابن حازم قال: قلت لأبي عبد الله عليه السلام: إن الله أجل وأكرم
من أن يعرف بخلقه، بل
الخلق يعرفون بالله، قال: صدقت، قلت: إن من عرف أن له ربا،
فينبغي له

---

(١) في بعض النسخ [مؤدبين في الحكمة].

(٢) في بعض النسخ [مؤيدون عند الحكيم العليم].

# الكافي

فهرس الكتاب | الإشارات المرجعية


باب حجج الله على خلقه ١٦٤

باب الهداية أنها من الله عز وجل ١٦٥

* كتاب الحجة * ١٦٨

باب الاضطرار إلى الحجة ١٦٨

باب طبقات الأنبياء والرسل والأئمة ١٧٤

باب الفرق بين الرسول والنبي والم... ١٧٦

باب أن الحجة لا تقوم لله على خل.. ١٧٧

باب أن الأرض لا تخلو من حجة ١٧٨

باب أنه لو لم يبق في الأرض إلا رج... ١٧٩

باب معرفة الإمام والرد إليه ١٨٠

باب فرض طاعة الأئمة ١٨٥

نوک سے رات دن ایک نُور چمکتا رہے گا۔ عبداللہ نے اُسی علامت کے ذریعہ اپنی قوم کی ہدایت کی۔!
دیگر روایت ہے کہ قریش نے طفیل بن عمرو سے کہا کہ جب مسجد الحرام میں تو جایا کرے تو اپنے کانوں میں رُوئی بھر لیا کرتا کہ محمد صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم) کا قرآن پڑھنا تو نہ سُنے ایسا نہ ہو کہ تو بھی اُن کے فریب میں آ جائے غرض وُہ جب کعبہ میں جاتا تھا تو جس قدر رُوئی کانوں میں زیادہ بھرتا تھا اسیقدر آنحضرتؐ کی آواز زیادہ سنائی دیتی تھی۔ اسی معجزہ سے وُہ مسلمان ہو گیا اور عرض کی یا رسُول اللہ میں اپنی قوم کا سردار ہوں اگر آپؐ مجھے کوئی نشانی عطا فرمائیں تو میں اپنی قوم کو اسلام کی دعوت دوں۔ حضرتؐ نے دُعا کی کہ خداوندا اس کو کوئی علامت عطا فرما۔ غرض جب وُہ اپنی قوم کی جانب واپس گیا اُس کے تازیانہ سے ایک نُور قندیل کے مانند ظاہر ہوتا تھا۔

بیالیسواں معجزہ۔ خاصّہ و عامّہ نے روایت کی ہے کہ جنگِ احزاب میں آنحضرتؐ نے صحابہ کے درمیان خندق کھودنا تقسیم فرمایا کہ ہر چالیس ہاتھ دس آدمی کھودیں۔ سلمانؓ اور حذیفہؓ کے حصّہ میں جو زمین آئی اُس کے نیچے پتھر نکلا جس پر پھاوڑہ اثر نہیں کرتا تھا سلمانؓ نے آنحضرتؐ سے عرض کی۔ آنحضرتؐ مسجد احزاب سے باہر آئے اور پھاوڑہ لے کر تین بار پتھر پر مارا۔ ہر مرتبہ ایک تیسرا حصّہ پتھر سے جدا ہوتا اور برق کی چمکتی جس سے تمام دُنیا روشن ہو جاتی اور حضرتؐ اللہ اکبر فرماتے صحابہ بھی اللہ اکبر کہتے۔ حضرتؐ نے فرمایا کہ پہلی روشنی میں یمن کے قصر نظر آئے اور خدا نے اُن سب کو مجھے عطا فرمایا۔ دوسری مرتبہ شام کے قصر دکھائی دیئے اور خدا نے اُن سب کو مجھے کرامت فرمایا۔ اور تیسری بار مدائن کے قصر میں نے دیکھے اور خدا نے بادشاہان عجم کے ملک مجھے بخشے۔ اُس کے بعد خدا نے یہ آیت نازل فرمائی۔ لِيُظْهِرَهُ عَلَى الدِّينِ كُلِّهِ وَلَوْ كَرِهَ الْمُشْرِكُونَ (پ ۱۰ آیت ۳۳ سورۃ توبہ) "خدا اُس کے دین کو تمام دینوں پر غالب کر دے گا اگرچہ مشرکین کراہت کریں۔" دوسری روایت میں ہے کہ جب وُہ زمین سخت ظاہر ہوئی اور کُدال کا اُس پر اثر نہ ہوا تو حضرتؐ نے ایک پیالہ میں پانی منگوایا اور اپنے معجز نما آب دہن کو اس میں ڈالا اور اپنے ہاتھ سے اُس زمین پر چھڑک دیا۔ تو آنحضرتؐ کے اعجاز سے اس قدر نرم ہو گئی کہ جب کُدال اُس پر مارتے وُہ اندر گھس جاتا تھا۔

تینتالیسواں معجزہ۔ ابن شہر آشوب وغیرہ نے روایت کی ہے کہ جنگِ بدر میں عکاسہ کی تلوار ٹوٹ گئی۔ حضرتؐ نے ایک لکڑی اُن کے ہاتھ میں دے دی کہ اس سے جنگ کرو۔ جب عکاسہ کے ہاتھ میں وُہ لکڑی پہنچی تلوار بن گئی۔ وہ ہمیشہ اُسی سے جنگ کیا کرتے تھے۔

چوالیسواں معجزہ۔ روایت ہے کہ جنگِ اُحد میں عبداللہ بن جحشؓ کو حضرتؐ نے ایک لکڑی دی اور ابو دجانہ کو خرمے کی ایک شاخ عطا فرمائی۔ وُہ دونوں شمشیر قاطع بن گئیں۔ و[illegible] سے جنگ کرتے تھے۔

پینتالیسواں معجزہ۔ روایت ہے کہ فتح مکہ کے روز آنحضرتؐ نے جناب امیر[illegible] فر[illegible] بھی گر[illegible] لاؤ۔ حضرتؐ نے اُن کو بتوں کی جانب پھینک دیا اور فرمایا جَاءَ الْحَقُّ وَزَهَقَ الْبَاطِلُ إِنَّ الْبَاطِلَ كَانَ زَهُوقًا (پ ۱۵ آیت ۸۱ سورۃ بنی اسرائیل) "حق آیا اور باطل مٹا۔ اور باطل مٹنے ہی والا ہے۔" تو وُہ تمام بت زمین پر گر پڑے۔ اہلِ مکہ نے کہا کہ ہم نے محمد صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے بڑھ کر کوئی جادوگر نہیں دیکھا۔

pk



حضرها: فوالذي بعثه بالحق لانثالت حتى عادت كالكندر (٣) ما ترد فأسا ولا مسحاة (٤).

ومنها: ما رواه جابر من إطعام الخلق الكثير من الطعام القليل. وقد ذكرناه فيما قبل (٥).

ومنها: ما رواه سلمان الفارسي رضي الله عنه، قال: ضربت في ناحية في الخندق، فعطف علي رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم وهو قريب مني، فلما رآني أضرب ورأى شدة المكان علي نزل فأخذ المعول من يدي فضرب به ضربة فلمعت تحت المعول برقة، ثم ضرب ضربة أخرى فلمعت تحته برقة أخرى، ثم ضرب به الثالثة فلمعت برقة أخرى. فقلت: يا رسول الله بأبي أنت أو أمي ما هذا الذي رأيت؟

فقال: (أما الأولى فإن الله تعالى فتح علي بها اليمن، وأما الثانية فإن الله تعالى فتح علي بها الشام والمغرب، وأما الثالثة فإن الله فتح علي بها المشرق) (١).

وأقبلت الأحزاب إلى النبي صلى الله عليه وآله وسلم، فهال المسلمين أمرهم، فنزلوا ناحية من الخندق، وأقاموا بمكانهم بضعا وعشرين ليلة، لم يكن بينهم حرب إلا الرمي بالنبل والحصى.

ثم انتدب فوارس قريش للبراز، منهم عمرو بن عبد ود، وعكرمة بن أبي جهل، وهبيرة بن أبي وهب، وضرار بن الخطاب، تهيؤوا للقتال، وأقبلوا على خيولهم حتى وقفوا على الخندق، فلما تأملوه قالوا: والله إن هذه مكيدة ما كانت العرب تكيدها، ثم تيمموا مكانا من الخندق فيه ضيق فضربوا خيولهم فاقتحمته، فجالت بهم في السبخة بين الخندق وسلع (٢)، وخرج علي بن أبي طالب عليه السلام في

[illegible]



Pk Khan Pk Khan

عرف الهم

الحجة وأن لهم الطاعة المفترضة.

وقلت للناس: تعلمون (١) أن رسول الله صلى الله عليه وآله كان

هو الحجة من الله على خلقه؟

قالوا: بلى قلت فحين مضى رسول الله صلى الله عليه وآله من كان

الحجة على خلقه؟ فقالوا: القرآن

فنظرت في القرآن فإذا هو يخاصم به المرجي (٢) والقدري والزنديق

الذي لا يؤمن به حتى

يغلب الرجال بخصومته، فعرفت أن القرآن لا يكون حجة إلا بقيم،

فما قال فيه من شئ

كان حقا، فقلت لهم: من قيم القرآن (٣)؟ فقالوا ابن مسعود قد كان

يعلم وعمر يعلم وحذيفة

يعلم، قلت: كله؟ قالوا: لا، فلم أجد أحدا يقال: إنه يعرف ذلك كله

إلا عليا عليه السلام

وإذا كان الشئ بين القوم فقال هذا: لا أدري، وقال هذا: لا أدري،

وقال هذا: لا ادرى،

وقال هذا: أنا أدري، فأشهد أن عليا عليه السلام كان قيم القرآن،

وكانت طاعته مفترضة وكان

شیعہ مفسر "ابو علی طبرسی" اپنی تفسیر "تفسیر مجمع البیان میں" سُوْرَةُ الأنفال " کی آیت
"لَوْلَا كِتٰبٌ مِّنَ اللّٰهِ سَبَقَ لَمَسَّكُمْ فِيْمَآ اَخَذْتُمْ عَذَابٌ عَظِيْمٌ ﴿٦٨﴾"
"اگر اللہ کا نوشتہ پہلے نہ لکھا جا چکا ہوتا تو جو کچھ تم لوگوں نے لیا ہے اس کی پاداش میں تم کو بڑی سخت سزا دی جاتی۔(٦٨)"
کی تفسیر میں لکھتا ہے:
سورة الأنفال
٣٦٥
رسولؐ خدا نے بدر کے دن قیدیوں کے باب میں اپنے یاروں سے کہا کہ
اگر تم چاہو ان کو مار ڈالو، اور رہا ہو جانے دو۔
تب حضرت عمرؓ نے کہا یا رسولؐ اللہ انہوں نے آپ کی آیات کو جھٹلایا
اور آپ کو نکالا اس لیے ان کی گردنیں مارنا چاہئیں۔
عقیل کو علیؓ کے سپرد فرمایئے کہ وہ ان کو ماریں اور فلاں شخص میرے
سپرد کیجیے کہ میں اس کو قتل کروں اور یہ سب سردار ان کفار کے ہیں۔
اور حضرت ابوبکرؓ نے کہا یا رسولؐ اللہ!
یہ آپ کی قوم اور رشتے کے لوگ ہیں، فدیہ لے کر چھوڑ دینا چاہیے۔
چنانچہ اسی طرح پر حضرتؐ نے کیا، تب یہ آیت نازل ہوئی۔
اور رسولؐ خدا نے فرمایا کہ اگر عذاب نازل ہوتا آسمان سے!
تو سوائے عمرؓ اور سعد بن معاذؓ کے کوئی نجات نہ پاتا۔
سلام یا عمرؓ ابن الخطاب
مجمع البیان فی تفسیر القرآن
حلالی ہو تو روکو آج عمرؓ کی اس سواری کو
جو کفر کے چھکے چھڑوائے اسے فاروقؓ کہتے ہیں

# إعلام الورى بأعلام الهدى

فهرس الكتاب | الإشارات المرجعية


| | |
|---|---|
| غزوة بئر معونة | ١٨١ |
| غزوة بني النضير | ١٨٨ |
| غزوة بني لحيان | ١٨٨ |
| غزوة ذات الرقاع | ١٨٩ |
| غزوة بدر الأخيرة | ١٩٠ |
| غزوة الخندق | ١٩٠ |
| غزوة بني المصطلق | ١٩٦ |
| سرية عكاشة بن محصن إلى الغمرة | ٢٠٠ |
| سرية أبي عبيدة الجراح إلى القصة | ٢٠٠ |
| سرية محمد بن مسلمة إلى هوازن | ٢٠١ |
| سرية زيد بن حارثة إلى الجموم | ٢٠١ |

انچاسواں معجزہ۔ بطرق متعدد منقول ہے کہ جب آنحضرتؐ نے جناب جعفر طیار کو جنگ تبوک کے لئے روانہ فرمایا تو اسی درمیان میں ایک روز خبر دی کہ اس وقت زید بن حارثہ شہید ہو گئے اور جعفر نے علم سنبھال لیا۔ تھوڑی دیر بعد فرمایا کہ اب جعفر کے ہاتھ قطع کیے گئے اور اب وُہ بھی شہید ہو گئے اور خدا نے دو پر اُن کو عنایت فرمائے جن سے وُہ بہشت میں پرواز کریں گے اور اب عبداللہ بن رواحہ نے علم اُٹھایا؛ اور وُہ بھی شہید ہو گئے۔ اور اب علم کو خالد نے لیا اور اب دشمن بھاگ گئے۔ پھر اسی وقت اُٹھے اور جعفر کے گھر گئے اُن کے بچوں کو بلایا اور تعزیت ادا فرمائی۔

پچاسواں معجزہ۔ ابن شہر آشوب وغیرہ نے روایت کی ہے کہ ایک روز آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے سراقہ بن مالک کے ہاتھوں کو دیکھا جو پتلے اور بالوں سے بھرے ہوئے تھے۔ آپ نے فرمایا تمہارا کیا حال ہوگا جبکہ اپنے ہاتھوں میں بادشاہِ عجم کے ہاتھوں کے کڑے پہنو گے۔ چنانچہ عمر کے زمانہ میں مدائن فتح ہوا عمر نے اس کو بلا کر بادشاہِ عجم کے کڑے پہنائے۔ پھر حضرتؐ نے فرمایا کہ جب مدائن کو فتح کرنا قبطیوں کو قتل مت کرنا کیونکہ ماریہ ابراہیمؑ کی ماں اُسی قبیلہ سے ہے۔ پھر فرمایا کہ رُوم فتح کرو گے۔ جب فتح کرنا تو اُس کلیسہ کو جو شرقی جانب ہے مسجد بنا دینا۔

# فرمانِ سیدنا علی رضی اللہ عنہ ۔۔۔!!!

حضرت علیؓ نے خلیفہ ثانی (سیدنا عمر فاروقؓ) کو کفن میں دیکھ کر ارشاد فرمایا: ساری زمین پر اس آدمی کے سوا کوئی ایسا آدمی نہیں ہے جس کے بارے میں میری خواہش ہو کہ میرے اعمال اسکے عملوں کے ساتھ ملا دیئے جائیں جو تمہارے سامنے کفن میں صحیفہ کے ساتھ لپٹا پڑا ہے

حوالہ کتاب الرافضہ: معانی الاخبار للشیخ الصدوق الصفحہ ۴۱۳



إليه فإذا انتشر في ابتغاء ما قسّم الله له انتشر وقد حطّت عنه سيّئاته وغفرت له ذنوبه ، و إذا ذكر الله عزّ وجلّ بالآصال وهي العشيّات راجع نفسه فيما كان منه في يومه ذلك من سرف على نفسه وإضاعة لأمر ربّه فإذا ذكر الله عزّ وجلّ واستغفر الله تعالى وأناب راح إلى أهله وقد غفرت له ذنوبه يومه . وإنّما تحمد (١) الشهادة أيضاً إذا كانت من تائب إلى الله مستغفر من معصية الله عزّ وجلّ .

١٠١ ـ حدّثنا أبو الحسن ، قال: حدّثنا عليّ بن أحمد الطبريّ ، قال : حدّثنا أبو سعيد قال: حدّثنا خراش ، قال : حدّثنا مولاي أنس قال : كان أصحاب رسول الله ﷺ يتّجرون في البحر ـ يعني أنّ التجارة في البحر وركوبه وإن يموج (٢) ليس من المكروه وهو من الانتشار والابتغاء الّذي أذن الله عزّ وجلّ فيه بقوله عزّ وجلّ : « فإذا قضيت الصلوة فانتشروا في الأرض وابتغوا من فضل الله (٣) » وقد روي في ركوب البحر والنّهي عنه حديث ـ .

١٠٢ ـ حدّثنا محمّد بن عليّ ماجيلويه ، عن عمّه محمّد بن أبي القاسم ، عن أحمد بن أبي عبدالله البرقيّ ، عن أبيه ، عن محمّد بن سنان ، عن مفضّل بن عمر ، قال : سألت أبا عبد الله عليه السلام ، عن معنى قول أمير المؤمنين صلوات الله عليه لمّا نظر إلى الثاني وهو مسجّى (٤) بثوبه : ما أحد أحبّ إليّ أن ألقى الله بصحيفته من هذا المسجّى ، فقال : عنى بها الصحيفة التي كتبت في الكعبة .


١٠٢ ـ حدّثنا محمّد بن عليّ ماجيلويه ، عن عمّه محمّد بن أبي القاسم ، عن أحمد بن أبي عبدالله البرقيّ ، عن أبيه ، عن محمّد بن سنان ، عن مفضّل بن عمر ، قال : سألت أبا عبد الله عليه السلام ، عن معنى قول أمير المؤمنين صلوات الله عليه لمّا نظر إلى الثاني وهو مسجّى (٤) بثوبه : ما أحد أحبّ إليّ أن ألقى الله بصحيفته من هذا المسجّى ، فقال : عنى بها الصحيفة التي كتبت في الكعبة .


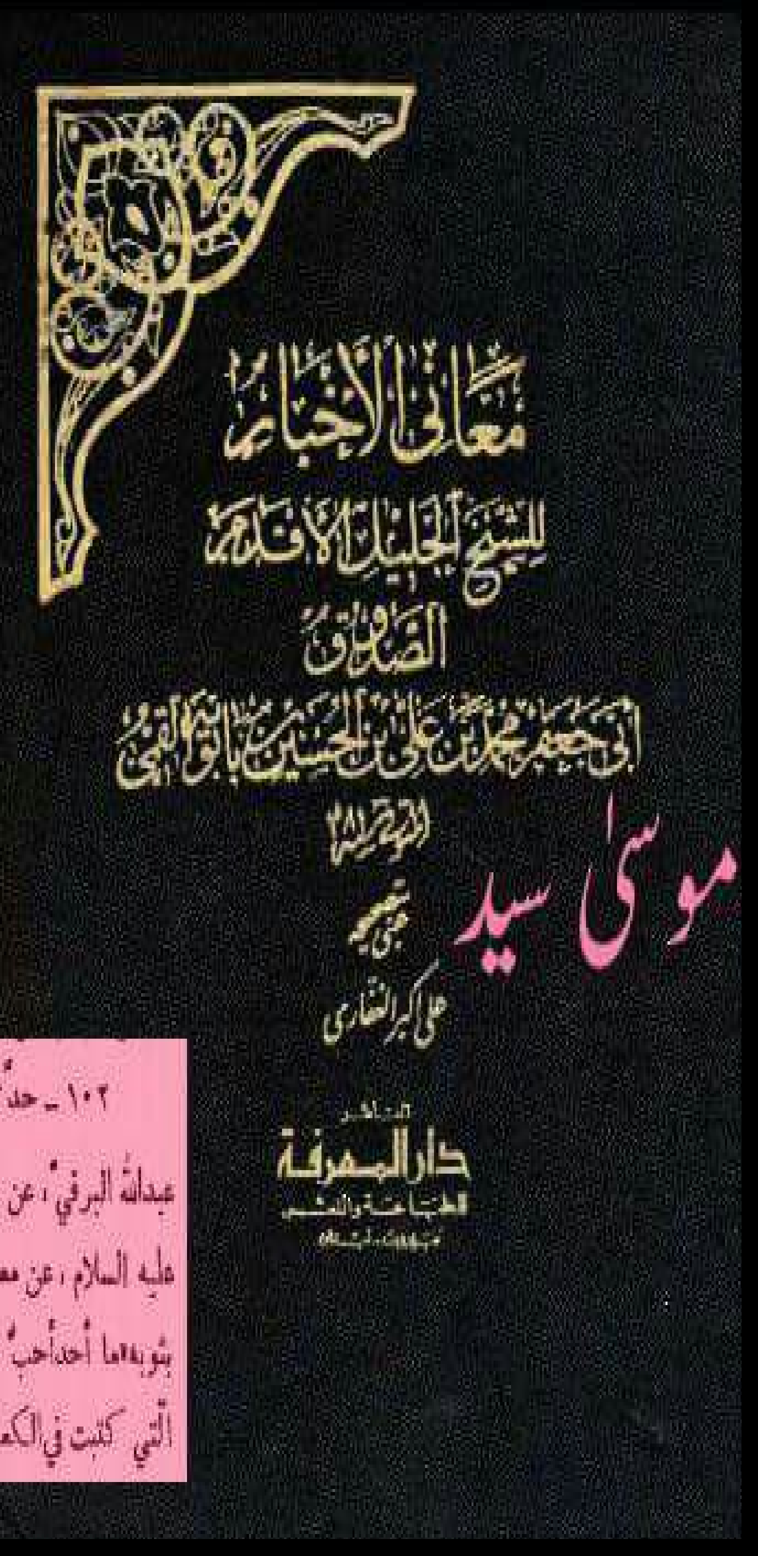

# حرمتِ متعہ، کتابِ شیعہ

كتاب النكاح ــــــــــــــــــــــــــــ ٥٤١

٥ - فأمّا ما رواه مُحمّد بن أحمد بن يحيى عن أبي الجوزاء عن الحسين بن علوان عن عمرو بن خالد عن زيد بن علي عن آبائه عن علي عليه السلام قال: حرّم رسول الله صلى الله عليه وآله لحوم الحمر الأهلية ونكاح المتعة.

فالوجه في هذه الرواية أن نحملها على التقية لأنها موافقة لمذهب العامة والأخبار الأولة موافقة لظاهر الكتاب وإجماع الفرقة المحقة على موجبها فيجب أن يكون العمل بها دون هذه الرواية الشاذة.

٩٣ - باب: أنه لا ينبغي أن يتمتع إلا بالمؤمنة العارفة العفيفة دون المخالفة الفاجرة

١ - مُحمّد بن يعقوب عن مُحمّد بن يحيى عن أحمد بن مُحمّد عن العبّاس بن موسى عن إسحاق بن عمّار عن أبي سارة قال: سألت أبا عبد الله عليه السلام عنها يعني المتعة فقال لي: حلال ولا تتزوّج إلا عفيفة إنّ الله تعالى يقول: ﴿والذين هم لفروجهم حافظون﴾ فلا تضع فرجك حيث لا تأمن على درهمك.

٢ - عنه عن علي بن إبراهيم عن مُحمّد بن عيسى عن يونس عن مُحمّد بن الفضيل قال: سألت أبا الحسن عليه السلام عن المرأة الحسناء الفاجرة هل تحب للرجل أن يتمتع بها يوماً أو أكثر؟ فقال: إذا كانت مشهورة بالزنا فلا يتمتع بها ولا ينكحها.

٣ - عنه عن عدة من أصحابنا عن أحمد بن مُحمّد البرقي عن داود بن إسحاق الحذاء عن مُحمّد بن الفضيل ...

قال: لا تمتع بالمؤمنة فتذلها.

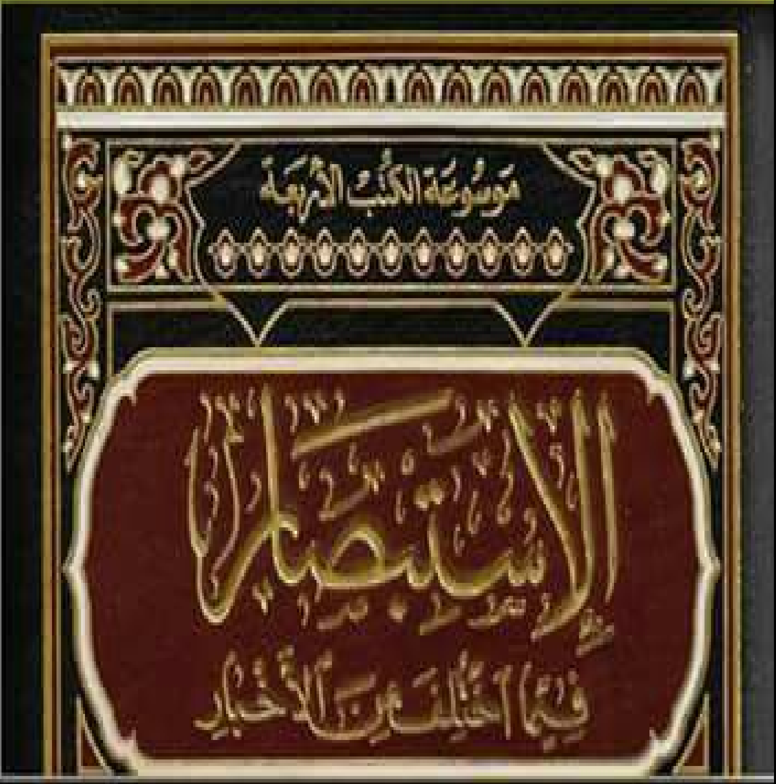


"حضرت زیدؒ بن زین العابدینؒ نے اپنے آباء کے واسطہ سے حضرت امیر المومنین حضرت علیؓ سے روایت کی ہے کہ رسولؐ اللہ نے پالتو گدھوں اور نکاح متعہ کو حرام قرار دیا۔"

سیدنا عمرؓ پر شیعہ رافضین الزام دیتے ہیں کہ انہوں نے متعہ جیسی عظیم نعمت کو حرام قرار دیا اور اس طرح لوگ ایک عظیم ترین نعمت سے محروم ہو گئے۔

جب کہ یہ بات اہلسنت کتب میں موجود ہے کہ رسولؐ اللہ نے متعہ کی حرمت کا خود اعلان کیا اس لئے ایسا کہنا کہ حضرت عمرؓ نے اپنی طرف سے متعہ کی حرمت کا اعلان کیا یہ غلط ہے۔

شیعہ کا عظیم مجتہد طوسی اپنی کتاب الاستبصار میں لکھتا ہے کہ "سیدنا علیؓ سے روایت ہے کہ رسولؐ اللہ نے پالتو گدھوں اور نکاح متعہ کو حرام قرار دیا۔"

یہ روایت لکھنے کے بعد طوسی لکھتا ہے کہ "ہم اس کو تقیہ پر محمول کریں کیونکہ یہ جمہور اہل اسلام یعنی اہل السنت کے موافق ہے۔"

مگر اسکو کیا کہئے کہ یہ عقلوں کو تقیہ گھڑ واہی نہ آیا۔ ارے عقل کے کوتاہو اول تو یہ حدیث پاک ہے،

اس لئے کوئی بھی تقیہ کر کے یا کسی بھی صورت میں حضورؐ پاک پر جھوٹ نہیں بول سکتا اور ایسے کام کی امید کی جائے سیدنا علیؓ سے ۔۔۔ یہ معنی وارد

دوم اس روایت میں دو چیزوں کو حرام قرار دیا گیا ہے یعنی پالتو گدھوں اور متعہ کو۔ اس لئے اگر تقیہ کو لیا جائے گا تو دونوں پر لیا جائے گا۔

**جہاں تقیہ کر کے متعہ حرام نہ ہوا وہاں پالتو گدھوں کا گوشت کیوں حرام ہو گیا؟**

**لہذا اب رافضین سے گزارش ہے کہ تقیہ کر کے متعے بھی کرو اور گدھے کا گوشت بھی کھاؤ۔**

# حضرت علی رضی اللہ عنہ کا حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی سیرت پر عمل کرنا

# الأخبار الطوال

تأليف

أبي حنيفة

أحمد بن داود الدينوري

(٢٨٢هـ)

تحقيق

عبد المنعم عامر

إدارة إحياء التراث

وزارة الثقافة والإرشاد القومي

مراجعة

الدكتور جمال الدين الشيال

أستاذ التاريخ الإسلامي بكلية الآداب

بجامعة الإسكندرية

General Organization Of the Alexandria Library (GOAL)

Bibliotheca Alexandrina

وزارة الثقافة والإرشاد القومي

الإقليم الجنوبي



وايم الله ليأتين عليها زمان لا يُرى منها إلا شُرُفات مسجدها في البحر ، مثل جُؤْجُؤ (١) السفينة ، انصرفوا إلى منازلكم » . ثم نزل ، وانصرف إلى معسكره، وقال لمحمد بن أبي بكر : « سِرْ مع أختك حتى توصلها إلى المدينة ، وعَجِّل اللحوق بي بالكوفة » ، فقال : « أعفني من ذلك يا أمير المؤمنين » ، فقال علي : « لا أعفيك منه ، ومالك بُدٌّ » . فسار بها حتى أوردها المدينة .

وشَخَصَ عليٌّ من البصرة ، واستعمل عليها عبد الله بن عباس ، فلما انتهى إلى المِرْبَد (٢) التفت إلى البصرة ، ثم قال : « الحمد لله الذي أخرجني من شرِّ البقاع تُرابا ، وأسرعها خَرابا ، وأقربها من الماء ، وأبعدها من السماء » . ثم سار ، فلما أشرَفَ على الكوفة ، قال : « وَيْحَكِ يا كوفان ، ما أطيب هواءك ، وأغذى تُربتك ، الخارج منك بذنب ، والداخل إليك برحمة ، لا تذهب الأيام والليالي ، حتى يجيء إليك كل مؤمن ، ويبغض المُقام بك كل فاجر ، وتعمرين ، حتى إنَّ الرجل من أهلك لَيُبَكِّرُ إلى الجمعة فلا يلحقها من بُعْد المسافة » .

قالوا : وكان مقدمه الكوفة يوم الإثنين لاثنتي عشرة ليلة خَلَتْ من رجب سنة ست وثلاثين ؛ فقيل له : « يا أمير المؤمنين ، أتنزل القصر ؟ » ، قال : « لا حاجة لي في نُزوله ، لأنَّ عمر بن الخطاب رضي الله عنه كان يبغضه ، ولكني نازل الرَّحْبَة » ، ثم أقبل حتى دخل المسجد الأعظم ، فصلَّى ركعتين ، ثم نزل الرَّحْبَة ، فقال الشَّنِّيُّ يُحَرِّضُ عَلِيًّا على السير إلى الشام :

# سیدنا علی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں مجھے اپنی زندگی کی قسم میں حق کے خلاف چلنے والوں اور گمراہی میں بھٹکنے والوں سے جنگ میں کسی قسم کی رو رعایت اور سستی نہیں کروں گا

## نہج البلاغ اردو ترجمہ مفتی جعفر حسین حضرت علی کے خطبات خطبہ نمبر ۲۴ صفحہ ۱۳۶

إلى تمام الكلام فإنّ الممسك خيره عن عشيرته إنّما يمسك نفع يدٍ واحدةٍ فإذا احتاج إلى نصرتهم واضطرّ إلى مرافدتهم قعدوا عن نصره وتثاقلوا عن صوته فمنع ترافد الأيدي الكثيرة وتناهض الأقدام الجمّة.

ہے کہ جو شخص اپنے قبیلے سے حسن سلوک نہیں کرتا تو اس نے ایک ہی ہاتھ کی حفاظت کو روکا۔ لیکن جب ان کی امداد کی ضرورت پڑے گی اور ان کی ہمدردی و اعانت کیلئے لاچار و مضطر ہوگا تو وہ ان کے بہت سے بڑھنے والے ہاتھوں اور اٹھنے والے قدموں کی امدادوں اور چارہ سازیوں سے محروم ہوجائے گا۔

### خطبہ ۲۴

ومن خطبة له عليه السلام ولعمري ما عليَّ من قتال من خالف الحقّ وخابط الغيّ من إدهانٍ ولا إيهانٍ

مجھے اپنی زندگی کی قسم! میں حق کے خلاف چلنے والوں اور گمراہی میں بھٹکنے والوں سے جنگ میں کسی قسم کی رو رعایت اور سستی نہیں کروں گا۔ اللہ کے بندو! اللہ سے ڈرو اور اس کے غضب


ومن خطبة له عليه السلام ولعمري ما عليَّ من قتال من خالف الحقّ وخابط الغيّ من إدهانٍ ولا إيهانٍ

مجھے اپنی زندگی کی قسم! میں حق کے خلاف چلنے والوں اور گمراہی میں بھٹکنے والوں سے جنگ میں کسی قسم کی رو رعایت اور سستی نہیں کروں گا۔ اللہ کے بندو! اللہ سے ڈرو اور اس کے غضب


وقد تواترت عليه الأخبار باستيلاء أصحاب معاوية على البلاد وقدم عليه عاملاه على اليمن وهما عبيد الله بن العبّاس وسعيد بن نمران لمّا غلب عليهما بسر بن أبي أرطاة فقام عليه السلام إلى المنبر ضجرًا بتثاقل أصحابه عن الجهاد ومخالفتهم له في الرأي فقال:

معاویہ کے اصحاب (آپ کے مقبوضہ) شہروں پر تسلط جمارہے ہیں اور یمن کے عامل عبیداللہ ابن عباس اور سپہ سالار لشکر سعید ابن نمران بسر ابن ابی ارطاۃ سے مغلوب ہوکر حضرت کے پاس پلٹ آئے تو آپ اپنے اصحاب کو جہاد میں سستی اور رائے کی خلاف ورزی سے بددل ہوکر منبر کی طرف بڑھے اور فرمایا۔

یہ عالم ہے اس کوفہ کا۔ جس کا بندوبست میرے ہاتھ میں ہے (اے شہر کوفہ) اگر تیرا یہی عالم رہا کہ تجھ میں آندھیاں چلتی



# نہج البلاغہ

موسیٰ سید

ترجمہ وحواشی

از

حجۃ الاسلام علامہ مفتی جعفر حسین صاحب قبلہ مرحوم ومغفور اعلی اللہ مقامہ

## المعراج کمپنی

(لاہور پاکستان)

کتاب اللہ اور سنتِ رسولؐ کے بعد خلفاء راشدینؓ کی سنت پر عمل کرنا سیدنا امام حسنؓ جن کو شیعہ اپنا دوسرا امام معصوم مانتے ہیں یقیناً خلفاءِ راشدینؓ نیکوکار تھے حق پر مبنی فیصلہ کرنے والے تھے یہی وجہ ہے کہ حضرت امام حسنؓ کے ہاں ان کا یہ مقام تھا کہ وہ شرائط میں خلفاء راشدینؓ کی سیرت کو کتاب اللہ اور سنتِ رسولؐ کے بعد رکھتے تھے

کتاب الرافضۃ منتھی الامال الجز اول الصفحہ ۳۲۱



والآن فإنا أصالحك على شروط أعرف أنك لن تفي بها ، فلا يسرّك أنّ الملك ميسّر لك ، فسرعان ما ستندم كما ندم من غصبوا الخلافة ، لكنّ ندمهم لم يعقب لهم نفعاً .

ثم أرسل ابن عمّه عبد الله بن الحارث(1) إلى معاوية ليأخذ عليه العهود والمواثيق ، ويكتب كتاب الصلح ، وكان الكتاب كالآتي :

بسم الله الرحمن الرحيم

هذا ما صالح عليه الحسن بن علي بن أبي طالب ( عليه السلام ) معاوية بن أبي سفيان ، صالحه على أن لا يتعرض له ، على أن يعمل في الناس بكتاب الله وسنة رسوله ( صلى الله عليه وآله ) ، وسيرة الخلفاء الصالحين ، وليس لمعاوية بن أبي سفيان أن يعهد إلى أحد من بعده عهداً ، وعلى أن الناس آمنون حيث كانوا من أرض الله : في شامهم وعراقهم وحجازهم ويمنهم ، وعلى أنّ أصحاب علي وشيعته آمنون على أنفسهم وأموالهم ونسائهم وأولادهم ، وعلى معاوية بن أبي سفيان بذلك عهد الله وميثاقه ، وعلى أن لا يبغي للحسن بن علي ولا لأخيه الحسين ولا لأحد من أهل بيت رسول الله ( صلى الله عليه وآله ) غائلة ، سرّاً ولا جهراً ، ولا يخيف أحداً منهم في أفق من الآفاق ، وأن يترك سبّ علي ( عليه السلام ) والقنوت عليه بالصلاة ، وأن لا يذكر علياً ( عليه السلام ) وشيعته إلاّ بخير .

ولما كتب الصلح شهد عليه بذلك ـ وكفى بالله شهيداً ـ عبد الله بن الحارث ، وعمرو بن أبي سلمة ، وعبد الله بن عامر ، وعبد الرحمن بن سمرة(2) ، وآخرون .

ولمّا تمّ عقد الصلح توجّه معاوية إلى الكوفة ، ولما بلغ النخيلة نزل فيها ، وكان يوم جمعة ، فصلّى بالناس وخطب خطبة قال في آخرها :

« إنّي والله ما قاتلتكم لتصلّوا ولا لتصوموا ولا لتحجّوا ولا لتزكّوا ، إنّما قاتلتكم لأتأمّر عليكم ، وقد أعطاني الله ذلك وأنتم كارهون ؛ ألا وإنّي كنت منّيت الحسن ( عليه السلام ) وأعطيته أشياء ، وجميعها تحت قدميّ لا أفي بشيء منها » .

ودخل معاوية الكوفة بعد فراغه من خطبته بالنخيلة ، وبعد أيام قضاها في الكوفة أتى

(1) هو عبد الله بن الحرث بن نوفل بن الحرث بن عبد المطّلب .

(2) هو عبد الرحمن بن سمرة بن حبيب بن عبد شمس بن عبد مناف بن قصيّ ؛ ويكنّى أبا سعيد ، أسلم يوم الفتح ، وسكن البصرة ، واستعمله عبد الله بن عامر لمّا كان أميراً على البصرة ، وتوفّي بالبصرة سنة خمسين ، وقيل سنة إحدى وخمسين ، وكان متواضعاً .

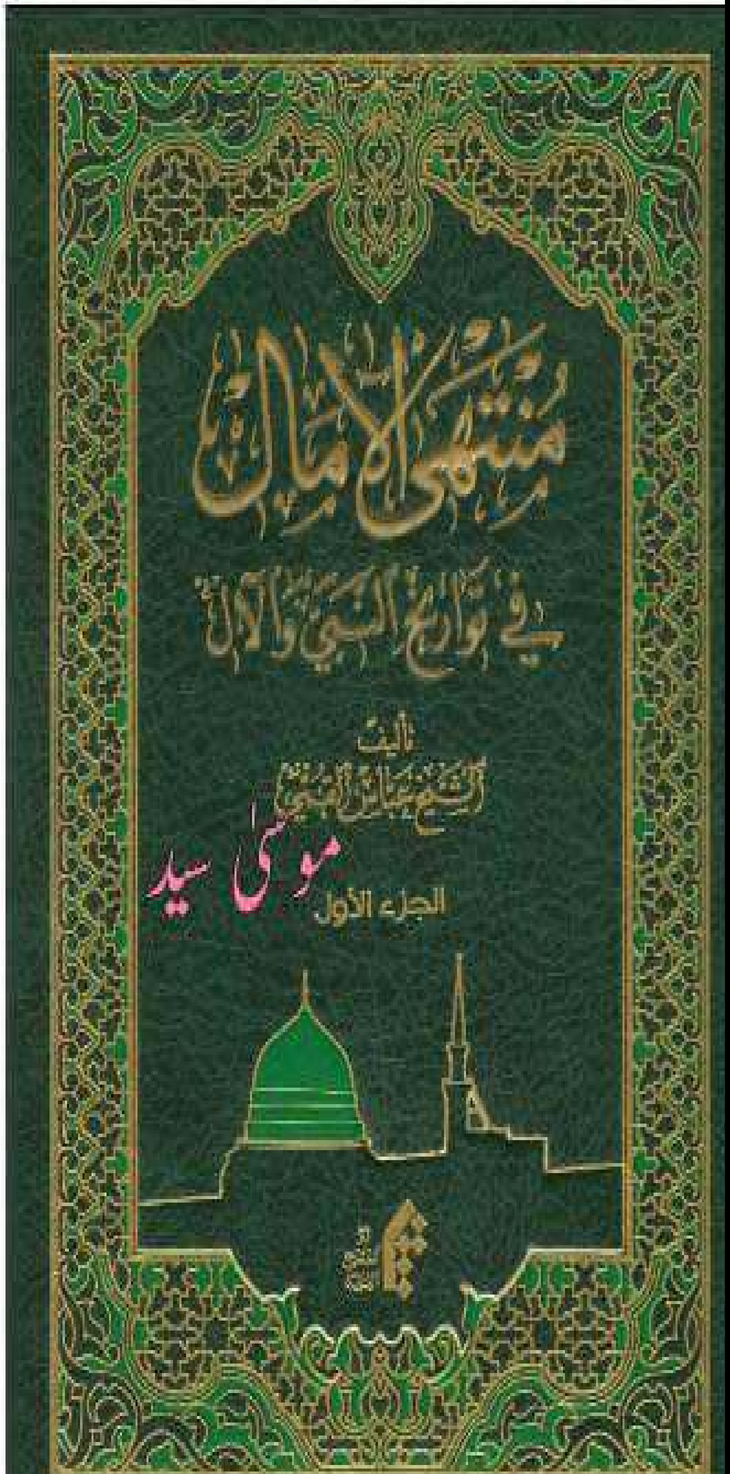

## سیدنا علیؓ کا خطبہ ملاحظہ فرمائیں۔

یہ روایت امام باقرؒ اور امام جعفرؒ سے مروی ہے اے اللہ جس طرح تو نے خلفائے راشدینؓ کی اصلاح فرمائی اسی طرح ہماری اصلاح فرما پوچھا گیا وہ کون ہیں ؟ فرمایا وہ میرے دوست میرے بزرگ ابو بکرؓ اور عمرؓ ہیں جو ہدایت کے امام ہیں قریش کے دو عظیم فرد ہیں رسول کریم ﷺ کے بعد مقتدا ہیں اور شیخ الاسلام ہیں جس نے انکی پیروی کی بچ گیا جس نے انکی اتباع کی صراط مستقیم پر چل پڑا۔

**تلخیص الشافی شیخ الطائفہ جعفر الطوسی جلد سوم الصفحہ ۲۱۸**



منها قبل وفاته .

**واستدلوا** : بما روي عن النبي ﷺ أنه قال في ابي بكر وعمر : « هذان سيدا كهول أهل الجنة » قالوا : والمراد بذلك أنهما سيدا من يدخل الجنة من كهول الدنيا ، كما قال ﷺ في الحسن والحسين عليهما السلام « سيدا شباب أهل الجنة » قالوا : والمراد بذلك أنهما سيدا من يدخل الجنة من شباب الدنيا .

وروي عن جعفر بن محمد عن أبيه : أن رجلا من قريش جاء إلى أمير المؤمنين عليه السلام ، فقال : سمعته يقول في الخطبة ـ آنفاً ـ « اللهم أصلحنا بما أصلحت به الخلفاء الراشدين » فلت فمن هما قال : حبيباي وعماك أبو بكر وعمر اماما الهدى ، وشيخا الاسلام ورجلا قريش ، والمقتدى بهما بعد رسول الله ﷺ من اقتدى بهما عصم ، ومن اتبع آثارهما هدي إلى صراط مستقيم .

وروى أبو جحيفة ومحمد بن علي وعبد خير وسويد بن غفلة وأبو حكيمة

وروي عن جعفر بن محمد عن أبيه : أن رجلا من قريش جاء إلى أمير المؤمنين عليه السلام ، فقال : سمعته يقول في الخطبة ـ آنفاً ـ « اللهم أصلحنا بما أصلحت به الخلفاء الراشدين » فلت فمن هما قال : حبيباي وعماك أبو بكر وعمر اماما الهدى ، وشيخا الاسلام ورجلا قريش ، والمقتدى بهما بعد رسول الله ﷺ من اقتدى بهما عصم ، ومن اتبع آثارهما هدي إلى صراط مستقيم .

فوالله لأملأنها على أبي فصيل خيلا ورجلا ، فازورى عنه علي عليه السلام ، وقال « ويحك يا أبا سفيان ، هذه من دواهيك ، وقد اجتمع الناس على أبي بكر ما زلت تبغي الاسلام العوج في الجاهلية والاسلام ووالله ما ضرّ للاسلام ذلك شيئاً ما زلت صاحب فتنة » .

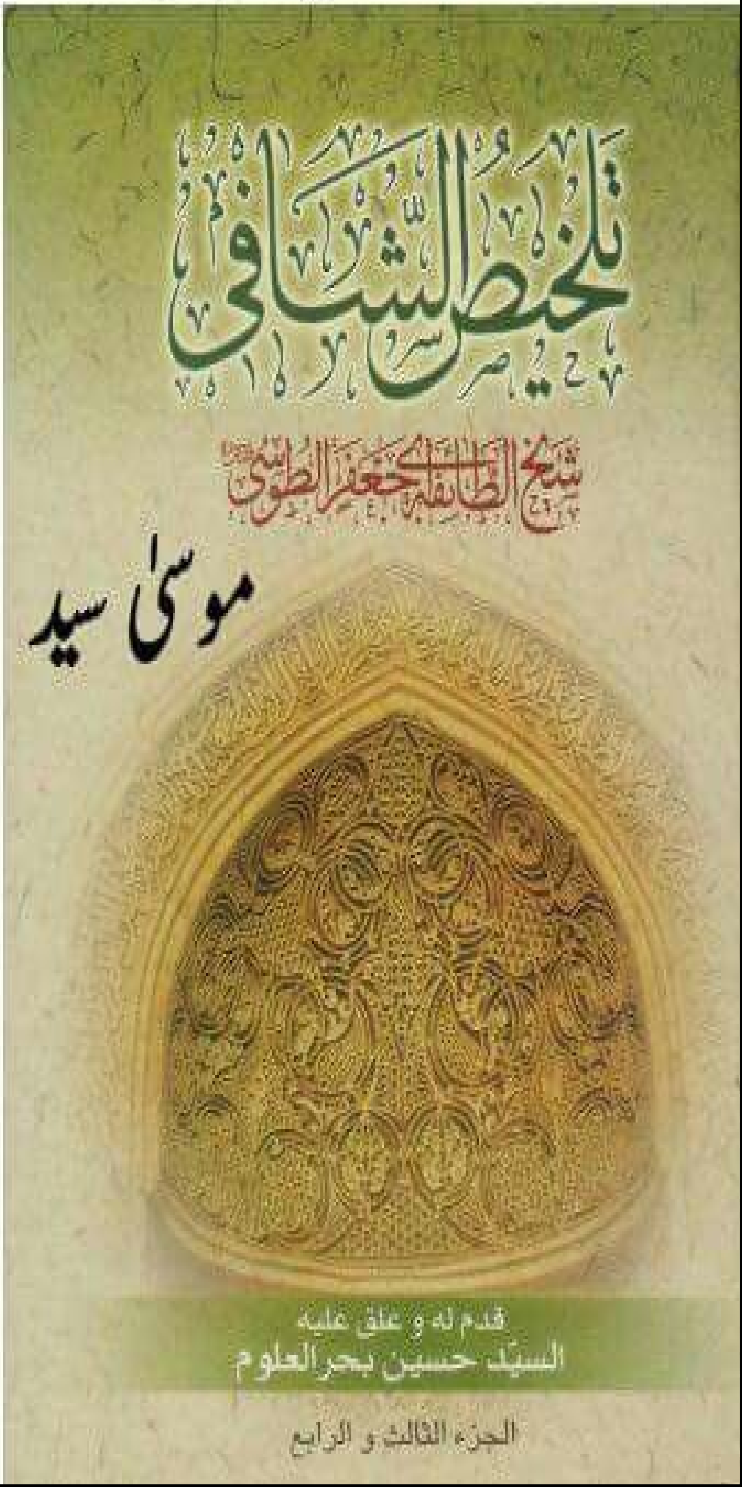

# درآمدن
# رسول خدا به شعب ابوطالب شش هزار و دویست و ده سال بعد از هبوط آدم ﷺ بود

[بیرون آمدن بنی‌هاشم از محاصره]

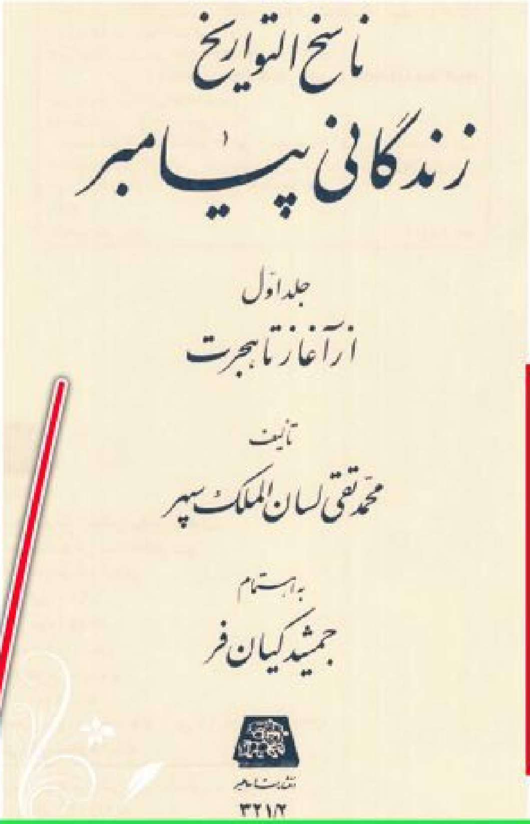


تا رقوم ...
صحیفه را ...
ست، از ک...

[بیرون آمدن بنی‌هاشم از محاصره]

و از اینجا در میان قریش سخن به درازکشید و هرکس چیزی گفت. در این هنگام ابوطالب با جمعی از مردم خود از شعب بیرون شده به کعبه اندر آمده و در انجمن قریش بنشست، ابوجهل گمان داشت که او از زحمت و رنجی که در شعب برده صبرش اندک گشته و اکنون از بهر آن آمده که محمّد را تسلیم کند و ایشان او را به قتل آرند و حکم صحیفه را برگیرند، اما ابوطالب سخن آغاز کرد و گفت: ای مردمان سخنی گویم که جز بر خیر شما نیست، برادرزاده‌ام محمّد ﷺ مرا خبر داده که

أَزْحامَنا وَ اسْتَحَلَّ ما يُحْرَمُ عَلَيهِ مِنّا.

شعب ابی طالب کی گھاٹی میں نبی کریم کے ساتھ حضرت ابوبکر صدیق بھی موجود تھے۔ حضرت ابو طالب نے بصورت شعر سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ سیدنا حضرت ابوبکر صدیق کا موجود ہونا صراحت کے ساتھ ذکر کیا ہے۔(شیعہ کتاب ناسخ التواریخ جلد اوّل صفحہ 511)

هفتم بعثت که آن جماعت به شعب رفته بودند تا این‌قوت سه سال تمام بود؛ و ابوطالب این شعرها در تمجید آن پنج تن فرماید که در خرق صحیفه اقدام نمودند:

اَلا هَلْ أَتیٰ بَحْرِینا صُنْعُ رَبِّنا — عَلَی نائِیهِمْ وَاللّٰهُ بِالنّاسِ أَرْوَدُ
فَیُخْبِرَهُمْ اَنَّ الصَّحِیفَةَ مُزِّقَتْ — وَ أَنْ کُلَّ ما لَمْ یَرْضَهُ اللّٰهُ مُفْسَدُ
جَزَی اللّٰهُ رَهْطاً بِالْحَجُونِ تَبایَعُوا — عَلیٰ مَلاءٍ یَهْدی لِحَزْمٍ وَ یُرْشِدُ
قُعُوداً لَدی خَطْمِ الحَجُونِ کَأَنَّهُم — مَقاوِلَةٌ بَلْ هُمْ اَعَزُّ وَ اَمْجَدُ
اَعانَ عَلَیْها کُلُّ صَقْرٍ کَأَنَّهُ — إِذا مامَشیٰ فی رَفْرَفِ الدِّرْعِ أَحْرَدُ
جَرِیٌّ عَلیٰ جُلِّ الخُطُوبِ کَأَنَّهُ — شِهابٌ بِکَفَّی قابِسٍ یَتَوَقَّدُ
قَضَوْا ماقَضَوْا فی لَیْلِهِمْ ثُمَّ أَصْبَحوا — عَلیٰ مَهَلٍ وَ سائِرُ النّاسِ رُقَّدُ
هُمُ رَجَعُوا سَهْلَ بْنَ بَیْضاءَ راضِیاً — وَ سَرَّ اَبُوبَکْرٍ بِها وَ مُحَمَّدُ

۱. ارضه: موریانه

شعب ابی طالب کے واقعہ میں شیخین کریمین (حضرت ابو بکر صدیق اور حضرت عمر) رضی اللہ عنہما کی عدم شرکت کا دعویٰ ہی باطل و مردود ہے اس لیے کہ اس نے اپنے گمان فاسد سے یہ تحریر کیا ہے اس نے اپنے دعویٰ کی دلیل میں کوئی صریح بسندِ صحیح روایت نقل نہیں کی ہے۔

اس لیے کہ ائمہ نے شعب ابی طالب کے حالات بیان فرماتے ہوئے صراحت کے ساتھ ذکر کیا ہے کہ جب سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی ایذاء رسانی پر قریش مجتمع ہو گئے اور انہوں نے ایک صحیفہ (عہد نامہ) لکھا، حضرت سیدنا ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ اسی مشکل ترین وقت میں سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے اس وجہ سے جناب ابو طالب نے اس واقعہ کو بصورت شعر ذکر کیا ہے جس میں سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ سرکار سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کا ہونا صراحت کے ساتھ مذکور ہے۔

وھم رجعوا سھل بن بیضا راضیا　　فسر ابوبکر بھا و محمد

جناب ابو طالب نے کہا: قبیلۂ قریش نے سہل بن بیضاء کو راضی کر کے واپس کیا ایک جماعت قریش کی صحیفہ کے نقض اور توڑنے کے لیے کھڑی ہوگئی، ان میں سہل بن بیضا بھی تھا۔ جنہوں نے ابھی قبول اسلام نہ کیا تھا بعد میں مسلمان ہوئے۔ پس اس بات پر حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم بھی راضی ہوئے، اور ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ بھی مسرور ہوئے۔

(ازالۃ الخفاء ۲/۱۰۱ از شاہ ولی اللہ محدث دہلوی)

دیگر ائمہ محدثین نے بھی اس واقعہ کو نقل کیا ہے مذکور شعر کے ساتھ۔ حوالہ جات ملاحظہ ہوں۔ (البدایہ والنہایہ ۳/ ۹۸، سیرت ابن ہشام ۱/ ۳۷۹، الاستیعاب مع الاصابہ ۲/ ۹۲)

اس واقعہ کو شیعہ کے علماء نے بھی نقل کیا، مذکور شعر کے ساتھ۔ (ناسخ التواریخ ۵/ ۲۲۲)

معلوم ہوا کہ شیعہ مذکور کا یہ اعتراض بر بنائے جہالت و خباثت ہے اس کا حقیقت سے دور کا بھی تعلق نہیں ہے۔

اختصار مانع ہونے کی وجہ سے ہم نے صرف سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کا ہی ذکر کیا ہے یہ بات قابلِ غور ہے کہ شعب ابی طالب کے واقعہ کا سبب ہی حضرت عمر اور دیگر صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کا قبول اسلام تھا۔ (دیکھئے طبری ۲/ ۳۳۵، البدایہ ۳/ ۷۹، روضۃ الصفاء للشیعی میں یہی مذکور ہے ۲/ ۴۹)

پھر دوسری بات یہ ہے کہ عدم ذکر عدم شے کو مستلزم نہیں ہوا کرتا۔ شیعہ کا یہ کہنا بغیر دلیل کے باطل و مردود ہے۔

ہوں ان کو وہ ان کے حوالے کر دے۔ یہ دونوں اس کام کے لیے نجاشی کے پاس آئے اس سے اپنے آنے کی غرض بیان کی مگر ان کو اس میں قطعی کامیابی نہیں ہوئی اور وہ اپنا منہ لے کر واپس آ گئے۔

## بنو ہاشم کے خلاف معاہدہ:

عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ اسلام لے آئے' یہ ایک نہایت زبردست طاقتور اور جری آدمی تھے۔ ان سے پہلے حمزہ بن عبدالمطلب رضی اللہ عنہ اسلام لا چکے تھے ان دونوں کے مسلمان ہو جانے سے اب اصحاب رسولؐ نے اپنے میں زیادہ قوت محسوس کی اور اسلام قبائل میں پھیلنے لگا۔ نجاشی نے بھی اپنے یہاں کے پناہ گزینوں کی حفاظت وحمایت کی' اس سے قریش بہت طیش میں آئے انھوں نے آپس میں مشاورت کر کے یہ عہد کیا اور اس کے لیے باقاعدہ عہد نامہ لکھا کہ ان میں سے اب آئندہ کوئی بنو ہاشم اور بنوالمطلب سے نہ مناکحت کرے اور نہ تجارت کرے' اس کے لیے انھوں نے ایک باضابطہ تحریری معاہدہ لکھا اور اس کی بجا آوری کے لیے سب نے سخت عہد و پیمان کیے اور اس کی شرائط کی پابندی کو اپنے اوپر زیادہ شدت سے لازم کرنے کے لیے اس معاہدہ کو کعبہ کے وسط میں لٹکا دیا۔

## شعب ابی طالب:

قریش کے اس بندوبست پر بنو ہاشم اور بنوالمطلب ابو طالب کے پاس چلے گئے اور ان کے ساتھ ان کی گھاٹی میں جا رہے۔ بنو ہاشم میں سے ابولہب عبدالعزیٰ بن المطلب قریش کے پاس گیا اور اس نے ابو طالب کے مقابلے میں ان کی امداد کی۔ دو یا تین سال مسلمان اسی بے کسی کی حالت میں رہے یہاں تک کہ ان کو زندگی گزارنا مشکل ہو گیا۔ کھانے پینے کی تکلیف ہونے لگی کوئی چیز ان کو پہنچتی نہ تھی البتہ اگر قریش میں سے کوئی ان پر ترس کھا کر کوئی چیز بھیجنا چاہتا تو خفیہ طور پر پہنچاتا۔ اسی اثنا میں ایک دن ابوجہل کی حکیم بن حزام بن خویلد بن اسد سے مڈبھیڑ ہو گئی' اس کے ہمراہ ایک غلام تھا جس پر گیہوں بار تھا یہ اسے اپنی پھوپھی خدیجہؓ بن خویلد رضی اللہ عنہا کے پاس جو رسول اللہ ﷺ کے ساتھ ابو طالب کی گھاٹی میں تھیں لے جا رہا تھا۔ ابوجہل نے اسے پکڑ لیا اور کہا کہ تم بنو ہاشم کے لیے کھانا لے جا رہے ہو' بخدا تم اسے لے کر یہاں سے آگے نہیں بڑھ سکتے ورنہ میں تمام مکہ میں تم کو رسوا کر دوں گا۔ اتنے میں ابو …

**شعب ابی طالب کے واقعہ کا سبب ہی حضرت عمر فاروق اور دوسرے صحابہ کرام کا قبول اسلام تھا۔**

منگوا … کا ڈاھٹا اٹھایا اور اس … تماشہ دیکھ رہے تھے قریش اس بات کو پسند نہیں کرتے تھے کہ اس واقعہ کی اطلاع رسول اللہ ﷺ اور ان کے صحابہ کو ہو اور ان کو خوش ہونے کا موقع ملے۔

اس زمانے میں رسول اللہ ﷺ دن رات اپنی قوم کو علانیہ اور خفیہ طور پر دعوت دیتے رہے آپؐ پر متواتر وحی نازل ہوتی رہی جس میں آپ کو امر اور نہی کی جاتی تھی' آپؐ کے دشمنوں کے لیے وعید آتی تھی اور آپ کی نبوت کے ثبوت میں مخالفین کے لیے دلائل و براہین نازل ہوتے تھے۔

## کفار مکہ کی حضرت محمد ﷺ کو پیشکش:

ایک مرتبہ آپ کی قوم کے اشراف جمع ہوئے … میں دولت مند ترین شخص ہو جاؤ گے اور جس عورت …

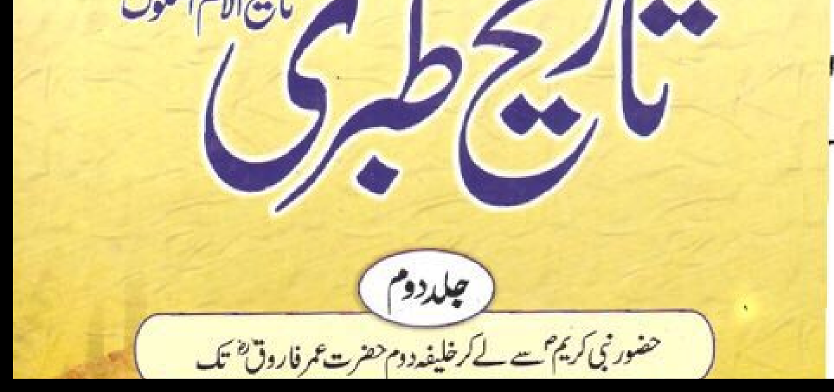

ہے۔



## حضرت ابوطالب کا قصیدہ

ابن اسحاق کہتے ہیں جب دیمک صحیفہ کو چاٹ کر گئی ہوا اور ظالم معاہدہ ختم ہو گیا تو حضرت ابو طالب نے ایک قصیدہ لکھا جس میں ان افراد کی ستائش کی جنہوں نے اس معاہدہ کو ختم کرنے کی تگ و دو کی۔ وہ مشہور قصیدہ یہ ہے۔

أَلَا هَلْ أَتَى بَحْرِيِّنَا صُنْعُ رَبِّنَا عَلَى نَأْيِهِمْ وَاللّٰهُ بِالنَّاسِ أَرْوَدُ

کیا ہمارے سمندر کا سفر طے کرنے والے مہاجروں کو اس دوری کے باوجود ہمارے رب نے جو کیا ہے انہیں معلوم ہو گیا ہے اور اللہ تعالیٰ لوگوں کے ساتھ حلم و بردباری کے ساتھ معاملہ کرتا ہے۔

هُمْ رَجَعُوا سَهْلَ بْنَ بَيْضَاءَ رَاضِيًا وَ سُرَّ أَبُوبَكْرٍ وَ مُحَمَّدُ

انہوں نے سہل بن بیضاء کو راضی واپس کر دیا اور حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ اور محمد مصطفیٰ ﷺ اس سے مسرور ہو گئے۔

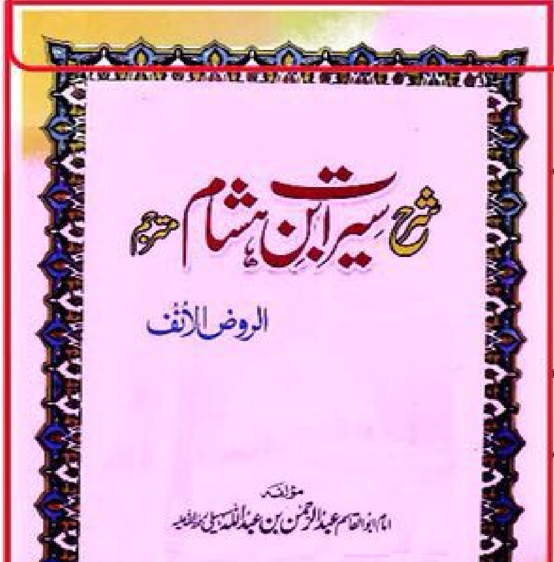


**شعب ابی طالب کی گھاٹی میں نبی کریم کے ساتھ حضرت ابوبکر صدیق بھی موجود تھے۔ حضرت ابو طالب نے بصورت شعر سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ سیدنا حضرت ابوبکر صدیق کا موجود ہونا صراحت کے ساتھ ذکر کیا ہے۔**
**(شرح سیرت ابن ہشام جلد دوم 252)**

انسان میں عیب ہوتی ہے وَهُمْ رَجَعُوا...... سہل سے مراد ابن وھب بن ربیعہ بن ھلال بن ضبہ بن حارث بن فہر ہے۔ بیضاء اس کی ماں تھی اس کا نام دعد بنت جحدم بن امیہ بن ضرب بن حارث بن فہر تھا۔ یہ تین بھائی تھے۔ سہل، سہیل اور صفوان۔

اسود۔ یہ ایک پہاڑ کا نام ہے۔ اس پر ایک شخص قتل ہو گیا۔ جس کے قاتل کا پتہ نہ چل سکا اس وقت مقتول کے ورثاء نے یہ کہا ذَلِكَ الْبَيَانُ لَوْ تَكَلَّمْتَ اَسْوَدَ۔ اسی سے یہ ضرب المثل بن گیا۔

# شیعہ اعتراض

تاریخ شاہد ہے کہ قریشِ مکہ نے آنحضرت ﷺ سے مکمل طور پر بائیکاٹ کرلیا تھا۔ اس بائیکاٹ کا عرصہ تین سال کا ہے۔ حضرت ابوطالب تمام بنی ہاشم کو شعب ابوطالب میں لے گئے تھے۔ یہ تین برس کا عرصہ بنی ہاشم نے نہایت عُسرت اور کٹھن تکالیف سے گزارا۔ ان تین سال کے دوران حضرت ابوبکر اور حضرت عمر رضی اللہ عنہما کہاں تھے۔ اگر یہ بزرگ مکہ میں ہی تھے تو انہوں نے حضرت کا ساتھ کیوں نہ دیا اور اگر شعب ابی طالب میں آنحضرت ﷺ کے ساتھ نہ جاسکے تو کیا کسی وقت ان بزرگوں نے آب و دانہ ہی کی کوئی آنحضرت ﷺ کی مدد کی ہو۔ جب کہ کفارِ مکہ میں سے زہیر بن امیہ بن مغیرہ نے پانی اور کھانے پہنچانے اور عہد نامہ کو توڑنے پر دوستوں کو آمادہ کیا۔

## خلفاءِ راشدین ابو بکر و عمر عثمان و علی رضوان اللہ تعالیٰ علیہ اجمعین

شیعہ مفسر علامہ السید محمد حسین الطباطبائي اپنی تفسیر المیزان میں قرآن مجید کی سورۃ النور آیت ۵۵ کی تفسیر میں لکھتا ہے:

"اللہ ان کو خلافت عطا کرے گا اس سے مراد وہ چار خلفاء ہیں جو نبیؐ کے بعد خلیفہ بنے، جن کو خلفاءِ الراشدین کہا جاتا ہے۔"

تفسیرِ الرافضۃ تفسیر المیزان از علامہ السید محمد حسین الطباطبائي جلد ۱۵ صفحہ ۱۵۴



وقوله : ﴿ومن كفر بعد ذلك فأولئك هم الفاسقون﴾ ظاهر السياق كون ﴿ذلك﴾ إشارة إلى الموعود والأنسب على ذلك كون ﴿كفر﴾ من الكفران مقابل الشكر ، والمعنى : ومن كفر ولم يشكر الله بعد تحقق هذا الوعد بالكفر أو النفاق أو سائر المعاصي الموبقة فأولئك هم الفاسقون الكاملون في الفسق وهو الخروج عن زي العبودية .

وقد اشتد الخلاف بين المفسرين في الآية .

فقيل : إنها واردة في أصحاب النبي ﷺ وقد أنجز الله وعده لهم باستخلافهم في الأرض وتمكين دينهم وتبديل خوفهم أمناً بما أعزّ الإسلام بعد رحلة النبي في أيام الخلفاء الراشدين ، والمراد باستخلافهم استخلاف الخلفاء الأربعة بعد النبي ﷺ أو الثلاثة الأول منهم ، ونسبة الاستخلاف إلى جميعهم مع اختصاصه

فقيل : إنها واردة في أصحاب النبي ﷺ وقد أنجز الله وعده لهم باستخلافهم
في الأرض وتمكين دينهم وتبديل خوفهم أمناً بما أعزّ الإسلام بعد رحلة النبي في
أيام الخلفاء الراشدين ، والمراد باستخلافهم استخلاف الخلفاء الأربعة بعد النبي

وعلى القولين الآية من ملاحم القرآن حيث أخبر بأمر قبل أوان تحققه ولم يكن مرجواً ذلك يومئذ .

وقيل : إنها في المهدي الموعود ﷺ الذي تواترت الأخبار على أنه سيظهر فيملأ الأرض قسطاً وعدلاً كما ملئت ظلماً وجوراً ، وإن المراد بالذين آمنوا وعملوا الصالحات النبي ﷺ والأئمة من أهل بيته عليهم السلام .

والذي يعطيه سياق الآية الكريمة على ما تقدم من البحث بالتحرّز عن المسامحات التي ربما يرتكبها المفسرون في تفسير الآيات هو أن الوعد لبعض الأمة لا لجميعها ولا لأشخاص خاصة منهم وهم الذين آمنوا منهم وعملوا الصالحات فالآية نص في ذلك ، ولا قرينة من لفظ أو عقل يدلّ على كونهم هم الصحابة أو

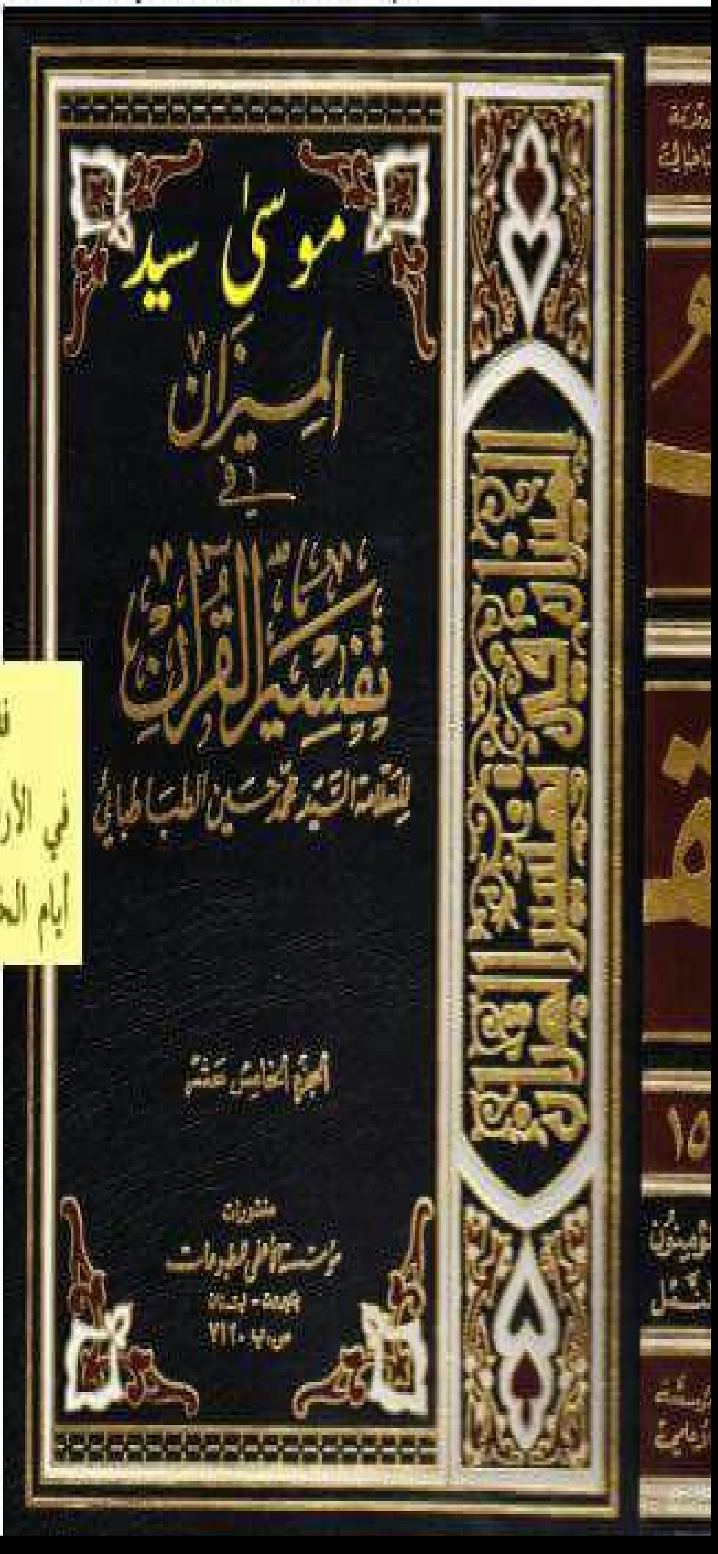

حضرت علیؓ نے اپنے خطبہ میں فرمایا:

# نبی ؐکریم کے بعد تمام امت سے افضل ابو بکرؓ و عمرؓ ہیں بعض روایتوں میں واقعہ یوں ذکر ہوا ہے کہ حضرت علیؓ کی خدمت میں اطلاع پہنچی کہ ایک شخص نے حضرت ابو بکرؓ اور حضرت عمرؓ کی شان میں بدزبانی کی ہے جس کے بعد امیر المومنین حضرت علیؓ نے اس گالی بکنے والے کو بلایا شہادت طلب کی اور شہادت کے بعد (جب بدزبانی کرنا ثابت ہو گیا تو) سزا دی

کتابِ رافضہ الشافی فی الامامہ شریف المرتضیٰ جلد۳ صفحہ ۹۴

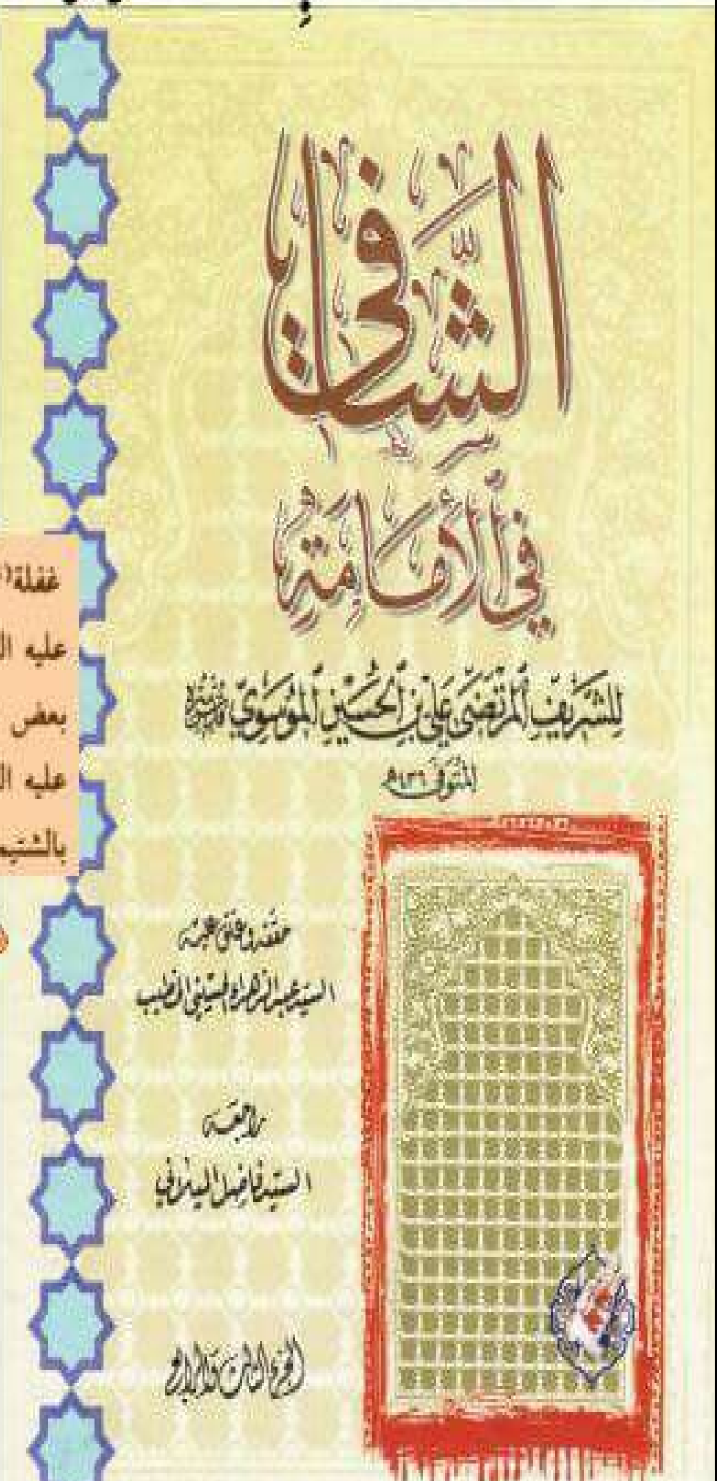


ومن اتبع آثارهما هدي الى صراط مستقيم )

وروى أبو جحيفة [1] ومحمد بن علي [2] وعبد خير [3] وسويد بن غفلة [4] وأبو حكيمة [5] وغيرهم وقد قيل انهم أربعة عشر رجلاً ان علياً عليه السلام قال في خطبة ( خير هذه الأمة بعد نبيها أبو بكر وعمر ) وفي بعض الأخبار (ولو أشاء ان أسمي الثالث لفعلت ) وفي بعض الأخبار انه عليه السلام خطب بذلك بعدما انهي إليه أنّ رجُلاً تناول أبا بكر وعمر بالشتيمة فدعا به وتقدّم لعقوبته بعد أن شهدوا عليه بذلك ●وروى جعفر ابن محمد عن أبيه عن جده عليه السلام قال: لما استخلف أبو بكر جاء أبو

غفلة [4] وأبو حكيمة [5] وغيرهم وقد قيل انهم أربعة عشر رجلاً ان علياً عليه السلام قال في خطبة ( خير هذه الأمة بعد نبيها أبو بكر وعمر ) وفي بعض الأخبار (ولو أشاء ان أسمي الثالث لفعلت ) وفي بعض الأخبار انه عليه السلام خطب بذلك بعدما انهي إليه أنّ رجُلاً تناول أبا بكر وعمر بالشتيمة فدعا به وتقدّم لعقوبته بعد أن شهدوا عليه بذلك ●وروى جعفر

... علي بطه حتى فارق الدنيا توفي سنة ٧٢.

(٢) يريد الإمام محمد بن علي الباقر عليه السلام أو محمد بن الحنفية.

(٣) عبد خير هو عبد خير بن يزيد الهمداني يكنى أبا عمارة أدرك زمان النبي صلى الله عليه وسلم وهو من أكابر أصحاب علي رضي الله عنه وسكن الكوفة وهو ثقة مأمون ( أسد الغابة ٣/ ٢٧٧ ).

(٤) سويد بن غفلة ـ بالغين المعجمة والفاء مفتوحتين وقيل بالعين المهملة وهو خلاف المشهور ـ الجعفي مخضرم من كبار التابعين ، قدم المدينة يوم دفن رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم وكان مسلماً في حياته توفي بالكوفة سنة ٨١ أو ٨٢ أو ٨٣.

(٥) أبو حكيمة أحد الرواة عن علي عليه السلام ( انظر الكنى والأسماء للدولابي ص١٥٥ ).

(٦) انظر شرح نهج البلاغة ١/ ٢٢٢.



موسیٰ سید

# حضرت علیؓ کا حضرت عمرؓ کی سیرت پر عمل کرنا

شیعہ مصنف دینوری لکھتا ہے جب حضرت علیؓ کوفہ آئے تو آپ سے پوچھا گیا اے امیر المومنین علیؓ کیا آپؓ محل میں ٹھہریں گے؟ حضرت علیؓ فرماتے ہیں مجھے ایسی جگہ ٹھہرنے کی ضرورت نہیں جس کو عمرؓ بن خطاب ناپسند کرتے تھے میں کھلے میدان میں ٹھہروں گا پھر آپؓ سب سے بڑی مسجد میں گئے وہاں دو رکعت نماز ادا کی پھر آپؓ کھلے میدان میں ٹھہرے



وايم الله لَيأتِيَنّ عليها زمان لا يُرَى منها إلا شُرُفات مسجدها في البحر ، مثل جُؤجُؤ[1] السفينة ، انصرفوا إلى منازلكم » . ثم نزل ، وانصرف إلى معسكره .

وقال لمحمد بن أبي بكر : « سِرْ مع أختك حتى توصلها إلى المدينة ، وعَجِّل اللحوق بي بالكوفة » ، فقال : « أعفني من ذلك يا أمير المؤمنين » ، فقال علي : « لا أعفيك منه ، ومالك بُدّ » . فسار بها حتى أوردها المدينة .

... فلما انتهى إلى ... من قَرّ البقاع ... ثم سار ، ... ب هواك ، ... لا تذهب الأيام ... ر ، وتعمرن ، ... ة » .

قالوا : وكان مقدمه الكوفة يوم الإثنين لاثنتي عشرة ليلة خَلَتْ من رجب سنة ست وثلاثين ؛ فقيل له : « يا أمير المؤمنين ، أتنزل القصر ؟ » ، قال : « لا حاجة لي في نزوله ، لأنّ عمر بن الخطاب رضي الله عنه كان يبغضه ، ولكني نازل الرَّحْبَة » ، ثم أقبل حتى دخل المسجد الأعظم ، فصلّى ركعتين ، ثم نزل الرَّحْبَة ، فقال الشَّنّيُّ يُحرّض عليًّا على المسير إلى الشام :

حتى إذا ...

قالوا : وكان مقدمه الكوفة يوم الإثنين لاثنتي عشرة ليلة خَلَتْ من رجب سنة ست وثلاثين ؛ فقيل له : « يا أمير المؤمنين ، أتنزل القصر ؟ » ، قال : « لا حاجة لي في نزوله ، لأنّ عمر بن الخطاب رضي الله عنه كان يبغضه ، ولكني نازل الرَّحْبَة » ، ثم أقبل حتى دخل المسجد الأعظم ، فصلّى ركعتين ، ثم نزل الرَّحْبَة ، فقال الشَّنّيُّ يُحرّض عليًّا على المسير إلى الشام :

قُلْ لِهٰذَا الإمامِ قَدْ خَبَتِ الحَرْ ... بُ ، وَتَمَّتْ بِذَلِكَ النَّعْمَاءُ

وَفَرَغْنَا مِنْ حَرْبِ مَنْ نَكَثَ العَهْ ... دَ ، وَبِالشَّامِ حَيَّةٌ صَمَّاءُ

تَنْفُثُ السُّمَّ ، مَا لِمَنْ نَهَشَتْهُ ... فَارْمِهَا قَبْلَ أَنْ تَعَضَّ شِفَاءُ

قالوا : وإنّ أوّل جمعة صلّى بالكوفة خطب ، فقال : « الحمد لله أحمده ،

---

(١) الجؤجؤ : الصدر . (٢) الربض : فضاء وراء البيوت يرتفق به ، ويحتمي ... البصرة .

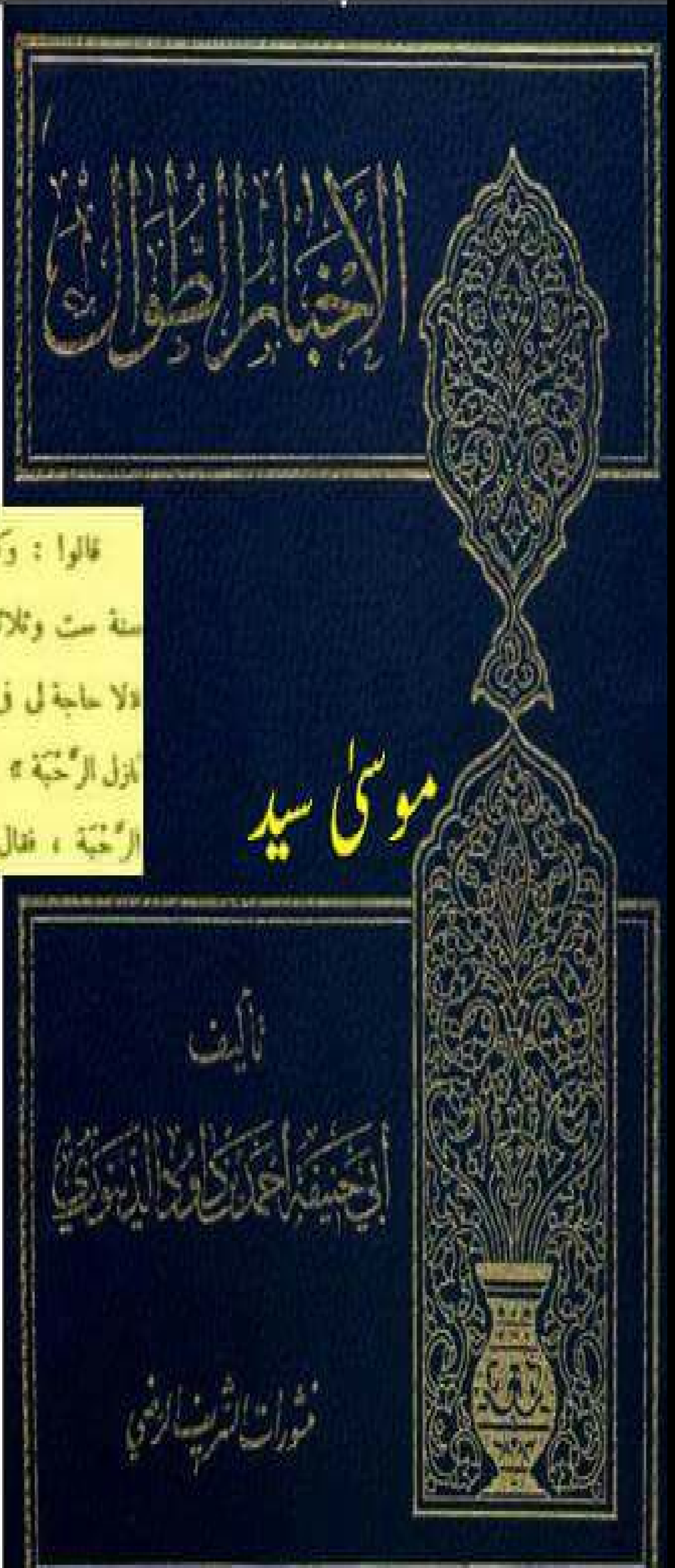

# مقام وسیرت خلفاء الراشدین امیر المومنین علیؓ کی نظر میں

امیر المومنین سیدنا علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں، اللہ نے رسول اللہ کو بھیجا جنہوں نے لوگوں کو گمراہی سے دور کیا ہلاکت سے بچایا اور منتشر ہونے کے بعد جمع کیا پھر اللہ نے ان کو اٹھا لیا رسول اللہ کے ذمہ جو کچھ تھا آپ نے اسکو ادا کر دیا پھر ابو بکرؓ و عمرؓ خلیفہ بنے دونوں عالی سیرت والے تھے دونوں نے اس امت سے انصاف کیا

خطبة على في رسل معاوية

أما بعد فإنّ الله بعث النبي صلى الله عليه وسلم فأنقذ به من الضلالة ، وتَعَش به من الهَلَكة(1) ، وجمع به بعدَ الفُرقة ، ثمّ قبضه الله إليه وقد أدّى ما عليه ، ثم استخلف الناس(2) أبا بكر ، ثم استخلف أبو بكر عمر ، وأحسنا السيرة ، وعدَلا في الأمة ، وقد وجدْنا عليهما أنْ تولّيا الأمرَ دوننا ونحن آلُ الرسول وأحقُّ بالأمر ، فغفرنا ذلك لهما ، ثم وَلِيَ أمرَ الناس عثمان فعمل ...

أما بعد فإنّ الله بعث النبي صلى الله عليه وسلم فأنقذ به من الضلالة ، وتَعَش به من الهَلَكة(1) ، وجمع به بعدَ الفُرقة ، ثمّ قبضه الله إليه وقد أدّى ما عليه ، ثم استخلف الناس(2) أبا بكر ، ثم استخلف أبو بكر عمر ، وأحسنا السيرة ، وعدَلا في الأمة ، وقد وجدْنا عليهما أنْ تولّيا الأمرَ دوننا ونحن

... دخلا في الإسلام كارهَين مُكرَهَين ! فعجبًا لكم(4) ولإجلابكم معه ، وانقيادكم له ، وتدَعُون أهلَ بيتِ نبيِّكم صلى الله عليه وآله وسلم ، الذين لا ينبغي لكم شقاقُهم ولا خِلافُهم ، ولا أن تعدِلوا بهم أحدًا من الناس . إنّي أدعوكم إلى كتاب الله عز وجل وسُنّةِ نبيِّكم صلى الله عليه وسلم ، وإماتةِ الباطل ، وإحياءِ معالم الدين . أقولُ قولي هذا وأستغفر الله لنا ولكلِّ مؤمنٍ ومؤمنةٍ ، ومسلمٍ ومسلمة .

كلام شرحبيل ومعن بن يزيد

فقال له شرحبيل ومعن بن يزيد : أتشهد أنّ عثمان قتل مظلومًا ؟ فقال

---

(1) في الأصل : « وأنش » صوابه في ح . ولا يقال أنعشه فهو من كلام العامة . تعشه : تداركه . وفي الطبري : « وانتاش به من الهلكة » . والانتياش : الاستدراك والاستنقاذ .

(2) ح (1 : 345) : « فاستخلف الناس » .

(3) ح فقط : « الله وليا » .

(4) ح : « فيا عجبا لكم » . الطبري : « فلا غرو إلا خلافكم معه » .



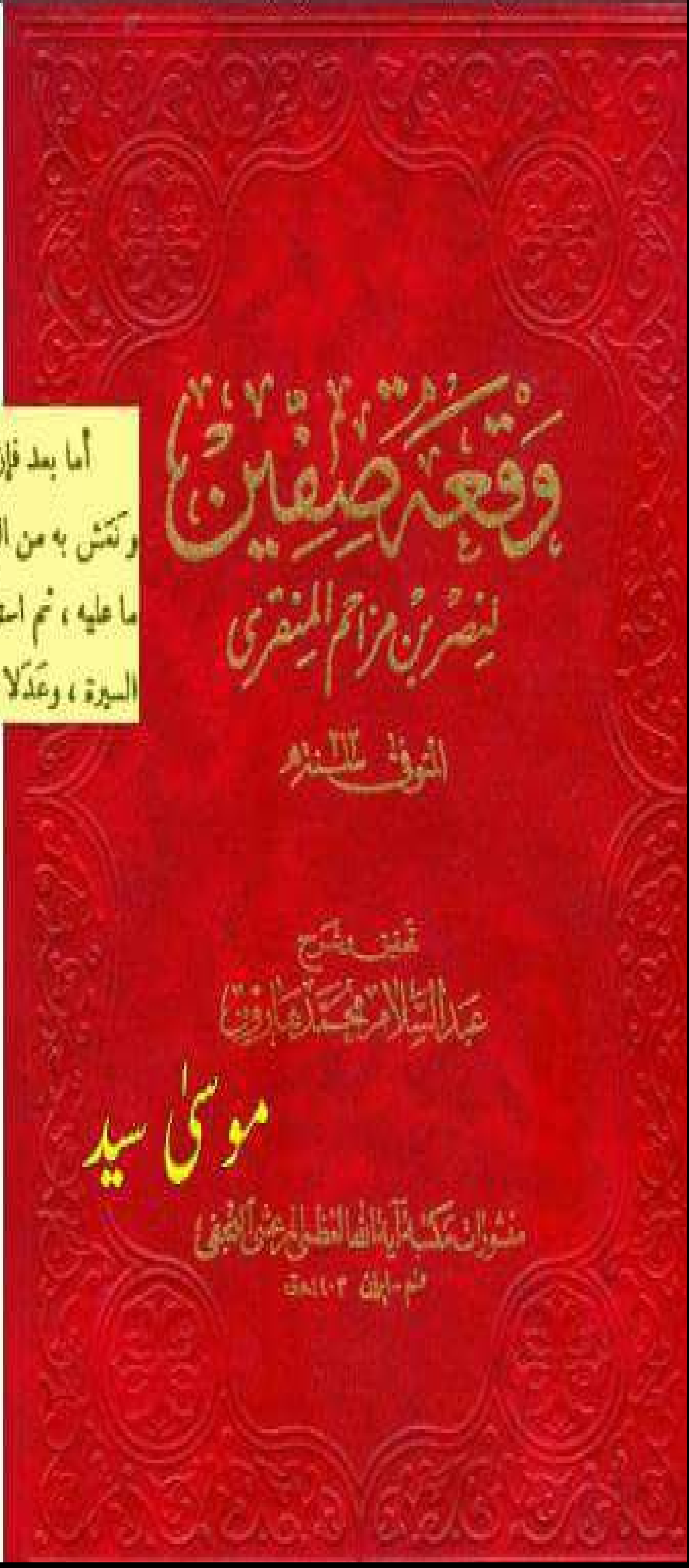

مكتبة الجوادين العامة

[illegible]

[illegible]

الكاظمية - العراق


# شرح نهج البلاغة

ابن أبي الحديد

تحقيق

محمد إبراهيم

المجلد الثامن

١٥ - ١٦

النبيّ ﷺ يُنفق عليه فأنا أنفق عليه. فقالت: يا أبا بكر، أيرثك بناتُك ولا يرثُ رسول الله ﷺ بناته؟ فقال: هو ذاك. قال أبو بكر: وأخبرنا أبو زيد قال: حدثنا محمد بن عبد الله بن الزبير قال: حدثنا فضيل بن مرزوق قال: حدثنا البحتري بن حسان قال: قلت لزيد بن عليّ عليه السلام وأنا أريد أن أهجّن أمرَ أبي بكر، إن أبا بكر انتزع فَدَك من فاطمة عليها السلام، فقال: إن أبا بكر كان رجلاً رحيماً، وكان يكره أن يغيّر شيئاً فَعَلَه رسول الله ﷺ، فأتته فاطمة فقالت: إن رسول الله ﷺ أعطاني فَدَك، فقال لها: هل لك على هذا بيّنة؟ فجاءت بعليّ عليه السلام، فشهد لها، ثم جاءت أم أيمنَ فقالت: ألستما تشهدان أني من أهل الجنة! قالا: بلى - قال أبو زيد يعني أنها قالت لأبي بكر وعمر - قالت: فأنا أشهد أن رسول الله ﷺ أعطاها فَدَك، فقال أبو بكر: فرجل آخر أو امرأة أخرى لتستحقي بها القضيّة. ثم قال أبو زيد: وايم الله لو رجع الأمر إليّ لقضيتُ فيها بقضاء أبي بكر.

قال أبو بكر: وأخبَرنا أبو زيد قال: حدثنا محمد بن الصباح قال: حدثنا يحيى بن المتوكل أبو عقيل، عن كثير النوال قال: قلت لأبي جعفر محمد بن علي عليه السلام: جعلني الله فداك! أرأيت أبا بكر وعمر، هل ظلماكم من حقكم شيئاً - أو قال: ذهبا من حقكم بشيء؟ - فقال: لا، والذي أنزل القرآن على عبده ليكون للعالمين نذيراً، ما ظلمنا من حقنا مثقال حبّة من خردل، قلت: جعلت فداك أفأتولاهما؟ قال: نعم ويحك! تولّهما في الدنيا والآخرة، وما أصابك ففي عنقي، ثم قال: فعل الله بالمغيرة وبُنان، فإنهما كذبا علينا أهل البيت.

قال أبو بكر: وأخبرنا أبو زيد، قال: حدثنا عبد الله بن نافع والقعنبي، عن مالك عن الزهري، عن عروة، عن عائشة أن أزواج النبي ﷺ أردن لما توفّيَ أن يبعثن عثمان بن عفان إلى أبي بكر يسأله ميراثهنّ - أو قال ثُمُنَهنّ - قال: فقلت لهن: أليس قد قال النبي ﷺ «لا نُورث، ما تركنا صدقة».

قال أبو بكر: وأخبرنا أبو زيد، قال: حدثنا عبد الله بن نافع والقعنبي وبشر بن عمر، عن مالك، عن أبي الزّناد، عن الأعرج، عن أبي هريرة، عن النبي ﷺ. قال: «لا يقسم ورثتي ديناراً ولا درهماً، ما تركتُ بعدَ نفقة نسائي ومؤونة عيالي فهو صدقة»[1].

قلت: هذا حديث غريب، لأن المشهور أنه لم يرو حديث انتفاء الإرث إلا أبو بكر وحده.

وقال أبو بكر: وحدثنا أبو يزيد، عن الحزامي، عن ابن وهب، عن يونس عن ابن شهاب، عن عبد الرحمن الأعرج أنه سمع أبا هريرة يقول: سمعتُ رسول الله ﷺ يقول: «والذي

---

(١) أخرجه أحمد، كتاب: باقي مسند المكثرين، باب: باقي المسند السابق (٢٧٢٤٤)، وابن حبان (٦٦٠٩).

# خلفاءِ راشدین ابوبکر و عمر عثمان و علی رضوان اللہ تعالیٰ علیہ اجمعین

حضرت ابوبکرؓ صدیق حضرت عمرؓ فاروق حضرت عثمانؓ ذوالنورین و حضرت علیؓ المرتضیٰ حضورؐ کے بعد خلیفہ بنے شیعہ مفسر علامہ السید محمد حسین الطباطبائی اپنی تفسیر المیزان میں قرآن مجید کی سورہ النور آیت ۵۵ کی تفسیر میں لکھتا ہے اللہ ان کو خلافت عطا کرے گا اس سے مراد وہ چار خلفاء ہیں جو نبیؐ کے بعد خلیفہ بنے جن کو خلفاءِ الراشدین کہا جاتا ہے



وقوله : ﴿ومن كفر بعد ذلك فأولئك هم الفاسقون﴾ ظاهر السياق كون ﴿ذلك﴾ إشارة إلى الموعود والأنسب على ذلك كون ﴿كفر﴾ من الكفران مقابل الشكر ، والمعنى : ومن كفر ولم يشكر الله بعد تحقق هذا الوعد بالكفر أو النفاق أو سائر المعاصي الموبقة فأولئك هم الفاسقون الكاملون في الفسق وهو الخروج عن زي العبودية .

وقد اشتد الخلاف بين المفسرين في الآية .

فقيل : إنها واردة في أصحاب النبي ﷺ وقد أنجز الله وعده لهم باستخلافهم في الأرض وتمكين دينهم وتبديل خوفهم أمناً بما أعزّ الإسلام بعد رحلة النبي في أيام الخلفاء الراشدين ، والمراد باستخلافهم استخلاف الخلفاء الأربعة بعد النبي ﷺ أو الثلاثة الأول منهم ، ونسبة الاستخلاف إلى جميعهم مع اختصاصه ببعضهم وهم الأربعة أو الثلاثة من قبيل نسبة أمر البعض إلى الكل كقولهم : قتل

فقيل : إنها واردة في أصحاب النبي ﷺ وقد أنجز الله وعده لهم باستخلافهم في الأرض وتمكين دينهم وتبديل خوفهم أمناً بما أعزّ الإسلام بعد رحلة النبي في أيام الخلفاء الراشدين ، والمراد باستخلافهم استخلاف الخلفاء الأربعة بعد النبي

وعلى القولين الآية من ملاحم القرآن حيث أخبر بأمر قبل أوان تحققه ولم يكن مرجواً ذلك يومئذ .

وقيل : إنها في المهدي الموعود ﷺ الذي تواترت الأخبار على أنه سيظهر فيملأ الأرض قسطاً وعدلاً كما ملئت ظلماً وجوراً ، وأن المراد بالذين آمنوا وعملوا الصالحات النبي ﷺ والأئمة من أهل بيته عليهم السلام .

والذي يعطيه سياق الآية الكريمة على ما تقدم من البحث بالتحرز عن المسامحات التي ربما يرتكبها المفسرون في تفسير الآيات هو أن الوعد لبعض الأمة لا لجميعها ولا لأشخاص خاصة منهم وهم الذين آمنوا منهم وعملوا الصالحات فالآية نص في ذلك ، ولا قرينة من لفظ أو عقل يدل على كونهم هم الصحابة أو

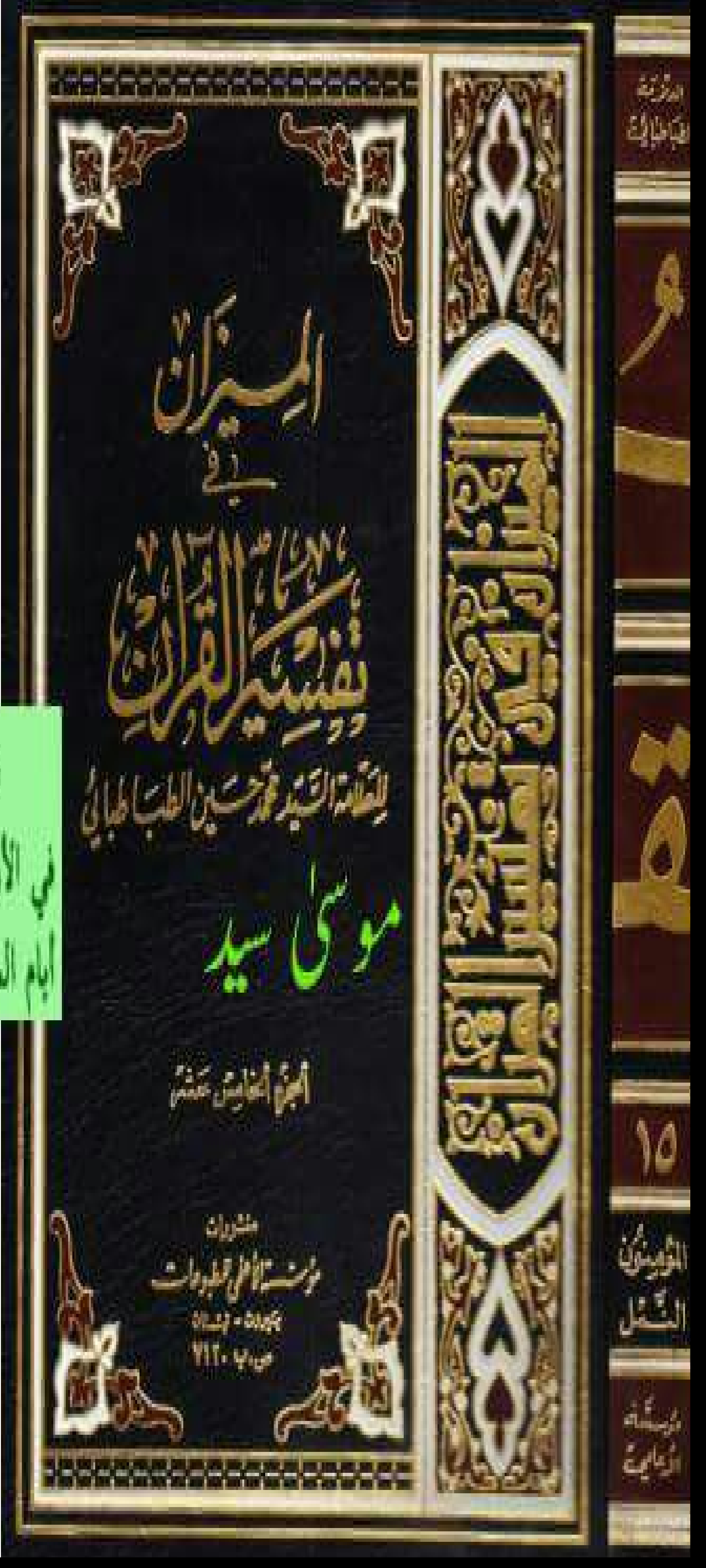

هذا حديث غريب وروى بعضهم هذا الحديث عن معن وقال عن موسى بن طلحة عن عائشة **باب حدثنا** ابوسعيد الاشج نا تليد بن سليمان عن ابي الجحاف عن عطية **عن** ابي سعيد الخدري قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ما من نبي الا وله وزيران من اهل السماء ووزيران من اهل الارض فاما وزيراي من اهل السماء فجبرئيل وميكائيل واما وزيراي من اهل الارض فابوبكر و عمر **هذا** حديث حسن غريب ابوالجحاف اسمه داؤد بن ابي عوف ويروى عن سفين الثوري قال نا ابوالجحاف وكان مرضيا **حدثنا** محمود بن غيلان نا ابوداؤد نا شعبة عن سعد بن ابراهيم قال سمعت ابا سلمة بن عبد الرحمن يحدث **عن** ابي هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم بينما رجل راكب بقرة اذ قالت لم اخلق لهذا انما خلقت للحرث فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم امنت بذلك انا وابوبكر وعمر قال ابوسلمة وما هما في القوم يومئذ **حدثنا** محمد بن بشار نا محمد بن جعفر نا شعبة بهذا الاسناد نحوه هذا حديث حسن صحيح **مناقب ابي حفص عمر بن الخطاب** رضي الله عنه **حدثنا** محمد بن بشار ومحمد بن رافع قالا نا ابوعامر العقدي نا خارجة بن عبد الله الانصاري عن نافع **عن** ابن عمر ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال اللهم اعز الاسلام باحب هذين الرجلين اليك بابي جهل او بعمر بن الخطاب قال وكان احبهما اليه عمر هذا حديث حسن صحيح غريب من حديث ابن عمر **باب حدثنا** محمد بن بشار نا ابوعامر هو العقدي نا خارجة بن عبد الله هو الانصاري عن نافع **عن** ابن عمر ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال ان الله جعل الحق على لسان عمر وقلبه قال وقال ابن عمر ما نزل بالناس امر قط فقالوا فيه وقال فيه عمر او قال ابن الخطاب فيه شك خارجة الا نزل فيه القران على نحو ما قال عمر **وفي** الباب عن الفضل بن عباس وابي ذر وابي هريرة هذا حديث حسن صحيح غريب من هذا الوجه **باب حدثنا** ابوكريب نا يونس بن بكير عن النضر ابي عمر عن عكرمة **عن** ابن عباس ان النبي صلى الله عليه وسلم قال اللهم اعز الاسلام بابي جهل بن هشام او بعمر بن الخطاب قال فاصبح فغدا عمر على رسول الله صلى الله عليه وسلم فاسلم هذا حديث غريب من هذا الوجه وقد تكلم في النضر ابي عمر وهو يروي مناكير **باب حدثنا** محمد بن المثنى نا عبد الله بن داؤد الواسطي ابومحمد ثني عبد الرحمن بن اخي محمد بن المنكدر عن محمد بن المنكدر **عن** جابر بن عبد الله قال قال عمر لابي بكر

[illegible]

الشمس على رجل خير من عمر هذا حديث غريب لا نعرفه الا من هذا الوجه وليس اسناده بذلك **وفي** الباب عن ابي الدرداء **حدثنا** محمد بن المثنى نا عبد الله بن داؤد عن حماد بن زيد عن ايوب **عن** محمد بن سيرين قال ما اظن رجلا ينتقص ابابكر وعمر يحب النبي صلى الله عليه وسلم هذا حديث غريب حسن **باب حدثنا** سلمة بن شبيب نا المقرئ عن حيوة بن شريح عن بكر بن عمرو عن مشرح ابن هاعان **عن** عقبة بن عامر قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم لو كان نبي بعدي لكان عمر بن الخطاب هذا حديث حسن غريب لا نعرفه الا من حديث مشرح بن هاعان **باب حدثنا** قتيبة نا الليث عن عقيل عن الزهري عن حمزة بن عبد الله بن عمر

[illegible]

اولته يا رسول الله قال العلم هذا حديث حسن صحيح غريب **حدثنا** علي بن حجر نا اسمعيل بن جعفر عن حميد **عن** انس ان النبي صلى الله عليه وسلم قال دخلت الجنة فاذا انا بقصر من ذهب فقلت لمن هذا القصر قالوا لشاب من قريش فظننت اني انا هو فقلت ومن هو فقالوا عمر بن الخطاب هذا حديث صحيح **باب حدثنا** الحسين بن حريث ابوعمار المروزي نا علي بن الحسين بن واقد قال ثني ابي قال ثني عبد الله بن بريدة قال **ثني** ابي بريدة قال اصبح رسول الله صلى الله عليه وسلم فدعا بلالا فقال يا بلال بم سبقتني الى الجنة ما دخلت الجنة قط الا سمعت خشخشتك امامي دخلت البارحة الجنة فسمعت خشخشتك امامي فاتيت على قصر مربع مشرف من ذهب فقلت لمن هذا القصر قالوا لرجل من العرب فقلت انا عربي لمن هذا القصر قالوا لرجل من قريش فقلت انا قرشي لمن هذا القصر قالوا لرجل من امة محمد صلى الله عليه وسلم فقلت انا محمد لمن هذا القصر قالوا لعمر بن الخطاب فقال بلال يا رسول الله ما اذنت قط الا صليت ركعتين وما اصابني حدث قط الا توضأت عندها ورايت ان لله علي ركعتين فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم بهما **وفي** الباب عن جابر ومعاذ وانس وابي هريرة ان النبي صلى الله عليه وسلم قال رايت في الجنة قصرا من ذهب فقلت لمن هذا فقيل لعمر بن الخطاب هذا حديث حسن صحيح غريب **ومعنى** هذا الحديث اني دخلت البارحة الجنة يعني رايت في المنام كاني دخلت الجنة هكذا روي في بعض الحديث **ويروى** عن ابن عباس انه قال رؤيا الانبياء وحي **باب حدثنا** الحسين بن حريث نا

---

له قوله الوزير من الوزر بالكسر بمعنى الثقل لانه يحمل عن الملك ويعينه برايه وكان صلى الله عليه وسلم اذا حزبه امر شاورهما كالوزير بالنسبة الى السلطان ١٢ لمعات ٢ه تخصيص ابي بكر وعمر بالذكر للاشارة الى قوة ايمانهما وكمالهما ١٢ لمعات ٣ه قوله اعز الاسلام اي قوه وانصره واجعله غالبا على الكفر كذا في اللمعات وفي رواية فغدا على النبي صلى الله عليه وسلم فاسلم ثم صلى في المسجد ظاهرا ١٢ ٤ه قوله ان الله جعل الحق على لسان عمر اي اجراه على لسانه وذلك امر خلقي جبلي له وفي رواية اخرى وضع الحق على لسان عمر اي جعله مستقرا او موضعا للحق ١٢ لمعات ٥ه قوله فاصبح فغدا اي اقبل غاديا اي ذاهبا اول النهار ١٢ مرقاة ٦ه قوله خير من عمر ونحوها محمول على ايام خلافته او مقيد بعد ابي بكر او المراد في باب العدالة او في طريق السياسة او نحو ذلك قاله علي في المرقاة وفي اللمعات وجوه الخيرية مختلفة متعددة فلا منافاة بين كون كل منهما خيرا مع كون ابي بكر افضل من جهة كثرة الثواب انتهى ١٢ ٧ه مشرح بكسر اوله وسكون ثانيه وفتح ثالثه وآخره مهملة ابن هاعان كذا في التقريب اي بتقديم الالف على العين وفي القاموس مشرح كمنبر ابن هاعان بتقديم العين ثم الالف قال في ضبطه مشرح بمفتوحة وساكنة فمفتوحة فمهملة انتهى وضبط في كتاب المدرسة كما في المغني ابن هاعان بتقديم الالف في جميع النسخ المرجحة كما في التقريب والله اعلم بالصواب ١٢ ٨ه الخشخشة حركة لها صوت كصوت السلاح ونحوه كذا في المجمع قال علي القاري في المرقاة

[illegible]

بعض الخدام بين يدي مخدوم وانما اخبره صلى الله عليه وسلم ليطيب قلبه ويداوم على ذلك العمل ولترغيب السامعين اليه انتهى ١٢

**قوت المغتذي**

(ان الله جعل الحق على لسان عمر) قال الطيبي ضمن جعل معنى اجرى فعداه بعلى وفيه معنى ظهور الحق واستعلائه على لسانه وفي وضع جعل

[illegible]

مستمر (ما نزل بالناس امر قط فقالوا فيه وقال فيه عمر الا نزل فيه القران على نحو ما قال عمر) قلت كالامر بالحجاب وفي اسارى بدر وبعدم الصلاة على المنافقين (يا بلال بم سبقتني الى الجنة ما دخلت الجنة قط الا سمعت خشخشتك امامي) بمعجمات مفتوحات الا الثانية فساكنة قال العراقي في شرح التقريب ان قيل ما معنى رؤياه صلى الله تعالى عليه وآله وسلم لبلال امامه فيما كان دخل مع كونه صلى الله تعالى عليه وآله وسلم اول داخل فجوابه انه لم يقل بهذه الرؤية انه يدخل كذلك الى القيامة وانما رآه كذلك بنوم واما الدخول حقيقة فهو صلى الله تعالى عليه وآله وسلم اول من يدخلها مطلقا واما الدخول منا فانما اراد به سريان الروح في حالة النوم فلا اشكال فيه قلت وانما دخلها ببركته صلى الله تعالى عليه وآله وسلم فبشره بذلك اذ عذب على ترك الاسلام فلم يتركه رضي الله تعالى عنه خشخشة بمعجمتين بينهما شين مكررة بالنهاية هي حركة لها صوت كصوت السلاح

# امام باقر کے نزدیک ہے کہ جو شخص ہمیں نبی کہے اس پر اللہ کی لعنت

رجال کشی صفحہ نمبر ۲۱۷ پر لکھا ہے کہ امام باقر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ جو شخص ہمیں نبی کہے اس پر اللہ کی لعنت اور جو اس میں شک لائے وہ بھی اللہ کی لعنت کا مستحق ہے



سمعت أبا عبد الله عليه السلام يقول: قوم يزعمون أني لهم إمام، والله ما أنا لهم بإمام ما لهم لعنهم الله كلما سترت ستراً هتكوه هتك الله ستورهم، أقول كذا يقولون إنما يعني كذا، أنا إمام من أطاعني.

محمد بن مسعود قال: حدثني عبد الله بن محمد بن خالد قال: حدثني الحسن الوشا عن بعض أصحابنا عن أبي عبد الله عليه السلام قال: من قال بأننا أنبياء فعليه لعنة الله ومن شك في ذلك فعليه لعنة الله.

قال: حدثني الحسين بن الحسن بن بندار ومحمد بن قولويه القميان قالا: حدثنا سعد بن عبد الله بن أبي خلف قال: حدثنا يعقوب بن يزيد عن محمد بن أبي عمير عن ابن بكير عن زرارة عن أبي جعفر عليه السلام قال: سمعته يقول: لعن الله بنان البيان، وإن بناناً لعنه الله كان يكذب على أبي أشهد أن أبي علي بن الحسين كان عبداً صالحاً.

سعد قال: حدثنا محمد بن الحسين والحسن بن موسى قالا: حدثنا صفوان ابن يحيى عن ابن مسكان عمن حدثه من أصحابنا عن أبي عبد الله عليه السلام قال: سمعته يقول: لعن الله المغيرة بن سعيد، إنه كان يكذب على أبي فأذاقه الله حر الحديد، لعن الله من قال فينا ما لا نقوله في أنفسنا، ولعن الله من أزالنا عن العبودية لله الذي خلقنا وإليه مآبنا ومعادنا وبيده نواصينا.

سعد قال: حدثني أحمد بن محمد بن عيسى وأحمد بن الحسن بن فضال ومحمد بن الحسين بن أبي الخطاب ويعقوب بن يزيد عن الحسن بن علي بن فضال عن داود بن أبي يزيد العطار عمن حدثه من أصحابنا عن أبي عبد الله عليه السلام قال في قول الله عز وجل: ﴿هَلْ أُنَبِّئُكُمْ عَلَىٰ مَن تَنَزَّلُ الشَّيَاطِينُ ۝٢٢١ تَنَزَّلُ عَلَىٰ كُلِّ أَفَّاكٍ أَثِيمٍ﴾[1] قال: هم سبعة. المغيرة بن سعيد وبنان وصائد النهدي وحمزة بن عمارة الزبيدي والحارث الشامي وعبد الله بن عمرو بن الحارث وأبو الخطاب[2].

---

(١) الشعراء: الآية ٢٢١ - ٢٢٢

(٢) هذا الكلام مر في الحديث عن أبي الخطاب رقم ١٣٥ وفيه حمزة بن عمار الزبيري، والصحيح حمزة بن عمارة البربري كما في دائرة المعارف الشيعية العامة.

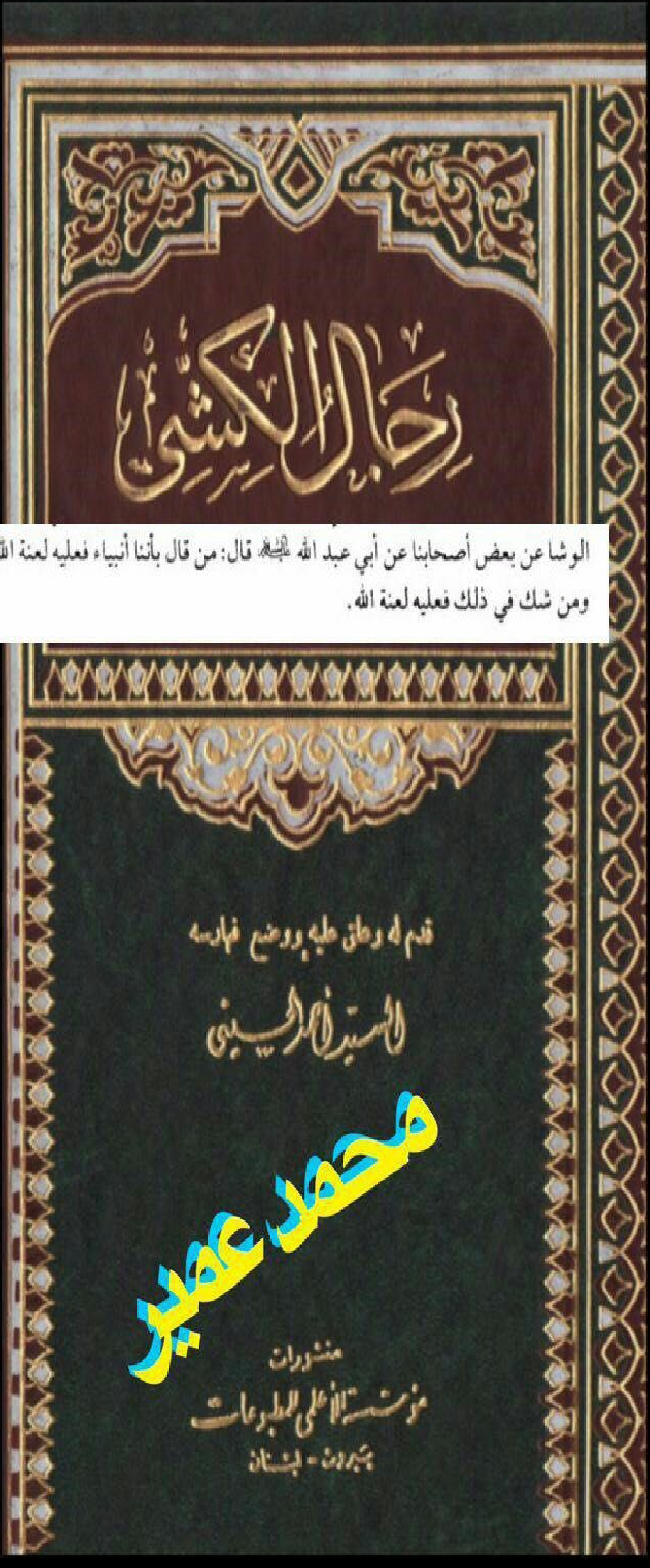


الوشا عن بعض أصحابنا عن أبي عبد الله عليه السلام قال: من قال بأننا أنبياء فعليه لعنة الله ومن شك في ذلك فعليه لعنة الله.

## خلفاء ثلاثه کی خلافت کو برحق نه سمجھنے والا حضرت علی کے نزدیک

مجمع الفضائل جلد نمبر دوم صفحه نمبر ۲۰۸ پر لکھا ہے که حضرت امیر المومنین رضی الله عنه نے فرمایا جو مجھے رابع آل خلفاء نه کہے اس پر الله کی لعنت ہے

sabeelesakina@gmail.com www.ziaraat.com

مجمع الفضائل ۲۰۸ جلد دوم

القیامۃ

اصبغ بن نباتہ سے مروی ہے کہ میں نے امیرالمومنین سے سنا ہلاکت ہو اس کے لیے جو میری معرفت سے جاہل رہو اور میرا حق نہ پہچانے۔ آگاہ ہو میرا حق اللہ کا حق ہے اور اللہ کا حق میرا حق ہے۔

معتزلہ نے اس حدیث سے استدلال کیا ہے تفضیل علیؑ پر اور امامیہ نے کہا ہے کہ اس حدیث سے عصمت اور وجوب اقتدا لازم ہے کیونکہ آنحضرتؐ نے علیؑ کے ساتھ ہونے کو علی الاطلاق بیان فرمایا ہے۔ لہذا قبیح کا صدور کسی وقت ممکن نہیں۔

(۹)

# امیرالمومنینؑ کا خلیفہ و امام و وارث ہونا

تفسیر ابو عبیدہ اور علی بن الحرب الطائی میں ہے کہ عبداللہ بن مسعود نے کہا کہ خلفاء چار ہیں اِنِّیْ جَاعِلٌ فِی الْاَرْضِ خَلِیْفَۃً (سورہ البقرہ ۲/۳۰) یٰدَاوٗدُ اِنَّا جَعَلْنٰکَ خَلِیْفَۃً فِی الْاَرْضِ (سورہ ص ۳۸/۲۶) ہارون جیسا کہ موسیٰ نے کہا ہے۔ اخْلُفْنِیْ فِیْ قَوْمِیْ (سورہ الاعراف ۷/۱۴۲) وَعَدَ اللّٰہُ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا مِنْکُمْ وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ (سورہ النور ۲۴/ (یعنی علیؑ) لَیَسْتَخْلِفَنَّھُمْ فِی الْاَرْضِ کَمَا اسْتَخْلَفَ الَّذِیْنَ مِنْ قَبْلِھِمْ (سورہ النور ۲۴/۵۵) (یعنی آدم و داؤد و ہارون) وَلَیُمَکِّنَنَّ لَھُمْ دِیْنَھُمُ الَّذِی ارْتَضٰی لَھُمْ (سورہ النور ۲۴/۵۵) (یعنی اسلام) وَلَیُبَدِّلَنَّھُمْ مِّنْۢ بَعْدِ خَوْفِھِمْ اَمْنًا (سورہ النور ۲۴/۵۵) یعنی اہل مکہ یَعْبُدُوْنَنِیْ لَا یُشْرِکُوْنَ بِیْ شَیْئًا وَمَنْ کَفَرَ بَعْدَ ذٰلِکَ (سورہ النور ۲۴/۵۵) (یعنی ولایت سے انکار) فَاُولٰٓئِکَ ھُمُ الْفٰسِقُوْنَ (سورہ النور ۲۴/۵۵) یعنی خدا و رسول کے گنا ہگار۔ امیرالمومنین علیہ السلام نے فرمایا جو مجھے رابع الخلفاء نہ کہے اس پر اللہ کی لعنت۔ امام جعفر صادقؑ سے مروی ہے کہ بروز قیامت ایک منادی ندا دے گا کہاں ہے اللہ کے خلیفہ اس کی زمین پر داؤد کھڑے ہوں گے آواز آئے گی تم مراد نہیں ہو تب امیرالمومنین کھڑے ہوں گے۔ پھر ایک آواز آئے گی اے اہل محشر یہ علی ابن ابی طالب اللہ کے خلیفہ ہیں۔ اس کی زمین پر اور اس کی حجت ہیں اس کے بندوں پر اور دنیا میں جو ان کی رسی سے متعلق رہا آج اس کے نور سے لوگ ضیا پائیں گے۔

کتاب ابوبکر ابن مردویہ اور محمد سمعانی میں ابن مسعود سے مروی ہے کہ میں خدمت رسول میں حاضر ہوا تو آپ کو گہرے سانس لیتے ہوئے پایا میں نے کہا یا رسول اللہ کیا حال ہے فرمایا میری موت کا وقت قریب ہے میں نے کہا پھر کس کو اپنا جانشین بنایئے۔ فرمایا بھلا کس کو میں نے کہا ابوبکر کو خاموش ہو گئے۔ پھر حضرت نے ایک سرد آہ بھری۔ میں نے عرض کی آپ حضور کو کیا

# شیخ مفید کا اقرار

## عمر بن خطابؓ کی حکومت کے زمانے میں آپ نے فیصلہ کیا اور آپ کے اسی قسم کے واقعات اور فیصلے عثمان بن عفانؓ کی حکومت کے زمانے کے ہیں

تزکرۃ الاطہار ۱۳۳

... کے اخبار میں ان واقعات کے متعلق ہیں کہ عمر بن خطاب
کی حکومت کے زمانہ میں آپ نے فیصلہ کیا اور آپ کے اسی قسم کے واقعات اور فیصلے عثمان بن عفان کی حکومت کے زمانے کے ہیں

فیصلے

(زمانہ حکومت عثمان)

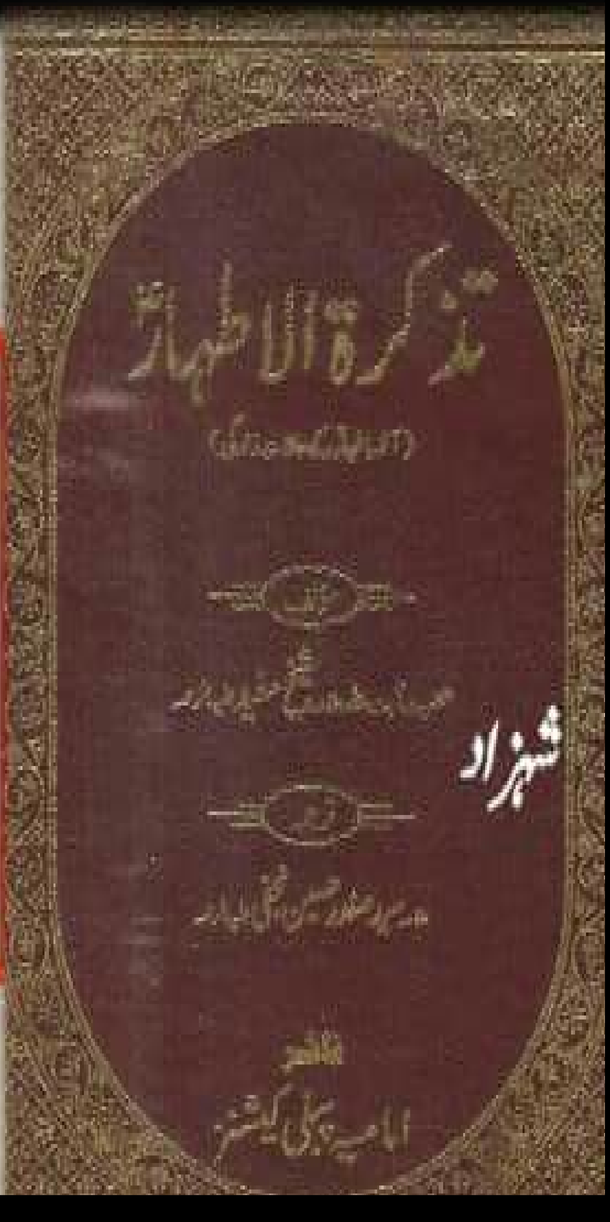

# حضرت عمرؓ کے دور میں حضرت علیؓ کے مشورے اور فیصلے

امیر المومنین نے فرمایا قدامہ اس آیات کا اہل نہیں ہے اور نا ہی وہ شخص جو کہ خدا کے حرام شدہ کو بجالانے کی طرف گامزن ہو بے شک جو ایمان لے آئے اور انہوں نے نیک عمل کیے تو وہ حرام کو حلال نہیں سمجھتے بس قدامہ کو واپس لاؤ اگر تو وہ اس بات سے جو اس نے کہی ہے توبہ کرے تو اس پر حد جاری کرو اگر نا کرے تو اس کو قتل کر دو کیونکہ وہ دین و مذہب سے خارج ہو گیا ہے پس عمرؓ اس سے بیدار ہوا اور قدامہ کو بھی خبر پہنچ گئی تو اس نے اظہار توبہ کیا اور گناہ سے رک گیا عمرؓ نے اس سے قتل تو دور کر دیا لیکن اسے یہ معلوم نہیں تھا کہ کس طرح اس پر حد جاری کرے تو امیر المومنین سے کہا مجھے حد کے سلسلہ میں مشورہ دیں تو آپ نے فرمایا اسے اسی کوڑے لگاؤ کیونکہ شراب پینے والا اسے پی لے تو وہ مست ہو جاتا ہے اور جب مست ہو تو بیہودہ باتیں کرتا ہے اور جب بیہودگی کرے تو افترا و بہتان گھڑتا ہے پس عمرؓ نے اس کو اسی کوڑے لگائے اور آنحضرت ﷺ کے فرمان کی طرف رجوع کر لیا

## تزکرۃ الاطہار ۱۲۸ تا ۱۲۹

### فیصلے

### (زمانہ حکومت عمرؓ)

ان فیصلوں کا ذکر جو عمر بن خطاب کی حکومت کے زمانے کے دوران بیان ہوئے ہیں ان میں سے ایک وہ ہے جو سنی و شیعہ کی روایات میں قدامہ بن مظعون کے واقعے میں آیا ہے کہ اس نے شراب پی لی تو عمر نے چاہا کہ اس پر حد جاری کرے تو قدامہ کہنے لگا کہ مجھ پر حد واجب نہیں ہے کیونکہ خدا فرماتا ہے کہ

"لیس علی الذین آمنوا وعملوا الصالحات جناح فیما طعموا اذا ما اتقوا و آمنوا وعملوا الصالحات"

"نہیں ہے ان لوگوں پر جو ایمان لے آئے اور انہوں نے اچھے عمل کیے کوئی حرج اس میں جو وہ کھائیں جب وہ تقویٰ اختیار کریں اور ایمان لے آئیں اور نیک عمل کریں" تو عمر نے اس سے حد روک لی جب یہ خبر امیر المومنین کو ملی تو آپ چلتے ہوئے عمر کے پاس آئے اور آپ نے فرمایا کہ تو نے قدامہ پر شراب پینے میں حد کیوں چھوڑ دی تو عمر نے کہا کہ اس نے میرے سامنے یہ آیت پڑھی تھی اور عمر نے وہ آیت پڑھ دی تو امیر المومنینؑ نے فرمایا کہ قدامہ اس آیت کا اہل نہیں ہے اور نہ

۱۲۹

ہی وہ شخص جو کہ خدا کے حرام شدہ کو بجالانے کی طرف گامزن ہو۔

بے شک جو ایمان لے آئے اور انہوں نے نیک عمل کیے تو وہ حرام کو حلال نہیں سمجھتے پس قدامہ کو واپس لاؤ اگر تو وہ اس بات سے جو اس نے کہی ہے توبہ کرے تو اس پر حد جاری کرو اور اگر نہ کرے تو اس کو قتل کر دو کیونکہ وہ دین و مذہب سے خارج ہو گیا ہے پس عمر اس سے بیدار ہوا اور قدامہ کو بھی خبر پہنچ گئی تو اس نے اظہار توبہ کیا اور گناہ سے رک گیا تو عمر نے اس سے قتل تو دور کر دیا لیکن اسے یہ معلوم نہیں تھا کہ کس طرح اس پر حد جاری کرے تو امیر المومنینؑ سے کہا کہ مجھے حد کے سلسلہ میں مشورہ دیں تو آپ نے فرمایا کہ اسے اسی کوڑے لگاؤ کیونکہ شراب پینے والا جب اسے پی لے تو وہ مست ہو جاتا ہے اور جب مست ہو تو بیہودہ باتیں کرتا ہے اور جب بیہودگی کرے تو افترا و بہتان گھڑتا ہے پس عمر نے اسی کوڑے لگائے اور آنحضرتؐ کے فرمان کی طرف رجوع کیا۔

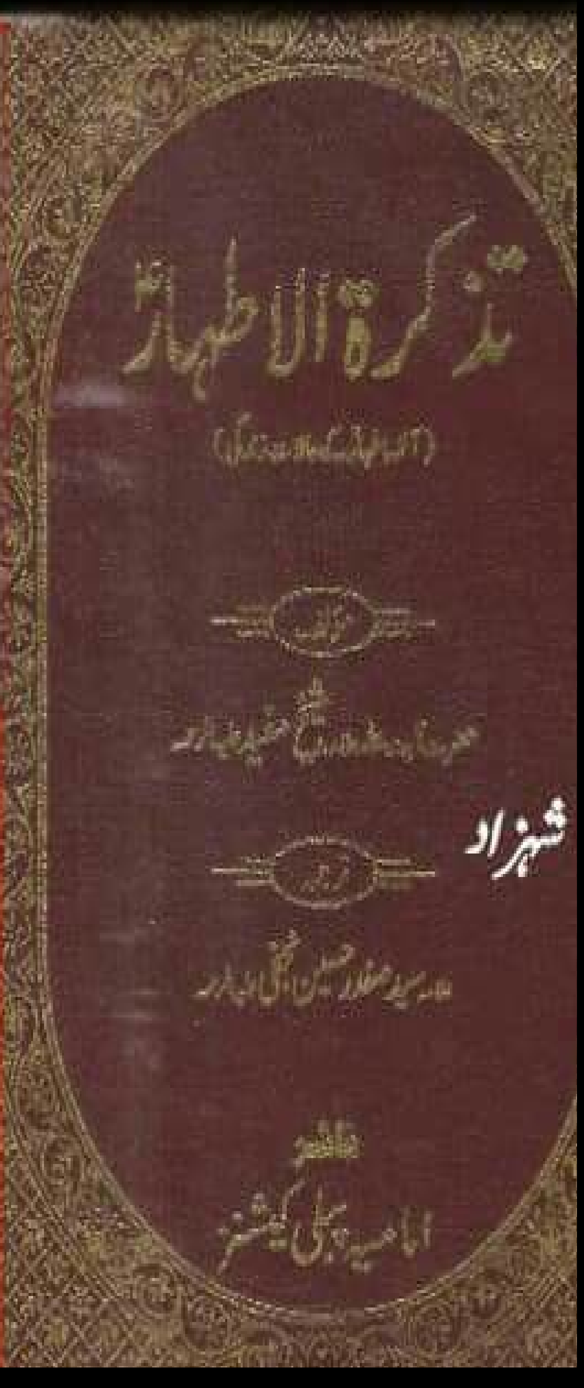

# عقلمند شیعوں سے سوال؟!

بقول شیعہ رافضہ کے کہ عمر رضی اللہ عنہ نے علی رضی اللہ عنہ کے گھر کا دروازہ جلایا اور فاطمہ رضی اللہ عنہ کو بھی مارا تو ہمارا عقلمند شیعوں سے سوال ہے کہ علی رضی اللہ عنہ نے دفاع کیوں نہیں کیا؟ کیونکہ اہل وعیال کو بچاتے ہوئے قتل ہونا شہادت ہے

**ابی عبداللہ علیہ السلام نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:**
**جو شخص اپنے اہل وعیال کو بچاتے ہوئے قتل ہوا وہ شہید ہے**

**تہذیب الأحکام - الشیخ الطوسی - ج ٦ - الصفحہ ١٥٧**

72 - باب قتال المحارب واللص (278) 1 - محمد بن أحمد بن يحيى عن بنان بن محمد عن أبيه عن ابن المغيرة عن السكوني عن جعفر عن أبيه عن علي (عليه السلام) انه اتاه رجل فقال:

يا أمير المؤمنين ان لصا دخل على امرأتي فسرق حليها فقال علي (عليه السلام): اما انه لو دخل على ابن صفية ما رضي بذلك حتى يعممه بالسيف.

(279) 2 - عنه عن أبي جعفر عن أبيه عن وهب عن جعفر عن أبيه (عليهما السلام) أنه قال: إذا دخل عليك رجل يريد أهلك وما لك فابدأه بالضربة ان استطعت، فان اللص محارب لله ولرسوله (صلى الله عليه وآله) فما تبعك منه من شئ فهو علي.

(280) 3 - عنه عن بنان بن محمد عن أبيه عن ابن المغيرة عن السكوني عن جعفر عن أبيه (عليهما السلام) قال: ان الله ليمقت العبد يدخل عليه في بيته فلا يقاتل.

(281) 4 - عنه عن العباس بن معروف عن الحسن بن محبوب عن علي بن رئاب عن ضريس عن أبي جعفر (عليه السلام) قال: من حمل السلاح بالليل فهو محارب إلا أن يكون رجلا ليس من أهل الريبة.

(282) 5 - أحمد بن أبي عبد الله عن علي بن محمد عن إبراهيم بن محمد الثقفي عن علي بن المعلى عن جعفر بن محمد بن الصباح عن محمد بن زياد صاحب السابري البجلي عن أبي عبد الله (عليه السلام) قال: قال رسول الله (صلى الله عليه وآله): من قتل دون عياله فهو شهيد.

---

٢٧٨ - ٢٨٠ - الكافي ج ١ ص ٣٤١ والثاني بتفاوت - ٢٨١ - الكافي ج ١ ص ٣٠٧ الفقيه ج ٤ ص ٤٨



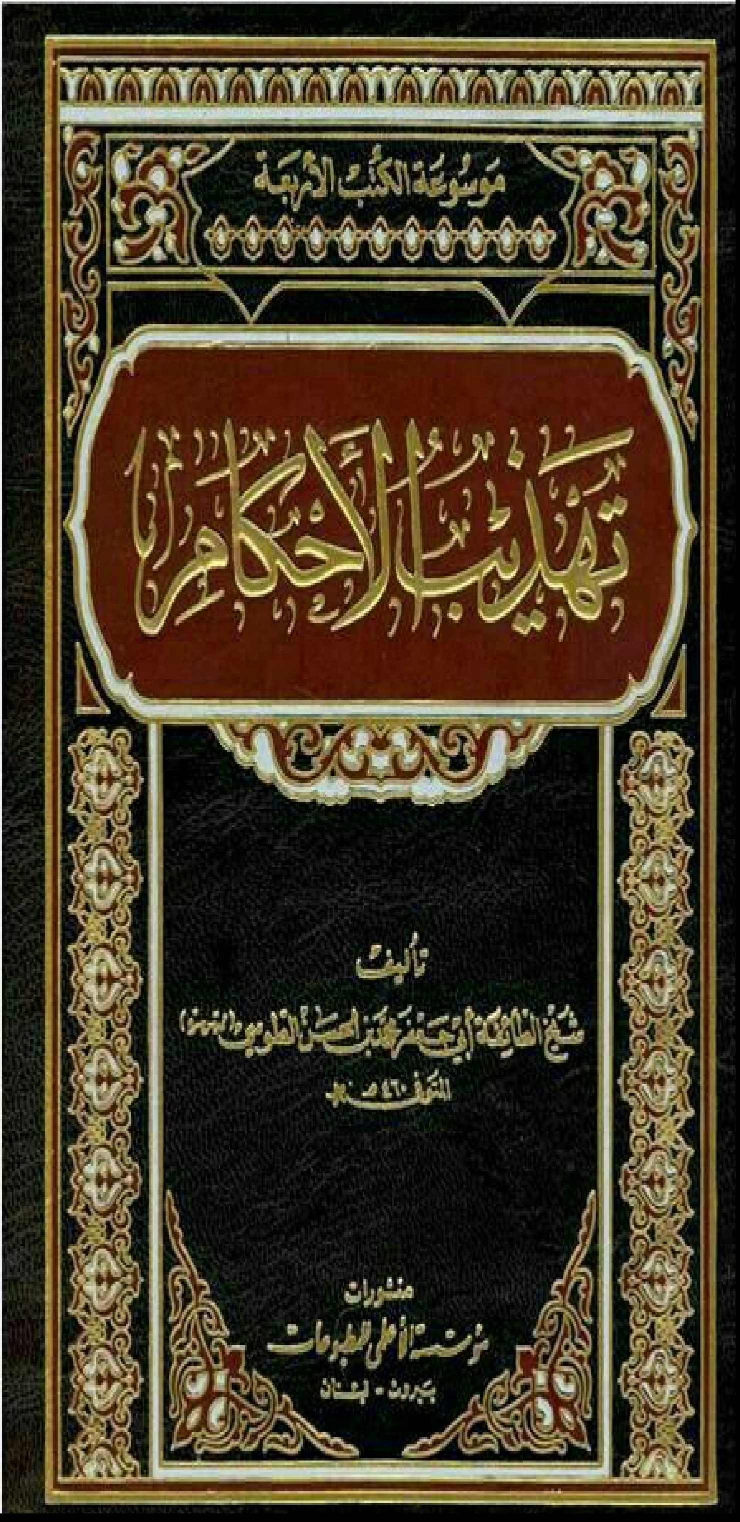

## اهل البیت کے گھر کے دروازے لکڑی کے نہیں تھے

بقول علی رضی اللہ عنہ کے:

ہم اہل البیت محمد ﷺ کے نہ تو گھروں کی چھتیں ہوتیں ہیں اور نہ ہی دروازے سوائے اس کے جو جرائد (کھجور کے پتے سے بنا ہوا) یا اس سے مشابہ بنے ہوئے ہوں

شیعہ کتاب: بحار الانوار - العلامۃ المجلسی - ج ۳۸ - الصفحۃ ۱۷۵

عقلمند شیعوں سے سوال؟

ہمیشہ شیعہ علی رضی اللہ عنہ کو بزدل ثابت کرنے کی کوشش کرتے ہیں کہ عمر رضی اللہ عنہ نے گھر کا دروازہ جلایا اور دروازہ وزنی تھا جس میں کیل لگے ہوئے تھے اور وہ کیل فاطمہ رضی اللہ عنہا کو لگے اور حمل بھی گر گیا **تو جب دروازہ ہی لکڑی کا نہیں تھا تو یہ پھر جھوٹ کیسا؟؟؟**

ج۳۸ — الباب ٦٢ : فيما امتحن الله به أمير المؤمنين عليه السلام — ـ١٧٥ـ

جماعة من خواصّ أصحاب محمّد صلى الله عليه وآله أعرفهم بالنصح لله ولرسوله ولكتابه و دينه الإسلام يأتوني عوداً وبدءً (١) وعلانية وسرّاً فيدعوني إلى أخذ حقّي ، ويبذلون أنفسهم في نصرتي ليؤدّوا إليّ بذلك بيعتي في أعناقهم ، فأقول : رويداً وصبراً قليلاً لعلّ الله يأتيني بذلك عفواً بلا منازعة ولا إراقة الدماء ، فقد ارتاب كثير من الناس بعد وفاة النبيّ صلى الله عليه وآله وطمع في الأمر بعده من ليس له بأهل ، فقال كلّ قوم : منّا أمير ! وما طمع القائلون في ذلك إلّا لتناول غيري الأمر ، فلمّا دنت وفاة القائم (٢) وانقضت أيّامه صيّر الأمر بعده لصاحبه فكانت هذه أخت أختها ، ومحلّها منّي مثل محلّها ، وأخذامنّي ماجعله الله لي ، فاجتمع إليّ من أصحاب محمّد صلى الله عليه وآله من مضى رحمه الله ومن بقي (٣) ممّن أخّره الله من اجتمع فقالوا لي فيها مثل الّذي قالوا في أختها ، فلم يعد قولي الثاني قولي الأوّل صبراً و احتساباً و يقيناً وإشفاقاً من أن تفنى عصبة تألّفهم رسول الله صلى الله عليه وآله باللّين مرّة و بالشدّة أخرى و بالبذل مرّة (٤) وبالسيف أخرى ، حتّى لقد كان من تألّفه لهم أن كان الناس في الكرّ و الفرار (٥) والشبع والريّ واللّباس والوطاء والدثار (٦) . ونحن أهل بيت محمّد صلى الله عليه وآله لا سقوف لبيوتنا ولا أبواب ولا ستور إلّا الجرائد وما أشبهها ، ولا وطاء لنا ولادثار علينا [و] يتداول الثوب الواحد في الصلاة أكثرنا ، و نطوي (٧) اللّيالي و الأيّام جوعاً عامّتنا ، وربّما أتانا الشيء ممّا أفاءه الله علينا وصيّره لنا خاصّة دون غيرنا ونحن على ماوصفت من حالنا فيؤثر به رسول الله صلى الله عليه وآله أرباب النعم والأموال تألّفاً منه لهم ، فكنت أحقّ من لم يفرّق هذه العصبة الّتي ألّفها رسول الله صلى الله عليه وآله ولم يحملها على الخطّة (٨) الّتي لاخلاص لها منها

(١) يقال : رجع عوداً على بدء أي لم يتم ذهابه حتى وصله برجوعه .
(٢) أي القائم بعد رسول الله صلى الله عليه و آله .
(٣) في المصدر : ممن مضى ومن بقي إه .
(٤) « : وبالتلو مرة .
(٥) الظاهر « والفر » كما يأتي في البيان .
(٦) الوطاء ، بكسر الواو وفتحها ـ خلاف الغطاء أي مافترشه . والدثار : الثوب الذي يستدفأ به من فوق الشعار ، مايتغطى به النائم .
(٧) في المصدر : ونطوي .

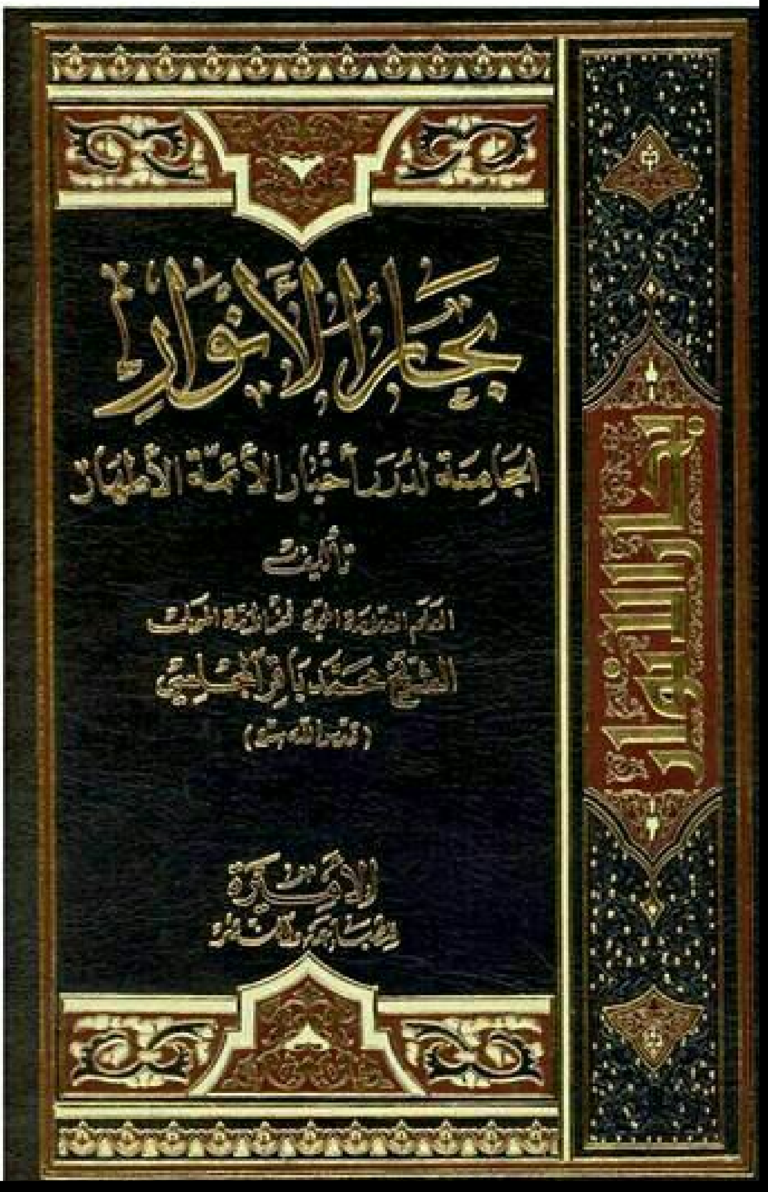

## کیا یہ صحیح ہے کہ حضرت علیؓ اور حضورؐ کے چچا حضرت عباسؓ حضرت ابو بکرؓ اور حضرت عمرؓ کی خلافت کو جھوٹ دھوکے خیانت گناہ اور پیمان شکنی پر استوار جانتے تھے

پہلی بات یہ کہ یہاں حضرت عمرؓ کا مقصد معاملہ **فدک** ہے کہ تم لوگ سمجھتے ہو کہ ہم نے تمہارے اس ملکیت میں خیانت کی یہاں **خلافت** کا سرے سے زکر ہی نہیں ہے اور نہ ہی سیدنا فاروق کا مقصد خلافت ہے۔



ثُمَّ يَجْعَلُ مَا بَقِيَ أُسْوَةَ الْمَالِ ثُمَّ قَالَ
أَنْشُدُكُمْ بِاللَّهِ الَّذِي بِإِذْنِهِ تَقُومُ السَّمَاءُ
وَالأَرْضُ أَتَعْلَمُونَ ذَلِكَ قَالُوا نَعَمْ ثُمَّ نَشَدَ
عَبَّاسًا وَعَلِيًّا بِمِثْلِ مَا نَشَدَ بِهِ الْقَوْمَ أَتَعْلَمَانِ
ذَلِكَ قَالاَ نَعَمْ قَالَ فَلَمَّا تُوُفِّيَ رَسُولُ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَبُو بَكْرٍ أَنَا وَلِيُّ
رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَجِئْتُمَا
تَطْلُبُ مِيرَاثَكَ مِنِ ابْنِ أَخِيكَ وَيَطْلُبُ هَذَا
مِيرَاثَ امْرَأَتِهِ مِنْ أَبِيهَا فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ قَالَ
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ (( مَا
نُورَثُ مَا تَرَكْنَاهُ صَدَقَةٌ )) فَرَأَيْتُمَاهُ كَاذِبًا
آثِمًا غَادِرًا خَائِنًا وَاللَّهُ يَعْلَمُ إِنَّهُ لَصَادِقٌ بَارٌّ
رَاشِدٌ تَابِعٌ لِلْحَقِّ ثُمَّ تُوُفِّيَ أَبُو بَكْرٍ وَأَنَا وَلِيُّ
رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَوَلِيُّ أَبِي
بَكْرٍ فَرَأَيْتُمَانِي كَاذِبًا آثِمًا غَادِرًا خَائِنًا وَاللَّهُ
يَعْلَمُ إِنِّي لَصَادِقٌ بَارٌّ رَاشِدٌ تَابِعٌ لِلْحَقِّ
فَوَلِيتُهَا ثُمَّ جِئْتَنِي أَنْتَ وَهَذَا وَأَنْتُمَا جَمِيعٌ
وَأَمْرُكُمَا وَاحِدٌ فَقُلْتُمَا ادْفَعْهَا إِلَيْنَا فَقُلْتُ إِنْ
شِئْتُمْ دَفَعْتُهَا إِلَيْكُمَا عَلَى أَنَّ عَلَيْكُمَا عَهْدَ
اللَّهِ أَنْ تَعْمَلاَ فِيهَا بِالَّذِي كَانَ يَعْمَلُ رَسُولُ

خرچ نکال لیتے اور جو بچ رہتا وہ بیت المال میں شریک ہوتا۔ حضرت عمرؓ نے کہا میں تم کو قسم دیتا ہوں اس اللہ تعالیٰ کی جس کے حکم سے زمین اور آسمان قائم ہیں تم یہ سب جانتے ہو یا نہیں؟ انہوں نے کہا ہاں جانتے ہیں۔ پھر قسم دی عباسؓ اور علیؓ کو ایسی ہی انہوں نے بھی یہی کہا۔ پھر حضرت عمرؓ نے کہا جب رسول اللہ کی وفات ہوئی تو حضرت ابو بکر صدیقؓ نے کہا میں ولی ہوں جناب رسول اللہ کا تو تم دونوں اپنا ترکہ مانگتے آئے عباسؓ تو اپنے بھتیجے کا ترکہ مانگتے تھے (یعنی رسول اللہؐ عباسؓ کے بھائی کے بیٹے تھے) اور حضرت علی کرم اللہ وجہہ اپنی بی بی کا حصہ ان کے باپ کے مال سے چاہتے تھے (یعنی حضرت فاطمہ زہراؓ کا جو بی بی تھیں حضرت علیؓ کی اور بیٹی تھیں حضرت رسول اللہ کی) ابو بکرؓ نے یہ جواب دیا کہ رسول اللہؐ نے فرمایا ہے ہمارے مال کا کوئی وارث نہیں ہوتا جو ہم چھوڑ جاویں وہ صدقہ ہے تم نے ان کو جھوٹا گنہگار دغا باز چور سمجھا اور اللہ تعالیٰ جانتا ہے کہ وہ سچے نیک ہدایت پر تھے حق کے تابع تھے پھر حضرت ابو بکر صدیق کی وفات ہوئی اور میں ولی ہوا رسول اللہ کا اور ابو بکر کا تم نے مجھ کو بھی جھوٹا گنہگار دغا باز چور سمجھا اور اللہ تعالیٰ جانتا ہے کہ میں سچا ہوں' نیک ہوں' ہدایت پر ہوں' حق کا تابع ہوں میں اس مال کا بھی ولی رہا پھر تم دونوں میرے پاس آئے اور تم دونوں ایک ہو اور تمہارا امر بھی ایک ہے (یعنی اگرچہ تم ظاہر میں دو شخص ہو مگر اس لحاظ سے کہ قرابت رسول دونوں

ف: یہاں بھی وہی جھگڑا ہے جو اوپر حضرت عباسؓ کے قول کی گزری جو انہوں نے حضرت علیؓ کے لیے کہا تھا یعنی وہ انتظام کرنا چاہتے ہوں گے جو جناب رسول اللہ کرتے تھے۔ اب دیکھنا چاہیے کہ شیعہ جو حضرت ابو بکر صدیق اور حضرت عمرؓ پر طعن کرتے ہیں کہ انہوں نے باغ فدک وغیرہ میں حضرت فاطمہ زہراؓ کا حق نہ دیا اور اس کو دبا کر کھا لیا طعن کس قدر نامعقول ہے کیونکہ حضرت ابو بکرؓ نے جو حدیث حضرتؐ سے سنی تھی اس کے خلاف کیسے عمل کر سکتے تھے؟ البتہ اگر حضرت ابو بکر صدیق اس مال کو خود کھا جاتے یا اپنے تصرف میں لاتے اور حضرتؐ کے گھر بار پر صرف نہ کرتے تو بھی طعن کا موقع ہوتا اور اتنی عقل ان کو نہیں آتی کہ حضرت ابو بکر صدیق کو اور مدینہ اور یمن اور طائف اور خیبر اور نجد اور شام کے حاکم ہو چکے تھے جو لاکھوں کروڑوں روپیہ کا محاصل کا ملک تھا اور جس کی سلطنت اتنی وسیع تھی اور وہ اس میں رتی برابر بے ایمانی نہ

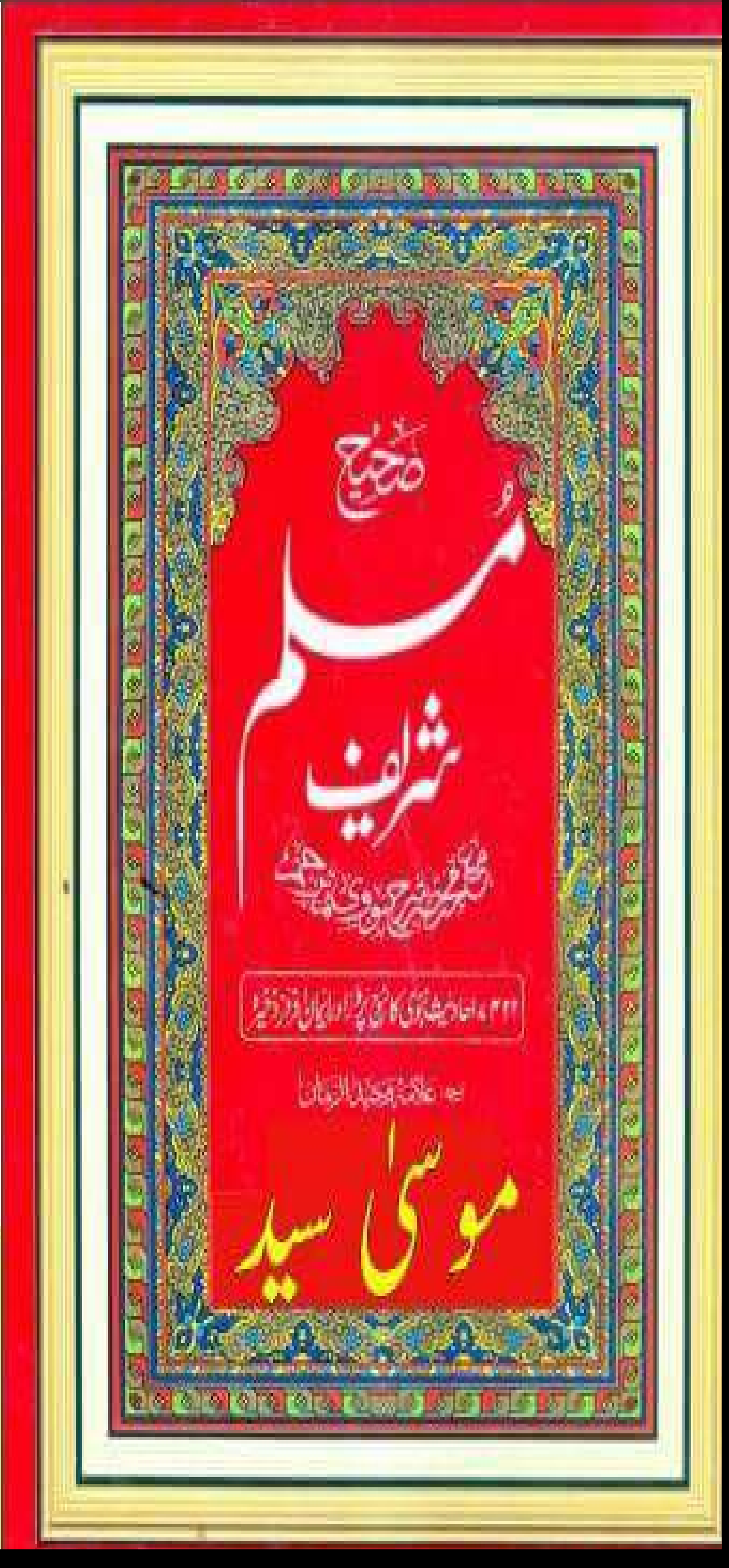

# حضرت علیؑ حضرت ابو بکرؓ و حضرت عمرؓ سے راضی تھے، شیعہ عالم نوبختی

رضى، مبرأ من الآفات والعاهات في الدين والنسب والمولد، يُؤْمَن منه العمد والخطأ والزلل، منصوص عليه من الإمام الذي قبله، مشار إليه بعينه واسمه، الموالي له مؤمن ناج، والمعادي له كافر هالك، والمتخذ دونه وليجة ضالٌ مشرك، وأن الإمامة جارية في عقبه ما اتصلت أمور الله وأمره ونهيه [ولزم العباد التكليف] فلم تزل هذه الفرقة ثابتة [قائمة لازمة لإمامته وولايته] على ما ذكرنا ووصفنا [إلى أن] قُتل عليٌّ عليه السلام في شهر رمضان، ضربه عبد الرحمن بن ملجم المرادي[1] لعنه الله، ليلة تسع عشرة، وتوفي في ليلة الأحد إحدى وعشرين سنة أربعين من الهجرة، وهو ابن ثلاث وستين سنة، فكانت إمامته ثلاثين سنة، وخلافته أربع سنين وتسعة أشهر، وأمه فاطمة بنت أسد بن هاشم بن عبد مناف رضي الله عنهما، وهو أول هاشمي ولد بين هاشميين [وروى بعض الرواة عن جعفر بن محمد وغيره أنه قتل وهو ابن خمس وستين سنة، وهو أصح القولين وأبينهما].

٥٠ – وفرقة قالت: إن علياً كان أولى الناس بعد رسول الله صلى الله عليه وآله بالناس لفضله وسابقته [وقرابته] وعلمه، وهو أفضل الناس كلهم بعده، وأشجعهم وأسخاهم وأورعهم وأزهدهم [وأعلمهم]، وأجازوا مع ذلك خلافة أبي بكر وعمر، [ورأوهما] أهلا لذلك المكان والمقام، [واحتجوا في ذلك بأن زعموا] أن عليا عليه السلام سلّم لهما الأمر ورضي بذلك، وبايعهما طائعا غير مكره، وترك حقه لهما، فنحن راضون كما رضي [المسلمون] له، لايحل لنا غير ذلك، ولايسع منا أحد إلا ذلك، وأن ولاية أبي بكر صارت رشدا وهدى، لتسليم عليٍّ ورضاه، ولولا رضاه وتسليمه لكان أبو بكر مخطئا ضالاً هالكاً، وهم أوائل البترية[2].

٥١ – وخرجت من هذه الفرقة فرقة قالت: إن علياً عليه السلام أفضل الناس [بعد رسول الله صلى الله عليه وآله] لقرابته وسابقته وعلمه، ولكن كان جائزاً للناس أن يولّوا عليهم غيره إذا كان الوالي الذي يولونه مجزئاً، أحبّ [عليٌّ] ذلك أم كرهه، فولاية الوالي الذي ولّوا

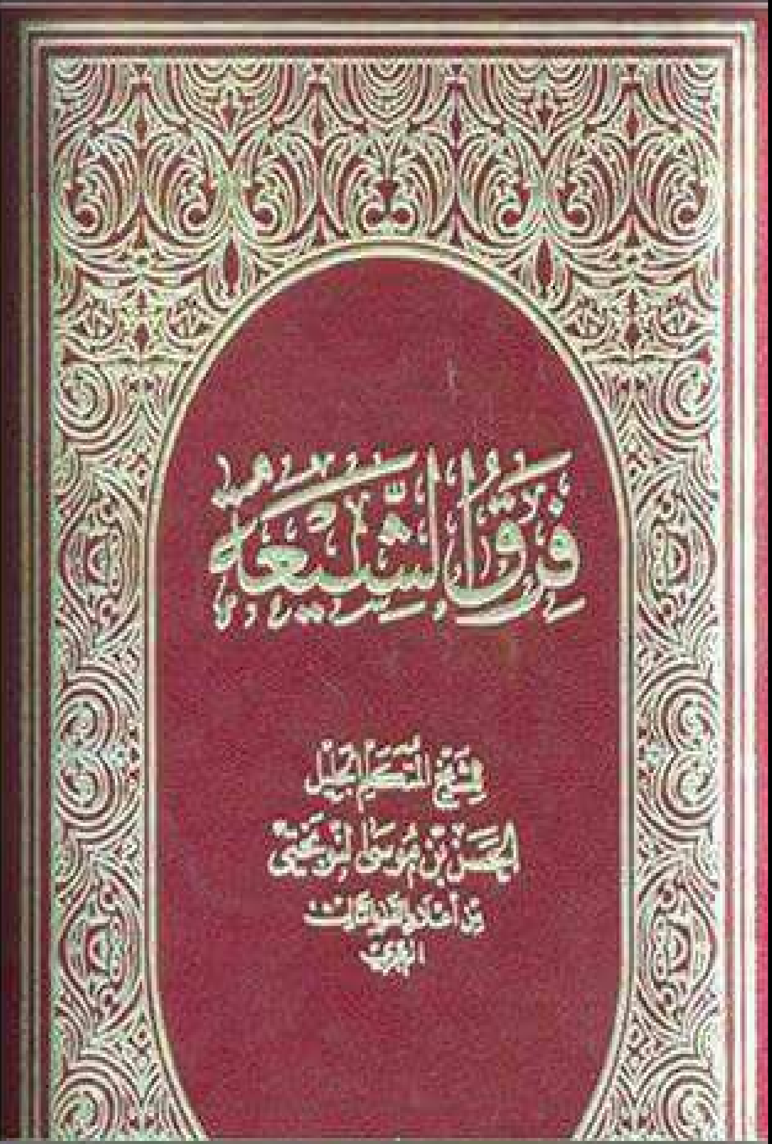


علیؑ نے ان (یعنی ابو بکرؓ، عمرؓ و عثمانؓ) کی خلافت کو تسلیم کر لیا تھا اور اس پر راضی ہو گئے تھے،
اور بغیر کسی جبر کے ان کی بیعت کر کے فرماں برداری کی اور ان کے حق میں دستبردار ہو گئے تھے،
پس ہم بھی اس پر راضی ہیں جیسے وہ راضی تھے۔
اب ہمارے لئے یہ حلال نہیں کہ ہم اس کے علاوہ کچھ اور کہیں، اور ہم میں سے کوئی اس کے علاوہ کچھ اور کہے۔
اور یہ کہ علیؑ کی تسلیم (تسلیم کرنے) اور راضی ہونے کی وجہ سے ابو بکرؓ کی ولایت راشدہ اور ہادیہ بن گئی۔

"فرق الشیعہ از میرزا نوبختی، صفحہ: ۳۰"

# شیخین ہدایت کے امام ہیں ان کی پیروی میں ہدایت ہے (فرمان حضرت علیؓ)

علی بن حسین کہتے ہیں کہ بنی ہاشم کے ایک نوجوان نے حضرت علیؓ سے جنگ صفین سے واپسی پر پوچھا میں نے آپ کو خطبہ میں یہ کہتے سنا ہے اے اللہ! ہماری اسی طرح اصلاح فرما جس طرح تو نے خلفاء راشدین کی اصلاح فرمائی میں نے پوچھا وہ کون لوگ ہیں یہ سن کر حضرت علیؓ کی انکھوں میں آنسو اُمڈ آئے پھر فرمایا وہ ابو بکرؓ اور عمرؓ ہیں۔ ہدایت کے امام اسلام کے بزرگ اور حضورؐ کے بعد لوگوں کے مقتداء اور پیشوا جس نے ان کی اتباع کی اسے صراط مستقیم مل گیا جس نے ان کی اقتداء کی وہ ہدایت پا گیا اور جس نے اس تمسک کیا وہ اللہ کا گروہ ہوا اور اللہ ہی کی جماعت کو کامیابی ہے

کنز العمال جلد ۱۳ ص ۱۱

عز وجل يوم القيامة مع محمد صلى الله عليه وسلم، ولقد سألهما موسى فأعطيهما محمد صلى الله عليه وسلم (ابن المنذر وابن حاتم وحسنه في فضائل الصحابة والدينوري وأبو طالب العشاري في فضائل الصديق وابن مردويه).

36107 عن علي بن حسين قال: قال فتى من بني هاشم لعلي ابن أبي طالب حين انصرف من صفين: سمعتك تخطب يا أمير المؤمنين في الجمعة تقول: اللهم! أصلحنا بما أصلحت به الخلفاء الراشدين، فمن هم؟ فاغر ورقت عيناه ثم قال: أبو بكر وعمر إماما الهدى وشيخا الاسلام والمهتدى بهما بعد رسول الله صلى الله عليه وسلم، من اتبعهما هدي إلى صراط مستقيم، ومن اقتدى بهما يرشد، ومن تمسك بهما فهو من حزب الله، وحزب الله هم المفلحون (اللالكائي وأبو طالب العشاري في فضائل الصديق ونصر في الحجة).

36108 عن جابر قال: قال رسول الله صلى الله عليه وسلم: يطلع من تحت هذا الصور رجل من أهل الجنة، فطلع أبو بكر فهنأناه بما قال رسول الله صلى الله عليه وسلم، ثم قال رسول الله صلى الله عليه وسلم: يطلع من تحت هذا الصور رجل من أهل الجنة، فطلع عمر فهنأناه بما قال رسول الله صلى الله عليه وسلم، ثم قال رسول الله صلى الله عليه وسلم: يطلع من تحت هذا الصور رجل من أهل الجنة ثم قال: اللهم! إن شئت جعلته عليا، فطلع عمر (ابن النجار).



محمد عمیر
حنفی دیوبندی

36107 عن علي بن حسين قال: قال فتى من بني هاشم لعلي ابن أبي طالب حين انصرف من صفين: سمعتك تخطب يا أمير المؤمنين في الجمعة تقول: اللهم! أصلحنا بما أصلحت به الخلفاء الراشدين، فمن هم؟ فاغر ورقت عيناه ثم قال: أبو بكر وعمر إماما الهدى وشيخا الاسلام والمهتدى بهما بعد رسول الله صلى الله عليه وسلم، من اتبعهما هدي إلى صراط مستقيم، ومن اقتدى بهما يرشد، ومن تمسك بهما فهو من حزب الله، وحزب الله هم المفلحون (اللالكائي وأبو طالب العشاري في فضائل الصديق ونصر في الحجة).

# شیخین مجھ سے پہلے جنت میں جائیں گے (فرمانِ حضرت علیؓ)

عبد خیر راوی کہتا ہے کہ میں نے حضرت علیؓ سے پوچھا حضورؐ کے بعد سب سے پہلے جنت میں کون داخل ہو گا حضرت علیؓ نے فرمایا۔ حضرت ابو بکرؓ اور حضرت عمرؓ میں نے کہا اے امیر المومنین! آپ سے بھی پہلے فرمانے لگے اس خدا کی قسم! جس نے روح کو پیدا کیا وہ دونوں جنت کے پھل کھا رہے ہوں گے اس پانی سے سیر اب ہو رہے ہوں گے اور اس میں تکیہ لگا کر آرام کر رہے ہوں گے اور میں حساب و کتاب کے بارے میں غم زدہ اور پریشان کھڑا ہوں گا

**کنز العمال جلد ۱۳ ص ۹**

36100 عن عبد خير قال: قلت لعلي بن أبي طالب: من أول الناس دخولا الجنة بعد رسول الله صلى الله عليه وسلم؟ قال: أبو بكر وعمر، قلت: يا أمير المؤمنين! يدخلانها قبلك؟ قال: أي والذي فلق الحبة وبرأ النسمة! إنهما ليأكلان من ثمارها ويرويان من مائها ويتكئان على فراشها وأنا موقوف مغموم مهموم بالحساب، وإن أول من يتقدم إلى الرب في الخصومة أنا ومعاوية (العشاري والإصبهاني في الحجة، كر).

36101 عن علي قال: من أحب أبا بكر قام يوم القيامة مع أبي بكر وصار معه حيث يصير، ومن أحب عمر كان مع عمر حيث يصير، ومن أحب عثمان كان مع عثمان فمن أحب هؤلاء كان معهم في الجنة (العشاري).

لى أبو

ى أبي

لخيص

ن أبي

ى لكم

ه جلدا

(٦)

36100 عن عبد خير قال: قلت لعلي بن أبي طالب: من أول الناس دخولا الجنة بعد رسول الله صلى الله عليه وسلم؟ قال: أبو بكر وعمر، قلت: يا أمير المؤمنين! يدخلانها قبلك؟ قال: أي والذي فلق الحبة وبرأ النسمة! إنهما ليأكلان من ثمارها ويرويان من مائها ويتكئان على فراشها وأنا موقوف مغموم مهموم بالحساب، وإن أول من يتقدم إلى الرب في

محمد عمیر حنفی دیوبندی

# ابوالدرداءؓ (صحابی) کو حضورؐ نے شیخین سے آگے چلنے سے منع فرمایا

ابوالدرداءؓ کہتے ہیں کہ میں نے حضورؐ کی زبان اقدس سے اپنے کانوں سے یہ الفاظ سُنے آپؐ مجھ دیکھ رہے تھے اور میں حضرت ابوبکرؓ اور حضرت عمرؓ کے آگے آگے چلتا جارہا تھا۔ آپؐ نے فرمایا اے ابوالدرداءؓ کیا تو ان آگے آگے چل رہا ہے جو تم سے بہتر ہیں میں نے عرض کیا حضورؐ! وہ کون ہیں فرمایا وہ ابوبکرؓ اور عمرؓ ہیں۔ انبیاءؑ اور مرسلین کے علاوہ آج تک کسی اور پر یہ سورج نہ طلوع ہوا اور نہ غروب ہوا۔ جو ان دونوں سے بہتر ہو

**کنزالعمال جلد ۱۳ ص ۱۳، ۱۲**

الافراد، كر وابن النجار).

36111 عن أبي أمامة قال: قال رسول الله صلى الله عليه وسلم: وضعت في كفة الميزان ووضعت أمتي في الكفة الأخرى فرجحت بهم، ثم وضع أبو بكر مكاني فرجح بهم، ثم وضع عمر مكانه فرجح بهم، ثم رفع الميزان (كر).

36112 عن أبي الدرداء قال: سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول من فلق (1) فيه إلى أذني وراني وأنا أمشي بين يدي أبي بكر وعمر فدعاني فقال لي: يا أبا الدرداء! أتمشي بين يدي من هو خير منك؟

(١٢)

فقلت: ومن هو يا رسول الله؟ فقال: أبو بكر وعمر، ما طلعت الشمس ولا غربت على أحد بعد النبيين والمرسلين خير من أبي بكر وعمر (كر).

36113 عن عبد الله بن أبي أوفى قال: كان لأبي بكر وعمر مع النبي صلى الله عليه وسلم مجلس هذا عن يمينه وهذا عن شماله، فإذا غابا لم يجلس ذلك المجلس أحد (كر).

36114 عن عبد العزيز بن عبد المطلب عن أبيه عن جده عبد الله بن حنطب قال: كنت جالسا عند النبي صلى الله عليه وسلم إذ طلع أبو بكر وعمر، فلما نظر إليهما قال: هذان السمع والبصر وفي لفظ: أبو بكر وعمر مني بمنزلة السمع والبصر من الرأس (أبو نعيم، كر).

36115 عن أبي هريرة قال: قال رسول الله صلى الله عليه وسلم: خير أمتي من بعدي أبو بكر وعمر لا تخبرهما يا علي (الديلمي).

36116 عن أبي هريرة قال: خرج النبي صلى الله عليه وسلم متكئا على علي ابن أبي طالب فاستقبله أبو بكر وعمر فقال له: يا علي أتحب هذين الشيخين! قال: نعم يا رسول الله! قال: أحبهما تدخل الجنة (كر).

36117 عن أبي هريرة قال: دخل رسول الله صلى الله عليه وسلم بمارية القبطية بيت حفصة ابنة عمر فوجدتها معه فعاتبته في ذلك، قال:

(١٣)

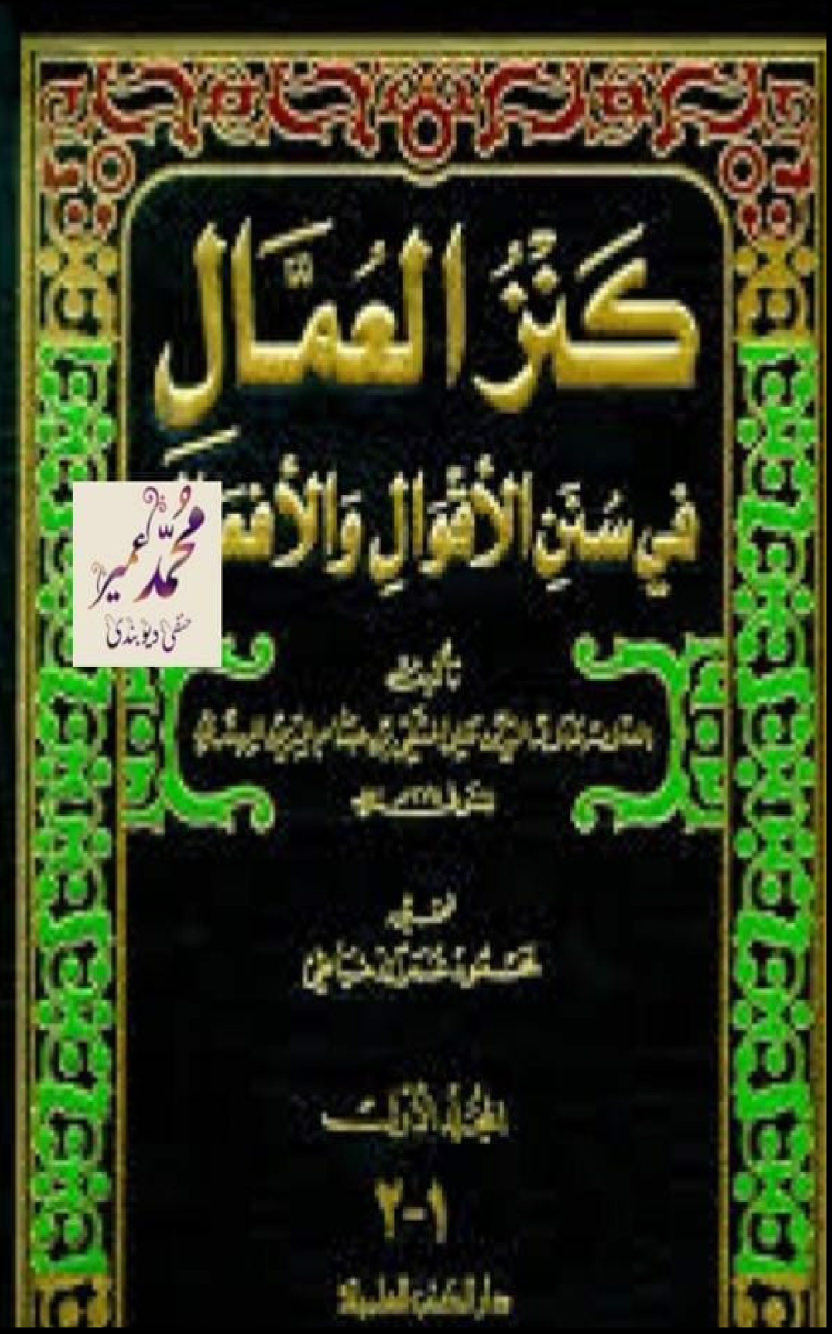

# شیخین امت میں افضل ترین ہیں (فرمان حضرت علیؓ)

حضرت علیؓ فرماتے ہیں کہ حضورؐ کے بعد اس امت میں بہترین شخص ابو بکرؓ ہیں اور اس کے بعد عمرؓ ہیں ابو البختری سے روایت ہے کہ حضرت علیؓ نے خطبہ دیا اور فرمایا آگاہ رہو حضورؐ کے بعد اس امت میں سب سے افضل ابو بکرؓ اور عمرؓ ہیں ایک شخص نے دریافت کیا اور آپ! حضرت علیؓ نے فرمایا ہم اہل بیت ہیں ہمارے مرتبہ میں کوئی پھوٹ نہیں ڈال سکتا

**کنز العمال جلد ۱۳ ص ۸، ۷**

وأبو بكر وعمر فان كنت لأظن ليجعلنك الله معهما (حم، خ (1)، م، ن، هـ وابن جرير وأبو عوانة وخشيش وابن أبي عاصم، ك).

36093 عن علي قال: خير الناس بعد رسول الله صلى الله عليه وسلم أبو بكر، وخير الناس بعد أبي بكر عمر (هـ والعدني، حل).

36094 (أيضا) عن محمد ابن الحنيفة قال: قلت لأبي:

أي الناس خير بعد رسول الله صلى الله عليه وسلم؟ قال: أبو بكر، قال قلت:

ثم من؟ قال: ثم عمر، قال، ثم خشيت أن أقول: ثم من فيقول: عثمان، فقلت: ثم أنت يا أبت؟ قال: ما أنا إلا رجل من المسلمين (خ، د وابن أبي عاصم وخشيش، حل).

36095 (أيضا) عن أبي البحتري قال: خطب علي فقال:

ألا! إن خير هذه الأمة بعد نبيها أبو بكر وعمر، فقال رجل:

وأنت يا أمير المؤمنين؟ فقال: نحن أهل البيت لا يوازينا أحد (حل).

36096 (أيضا) عن زيد بن وهب أن سويد بن غفلة دخل على علي في إمارته فقال: يا أمير المؤمنين! إني مررت بنفر يذكرون أبا بكر وعمر بغير الذي هما له أهل، فنهض إلى المنبر فقال:

والذي فلق الحبة وبرأ النسمة! لا يحبهما إلا مؤمن فاضل، ولا يبغضهما ولا يخالفهما إلا شقي مارق، فحبهما قربة وبغضهما مروق، ما بال أقوام يذكرون أخوي رسول الله صلى الله عليه وسلم ووزيريه وصاحبيه وسيدي قريش وأبوي المسلمين؟ فأنا بريء ممن يذكرهما بسوء، وعليه معاقب (حل).

36097 عن علي قال: ما أرى رجلا يسب أبا بكر وعمر تتيسر له توبة أبدا (كر).

36098 عن علي قال: خير هذه الأمة أبو بكر وعمر، ثم الله أعلم بخياركم (قط في الافراد والاصبهاني في الحجة).

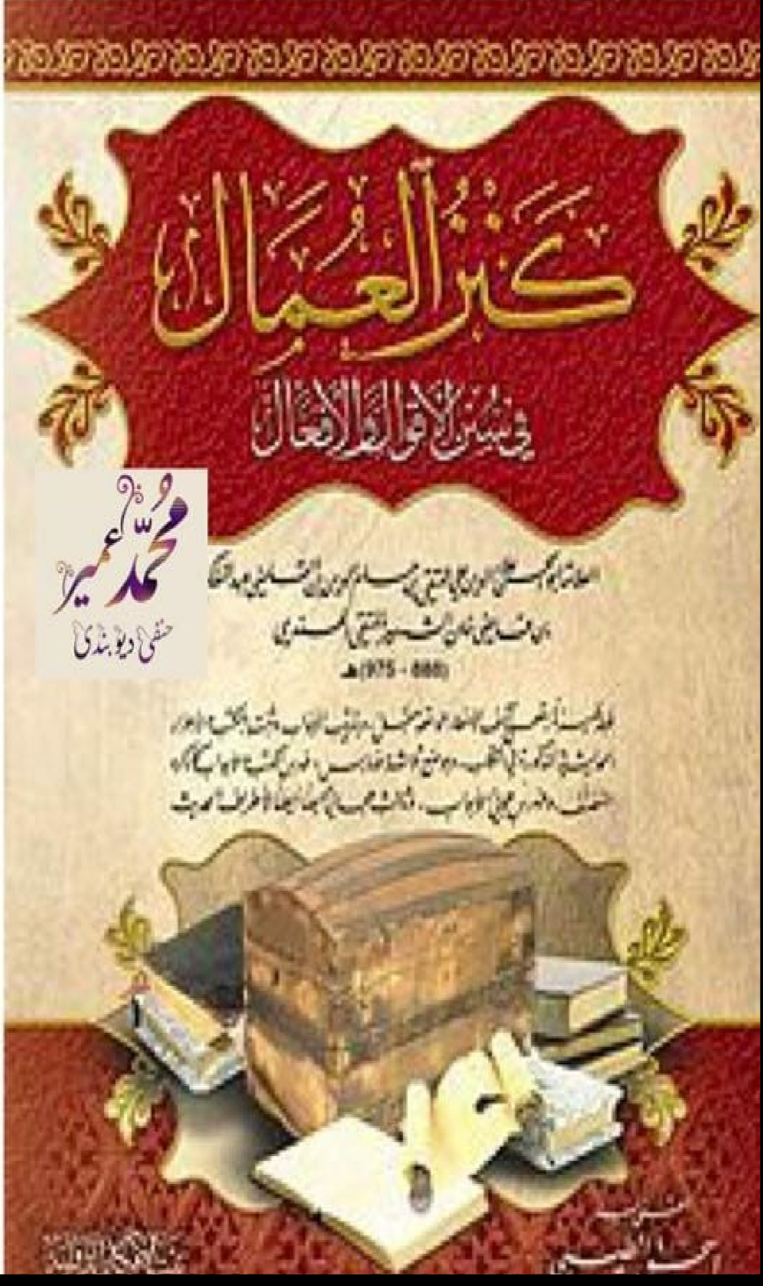


محمد عمیر
حنفی دیوبندی

# فاروق اعظمؓ کے وصال پر حضرت علیؓ نے فرمایا میں ان کا نامہ اعمال لے کر خدا کی بارگاہ میں حاضر ہونا پسند کرتا ہوں

حضرت ابن عباسؓ کہتے ہیں کہ حضرت عمرؓ کو جنازہ پر رکھا گیا لوگوں نے آپ کو کفن پہنایا اور اٹھانے سے قبل آپؓ کے لیے دعا اور رحمت کی طلب کر رہے تھے آچانک حضرت علیؓ تشریف لائے انہوں نے بھی حضرت عمرؓ کے حق میں اللہ تعالی سے رحم کی دعا مانگی اور پھر فرمایا کہ اس شخص کے عمل کے بغیر اب کوئی پیچھے اور نہیں رہا کہ جس کے اعمال کو لے کر میں اللہ تعالی کے پاس جانا پسند کروں۔ خدا کی قسم! اللہ تعالی آپؓ کو آپ کے دونوں ساتھیوں (حضورؐ اور ابو بکرؓ) سے ضرور ملادے گا کیونکہ میں اکثر حضورؐ سے سنا کرتا تھا آپؐ فرماتے تھے میں ابو بکرؓ اور عمرؓ گئے۔ میں ابو بکرؓ اور عمرؓ آئے۔ میں ابو بکرؓ اور عمرؓ نکلے۔ اس لیے میرا یہ یقین کامل ہے کہ جس طرح حضورؐ نے آپؓ کو اور حضرت ابو بکرؓ کو اپنے تقریباً تمام کاموں میں ساتھ رکھا اب بھی آپؓ ان کے ساتھ جا ملو گے

کنز العمال جلد ۱۳ ص ۶،۷

هي امرأتي، فقام فانطلق فلقي عبد الرحمن بن عوف فذكر ذلك له فقال: يا أمير المؤمنين! إنما أنت مؤدب وليس عليك شيء، وإن شئت حدثتك بحديث سمعته من رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول: إذا كان يوم القيامة ينادي مناد: لا يرفعن أحد من هذه الأمة كتابه قبل أبي بكر وعمر (كر والإصبهاني في الحجة، وفيه الفضل بن جبير عن داود بن الزبرقان ضعيفان).

36092 (مسند علي) عن ابن عباس قال: وضع عمر ابن الخطاب على سريره فتكنفه (2) الناس يدعون ويصلون قبل أن

يرفع فإذا علي بن أبي طالب فترحم على عمر وقال: ما خلفت أحدا أحب أن ألقى الله بمثل عمله منك، وأيم الله! إن كنت لأظن ليجعلنك الله مع صاحبيك، وذلك أني كنت أكثر أن أسمع رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول: ذهبت أنا وأبو بكر وعمر، ودخلت أنا وأبو بكر وعمر، وخرجت أنا وأبو بكر وعمر فإن كنت لأظن ليجعلنك الله معهما (حم، خ (1)، م، ن، هـ
...خشيش وابن أبي عاصم، ك).
...خير الناس بعد رسول الله صلى الله عليه وسلم أبو
...بي بكر عمر (هـ والعدني، حل).
...حمد ابن الحنيفة قال: قلت لأبي:
...سول الله صلى الله عليه وسلم؟ قال: أبو بكر، قال
...قال، ثم خشيت أن أقول: ثم من فيقول: عثمان،
...قال: ما أنا إلا رجل من المسلمين (خ، د وابن أبي
...ي البحتري قال: خطب علي فقال:
...عد نبيها أبو بكر وعمر، فقال رجل:
...فضائل الصحابة رقم (2180). ص

(٧)

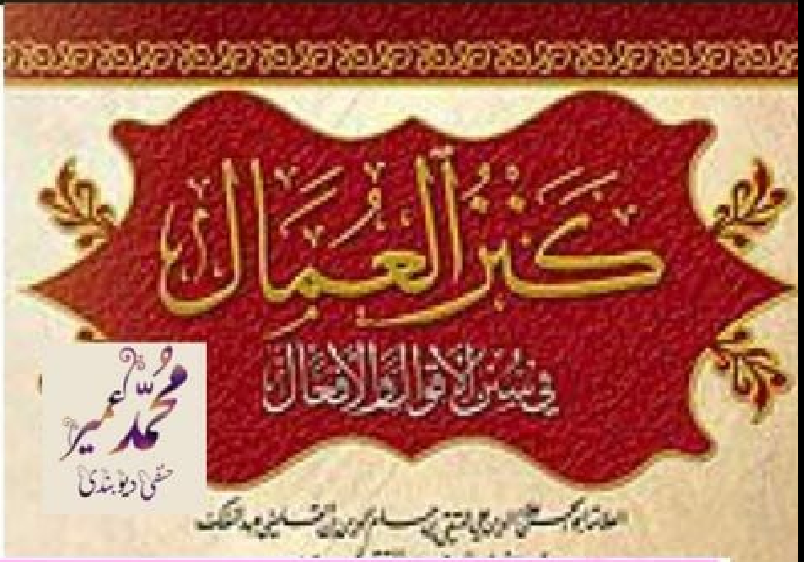


محمد عمیر
حنفی دیوبندی

36092 (مسند علي) عن ابن عباس قال: وضع عمر ابن الخطاب على سريره فتكنفه (2) الناس يدعون ويصلون قبل أن

يرفع فإذا علي بن أبي طالب فترحم على عمر وقال: ما خلفت أحدا أحب أن ألقى الله بمثل عمله منك، وأيم الله! إن كنت لأظن ليجعلنك الله مع صاحبيك، وذلك أني كنت أكثر أن أسمع رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول: ذهبت أنا وأبو بكر وعمر، ودخلت أنا وأبو بكر وعمر، وخرجت أنا وأبو بكر وعمر فإن كنت لأظن ليجعلنك الله معهما (حم، خ (1)، م، ن، هـ

## بوقت جماع بسم اللہ نہ پڑھنے سے شیطان بھی اپنا آلہ تناسل عورت کی شرمگاہ میں داخل کر دیتا ہے

پھر جب عورت کو اس کے خاوند کے پاس تنہائی میں بھیجا جائے تو خاوند کو چاہیے کہ اپنا ہاتھ اس کی پیشانی پر رکھ کر یہ پڑھے اے اللہ تیری کتاب پر میں نے اس سے شادی کی اور تیری امانت میں میں نے اسے رکھا ہے اور تیرے کلمات کے سبب میں نے اس کی شرمگاہ کو استعمال کرنا حلال پایا ہے پھر اگر اس کے رحم میں کچھ ٹھہر جائے تو اسے سیدھا مسلمان بنادے اور شیطان کا اس میں حصہ نہ شامل کرنا میں نے امام جعفر صادقؒ سے پوچھا شیطان کی شرکت کیسے ہوتی ہے فرمانے لگے جب مرد اپنی بیوی کے ساتھ جماع کرنا چاہتا ہے اور اسے اپنے بستر پر لے آتا ہے تو اس وقت شیطان بھی آجاتا ہے اب اگر مرد نے جماع کرنے سے تھوڑا پہلے بسم اللہ پڑھی تو شیطان دور ہو جاتا ہے اور اگر جماع کرتا ہے لیکن بسم اللہ نہیں کہتا تو شیطان بھی اپنا آلہ تناسل عورت کی شرمگاہ میں داخل کر دیتا ہے یہ جماع دونوں کر رہے ہوتے ہیں اور نطفہ ایک ہی ہوتا ہے روای کہتا ہے کہ میں نے پوچھا کس طرح پتہ چلے گا کہ مرد نے بوقت جماع اللہ کا نام لیا تھا یا نہیں امام صاحب نے فرمایا ہمارے ساتھ محبت اور بغض کے سبب یعنی جو ہم اہل بیت سے رکھے گا وہ اس مرد کا نطفہ ہو گا جس نے بوقت جماع اللہ کا نام لیا اور جو ہم سے بغض رکھے گا وہ دوسرے کا نطفہ ہو گا

**تہذیب احکام جلد ۷ ص ۴۰۷**

طيباً تجعله خلفاً صالحاً في حياتي وبعد موتي ) فاذا ادخلت عليه فليضع يده على ناصيتها ويقول : ( اللهم على كتابك تزوجتها وفي امانتك اخذتها وبكلماتك استحللت فرجها فان قضيت في رحمها ولداً فاجعله مسلماً سوياً ولا تجعله شرك شيطان ) قلت : وكيف يكون شرك شيطان ؟ فقال: ان الرجل إذا دنا من المرأة وجلس مجلسه حضره الشيطان فان هو ذكر اسم الله تنحى الشيطان عنه وان فعل ولم يسم ادخل الشيطان ذكره فكان العمل منهما جميعاً والنطفة واحدة قلت : فباي شيء يعرف هذا جعلت فداك ؟ قال : بحبنا وبغضنا .

واحفظهن لي في نفسها وفي مالي واوسعهن رزقاً واعظمهن بركة ، واقدر لي منها ولداً

طيباً تجعله خلفاً صالحاً في حياتي وبعد موتي ) فاذا ادخلت عليه فليضع يده على ناصيتها ويقول : ( اللهم على كتابك تزوجتها وفي امانتك اخذتها وبكلماتك استحللت فرجها فان قضيت في رحمها ولداً فاجعله مسلماً سوياً ولا تجعله شرك شيطان ) قلت : وكيف يكون شرك شيطان ؟ فقال: ان الرجل إذا دنا من المرأة وجلس مجلسه حضره الشيطان فان هو ذكر اسم الله تنحى الشيطان عنه وان فعل ولم يسم ادخل الشيطان ذكره فكان العمل منهما جميعاً والنطفة واحدة قلت : فباي شيء يعرف هذا جعلت فداك ؟ قال : بحبنا وبغضنا .

﴿ ١٦٢٨ ﴾ ٢ — وعنه عن علي بن اسباط عن اسماعيل بن منصور عن ابراهيم بن محمد بن حمران عن ابيه عن ابي عبد الله عليه السلام قال : من تزوج والقمر

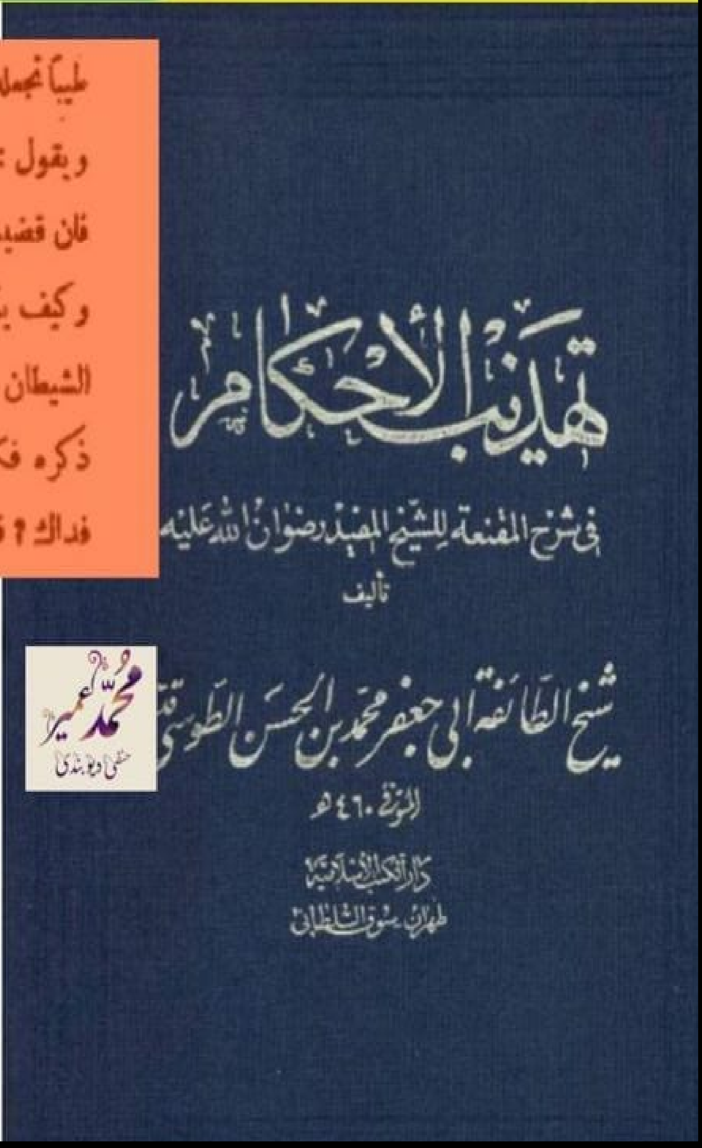

# ابو بکر، عمر، عثمان، علی، اور معاویہ رسول اللہ ﷺ کی تلوار

اس شیعہ حدیث کے مطابق رسول اللہ ﷺ کی پانچ تلواریں ہیں جن میں تین عریاں ہیں تیسری تلوار ترک، دیلم، اور کسپین پر چلی۔ اہل سنت اور روافض سب جانتے ہیں کہ یہ علاقے سیدنا ابو بکر، عمر، عثمان، علی، اور معاویہ رضی اللہ عنہم کے دور میں فتح ہوئے اور رسول اللہ ﷺ کی تیسری تلوار انہوں نے چلائی۔ اللہ اکبر کبیرا۔ یہ ہے میرے ابو بکر، عمر، عثمان، علی، اور معاویہ کی شان کہ انہوں نے رسول اللہ ﷺ کی تیسری تلوار چلائی۔ جلنے والے رافضی کا منہ کالا

2-اور اس نے اپنی اسناد کے ساتھ منقری سے اس نے حفص بن غیاث سے روایت کی ہے کہ ابو عبد اللہ علیہ السلام نے فرمایا: "ایک شخص نے میرے بابا صلوٰۃ اللہ علیہ سے امیر المومنین علیؑ ابن ابی طالب علیہ السلام کی جنگوں کے بارے میں سوال کیا اور سائل (یعنی سوال کرنے والا) ہمارے محبوں میں سے تھا تو اسے ابو جعفر علیہ السلام نے فرمایا: "اللہ عزوجلؑ نے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو پانچ تلواروں کے ساتھ مبعوث فرمایا اور ان میں سے تین تلواریں ہمیشہ عریاں رہیں گی اور نیام میں نہ ڈلیں گی یہاں تک کہ جنگ کا زور ختم ہو جائے اور جنگ کا زور تب تک ختم نہ ہو گا جب تک سورج مغرب سے طلوع نہ ہو پس جب سورج مغرب سے طلوع ہو تو اس دن تمام لوگ امن میں ہوں گے پس اس دن کسی کی ذات کو اس کا ایمان لانا فائدہ نہیں دے گا اگر اس سے پہلے ایمان نہ لایا ہو گا یا اس نے ایمان میں بھلائی کمائی ہو گی اور ان میں سے ایک تلوار روکی گئی ہے اور ان میں سے ایک تلوار نیام میں ہے کہ جسے ہمارے غیروں پر سونتا گیا ہے اور اسکا امر ہمارے ہاتھ میں ہے۔

www.hubeali.com





وہ تین تلواریں کہ جو ہمیشہ عریاں ہیں۔

پس وہ تلوار کہ جو مشرکین عرب پر ہے (انکے خلاف ہے) اللہ عزوجلؑ نے فرمایا: "مشرکین کو قتل کر ڈالو تم انہیں جہاں بھی پاؤ اور انہیں پکڑو اور ان کا محاصرہ کرو اور ہر کمین گاہ میں ان کا انتظار کرو پس اگر وہ توبہ کر لیں (یعنی ایمان لے آئیں) اور نماز قائم کر لیں اور زکوٰۃ ادا کریں (توبہ 5) "تو وہ تمہارے دینی بھائی ہیں" (توبہ 11) پس ان (مشرکین عرب) سے کچھ قبول نہ ہو گا سوائے اس کے کہ یا قتل ہوں یا اسلام میں داخل ہوں ان کے اموال اور انکے اہل و عیال کو قید کیا جائے گا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سنت پر کیونکہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے قید کیا اور معاف کیا اور فدیہ قبول فرمایا۔ اور دوسری تلوار اہل ذمہ (ذمی کافروں) کے خلاف ہے اللہ عزوجلؑ نے فرمایا: "قتل کرو ان لوگوں کو کہ جو نہ اللہ عزوجلؑ پر ایمان رکھتے ہیں اور نہ یوم آخرت پر اور اسکو حرام نہیں جانتے کہ جس کو اللہ عزوجلؑ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حرام قرار دیا ہے اور نہ ہی دین حق قبول کرتے ہیں ان لوگوں میں سے کہ کہ جن کو کتاب دی گئی تھی پس ان سے قبول نہ ہو گا سوائے اس صورت کے کہ وہ جزیہ دیں یا قتل ہوں اور ان کے اموال اور اہل و عیال کو قید کیا جائے گا پس جب وہ جزیہ دینا قبول کر لیں اپنی جانوں کا تو ان کو قید کرنا ہم پر حرام ہو گا اور ان کے اموال بھی حرام ہوں گے اور ان سے نکاح کرنا ہمارے لئے حلال ہو گا اور ان میں سے جو جنگ والے علاقے میں ہو ہمارے لئے ان کا قید کرنا اور ان کا مال لینا جائز ہو گا اور ہمارا ان سے نکاح کرنا حلال نہیں ہو گا پس ان سے قبول نہیں ہو گا سوائے ان صورتوں میں کہ وہ اسلام کے علاقے میں داخل ہوں یا جزیہ دیں یا قتل ہوں۔

اور تیسری تلوار مشرکین عجم کے خلاف ہے یعنی ترک، دیلم، اور کسپین (خزر) کے مشرکین۔ اللہ عزوجلؑ نے ارشاد فرمایا: "اس سورہ کی ابتداء میں کہ جس میں ان کا ذکر فرمایا: "وہ لوگ کہ جنہوں نے کفر کیا" پھر فرمایا: "پس گردن ماری جائے گی یہاں تک کہ تم ان میں سے اکثر کو قتل کر دو پس ان میں سے باقیوں کو باندھ لو اور اس کے بعد ان پر احسان کرتے ہوئے یا جزیہ لے کر چھوڑ دو یہاں تک کہ جنگ کا جوش ٹھنڈا ہو جائے"۔ (محمد 4)

پس اللہ عزوجلؑ کا یہ قول: "فاما منا بعد"۔ یعنی ان میں سے قید کرنے کے بعد اور "اما فداء" یعنی ان کے اور اہل اسلام کے درمیان مفاداۃ ہو"۔

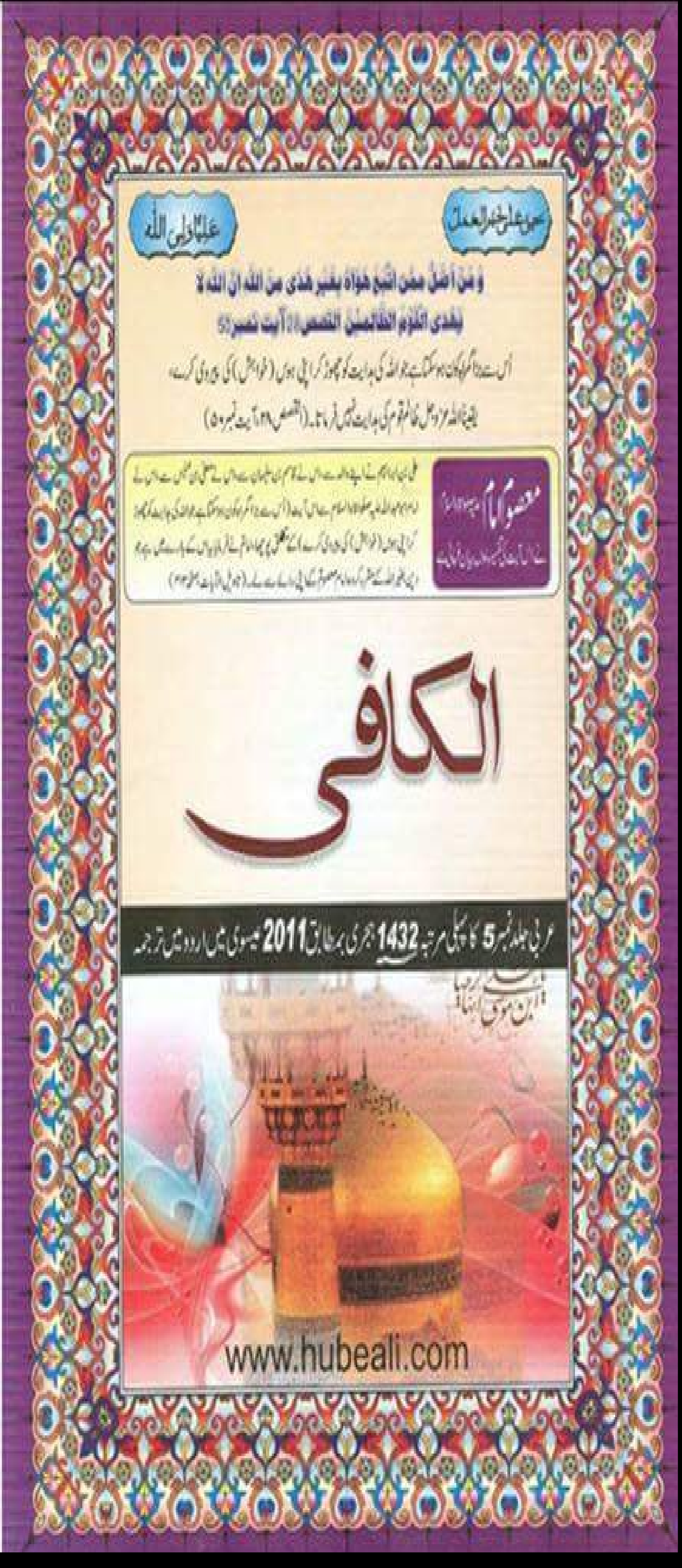

# (فرمان حضرت علیؓ) آخری زمانہ میں کچھ لوگ ہمارے محب اور شیعہ کہلانے کے باوجود شیخین کو بُرا جانیں گے وہ بدترین لوگ ہوں گے

عبد اللہ بن کثیر کہتے ہیں کہ مجھے حضرت علیؓ نے فرمایا اس امت میں حضورؐ کے علاوہ تمام سے افضل شخص ابو بکرؓ و عمرؓ ہیں اور اگر تو تیسرے شخص کا نام پوچھنا چاہے تو میں بتلا سکتا ہوں اور پھر فرمایا دیکھو کوئی شخص مجھے جناب صدیق اکبرؓ اور جناب فاروق اعظمؓ سے افضل کہنے کی جرات نہ کرے ورنہ میں اسے سخت ترین کوڑے لگاؤں گا۔ بہت جلد ایک وقت آنے والا ہے کہ کچھ لوگ ہماری محبت اور ہمارے شیعہ ہونے کا راگ الاپیں گے حالانکہ وہ شریر ترین انسان ہوں گے کیونکہ یہ وہ لوگ ہوں گے جو ابو بکرؓ و عمرؓ کو برا بھلا کہیں گے۔ حضرت علیؓ مزید فرماتے ہیں کہ ایک سوالی نے حضورؐ سے کچھ مانگا آپؐ نے عطا فرمایا پھر اُسی نے جناب ابو بکرؓ، عمرؓ، اور عثمانؓ سے مانگا انہوں نے بھی دیا پھر حضورؐ سے درخواست کی دعا فرمائیں آپؐ نے فرمایا اس میں برکت کیونکر نہ ہوگی کیونکہ یہ عطیہ دینے والے ایک نبیؐ دوسرے صدیق اور شہید ہیں۔

جناب علی المرتضیٰؓ سے ہی روایت ہے کہ میں حضورؐ کے پاس اس طرح بیٹھا ہوا تھا کہ آپؐ کی ران میری ران پر تھی آچانک ابو بکرؓ اور عمرؓ مسجد کے ایک کونے سے نکلے حضورؐ نے ان دونوں کی طرف نظر بھر کر دیکھا پھر سر انور جھکالیا اور بعد میں میری طرف متوجہ ہو کر فرمایا مجھے اس ذات کی قسم کہ جس کے قبضہ میں میری جان ہے یہ دونوں جنتی عمر رسیدہ لوگوں کے سردار ہیں ماسوائے انبیاء اور مرسلین کے تمام اگلے پچھلوں سے بہتر ہیں اور جو اللہ تعالیٰ نے انہیں انعامات عطا کیے وہ انہیں نہ بتلانا

کنز العمال جلد ۱۳ ص ۱۰،۹

36102 عن علي قال: سبق رسول الله صلى الله عليه وسلم وصلى أبو بكر وثلث عمر وقد خبطتنا فتنة فهو ما شاء الله، فمن فضلني على أبي بكر وعمر فعليه حد المفتري من الجلد وإسقاط الشهادة (خط في تلخيص المتشابه).

36103 عن ابن شهاب عن عبد الله بن كثير قال: قال لي علي ابن أبي طالب: أفضل هذه الأمة بعد نبيها أبو بكر وعمر؛ ولو شئت أن أسمي لكم الثالث لسميته، وقال: لا يفضلني أحد على أبي بكر وعمر إلا جلدته جلدا وجيعا، وسيكون في اخر الزمان قوم

يتحلون محبتنا والتشيع فينا هم شرار عباد الله الذين يشتمون أبا بكر وعمر، قال: ولقد جاء سائل فسأل رسول الله صلى الله عليه وسلم فأعطاه وأعطاه أبو بكر وأعطاه عمر وأعطاه عثمان، فطلب الرجل من رسول الله صلى الله عله وسلم أن يدعو له فيما أعطوه بالبركة، فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم: كيف لا يبارك لك ولم يعطك إلا نبي أو صديق أو شهيد (كر).

36104 عن سليمان بن يزيد عن هرم عن علي قال: كنت جالسا عند النبي صلى الله عليه وسلم وفخذه على فخذي إذ طلع أبو بكر وعمر من مؤخر المسجد فنظر إليهما نظرا شديدا وصوب (1) فالتفت إلي فقال: والذي نفسي بيده! إنهما لسيدا كهول أهل الجنة من الأولين والآخرين إلا النبيين والمرسلين وأنعما لا تعلمهما بذلك (أبو بكر في الغيلانيات).


يتحلون محبتنا والتشيع فينا هم شرار عباد الله الذين يشتمون أبا بكر وعمر، قال: ولقد جاء سائل فسأل رسول الله صلى الله عليه وسلم فأعطاه وأعطاه أبو بكر وأعطاه عمر وأعطاه عثمان، فطلب الرجل من رسول الله صلى الله عله وسلم أن يدعو له فيما أعطوه بالبركة، فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم: كيف لا يبارك لك ولم يعطك إلا نبي أو صديق أو شهيد (كر).

36104 عن سليمان بن يزيد عن هرم عن علي قال: كنت جالسا عند النبي صلى الله عليه وسلم وفخذه على فخذي إذ طلع أبو بكر وعمر من مؤخر المسجد فنظر إليهما نظرا شديدا وصوب (1) فالتفت إلي فقال: والذي نفسي بيده! إنهما لسيدا كهول أهل الجنة من الأولين والآخرين إلا النبيين والمرسلين وأنعما لا تعلمهما بذلك (أبو بكر في الغيلانيات).


36105 عن زر بن حبيش عن علي قال: قال رسول الله صلى الله عليه وسلم: أبو بكر وعمر سيدا كهول أهل الجنة من الأولين والآخرين إلا النبيين والمرسلين، لا تخبرهما يا علي ما عاشا (أبو بكر).

36106 عن أبي المعتمر قال: سئل علي بن أبي طالب عن أبي بكر وعمر فقال: إنهما لفي الوفد السبعين الذين يقدمون إلى الله

(١) وصوب: أي نكس رأسه. النهاية 3 / 57. ب

(١٠)

4. عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: لَمَّا أَسْلَمَ عُمَرُ نَزَلَ جِبْرِيْلُ فَقَالَ: يَا مُحَمَّدُ! لَقَدِ اسْتَبْشَرَ أَهْلُ السَّمَاءِ بِإِسْلَامِ عُمَرَ. رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ

حضرت عبد اللہ ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ جب حضرت عمرؓ ایمان لائے تو جبرائیلؑ نازل ہوئے اور کہا اے محمدﷺ! تحقیق اہلِ آسمان نے حضرت عمرؓ کے اسلام لانے پر خوشی منائی ہے (اور مبارکبادیاں دی ہیں)۔ اس حدیث کو ابن ماجہ نے روایت کیا ہے

الحديث رقم 4: أخرجه ابن ماجة في السنن، 1 / 38، في المقدمة، باب فضل عمر، الحديث رقم: 103، وابن حبان في الصحيح، 15 / 307، الحديث رقم: 6883، والطبراني في المعجم الكبير، 11 / 80، الحديث رقم: 11109، والهيثمي في موارد الظمآن، 1 / 535، الحديث رقم: 2182.

5. عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضي الله عنهما قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صلى الله عليه وآله وسلم: لَمَّا أَسْلَمَ عُمَرُ أَتَانِي جِبْرِيْلُ فَقَالَ: قَدِ اسْتَبْشَرَ أَهْلُ السَّمَاءِ بِإِسْلَامِ عُمَرَ. رَوَاهُ الْحَاکِمُ وَقَالَ هَذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ

حضرت عبد اللہ ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جب عمر رضی اللہ عنہ مشرف بہ اسلام ہوئے تو اہل آسمان نے ان کے اسلام لانے پر خوشیاں منائیں۔'' اس حدیث کو امام حاکم نے روایت کیا ہے اور کہا یہ حدیث صحیح ہے

محمد عمیر

الحديث رقم 5: أخرجه الحاکم في المستدرک علي الصحيحين، 3 / 90، الحديث رقم: 4491، والمناوي في فيض القدير، 5 / 299.

5. عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضي الله عنهما قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صلى الله عليه وآله وسلم: لَمَّا أَسْلَمَ عُمَرُ أَتَانِي جِبْرِيْلُ فَقَالَ: قَدِ اسْتَبْشَرَ أَهْلُ السَّمَاءِ بِإِسْلَامِ عُمَرَ. رَوَاهُ الْحَاكِمُ وَقَالَ هَذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ

حضرت عبد اللہ ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ حضورؐ نے فرمایا: جب عمرؓ مشرف بہ اسلام ہوئے تو اہل آسمان نے ان کے اسلام لانے پر خوشیاں منائیں۔" اس حدیث کو امام حاکم نے روایت کیا ہے اور کہا یہ حدیث صحیح ہے

محمد عمیر

الحديث رقم 5: أخرجه الحاكم في المستدرك علي الصحيحين، 3 / 90، الحديث رقم: 4491، والمناوي في فيض القدير، 5 / 299.

4. عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: لَمَّا أَسْلَمَ عُمَرُ نَزَلَ جِبْرِيْلُ فَقَالَ: يَا مُحَمَّدُ! لَقَدِ اسْتَبْشَرَ أَهْلُ السَّمَاءِ بِإِسْلَامِ عُمَرَ. رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ

حضرت عبد اللہ ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ جب حضرت عمرؓ ایمان لائے تو جبرائیلؑ نازل ہوئے اور کہا اے محمدﷺ! تحقیق اہلِ آسمان نے حضرت عمرؓ کے اسلام لانے پر خوشی منائی ہے (اور مبارکبادیاں دی ہیں)۔ اس حدیث کو ابن ماجہ نے روایت کیا ہے

الحديث رقم 4: أخرجه ابن ماجة في السنن، 1 / 38، في المقدمة، باب فضل عمر، الحديث رقم: 103، وابن حبان في الصحيح، 15 / 307، الحديث رقم: 6883، والطبراني في المعجم الكبير، 11 / 80، الحديث رقم: 11109، والهيثمي في موارد الظمآن، 1 / 535، الحديث رقم: 2182.

# ی سارے صحابی ستاروں کی طرح ہیں؟ اور صحابی مرتد اور جہنمی نہیں ہو سکتے؟



ابنُ وَهْبٍ، أخبَرَنِي يُونُسُ، عَنِ ابنِ شِهَابٍ، عَنِ ابنِ المُسَيِّبِ أنَّهُ كَانَ يُحَدِّثُ عَنْ أصحَابِ النَّبِيِّ ﷺ أنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: ((يَرِدُ عَلَيَّ الحَوضَ رِجَالٌ مِنْ أصحَابِي فَيُحَلَّؤُونَ عَنْهُ، فَأقُولُ، يَا رَبِّ أصحَابِي فَيَقُولُ : إنَّكَ لاَ عِلْمَ لَكَ بِمَا أحدَثُوا بَعْدَكَ؟ إنَّهُمُ ارتَدُّوا عَلَى أدبَارِهِمُ القَهْقَرِي)). [راجع: ٦٥٨٥]

ابن وہب نے بیان کیا' انہوں نے کہا کہ مجھے یونس نے خبر دی' انہیں ابن شہاب نے' انہیں ابن مسیب نے' وہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ سے روایت کرتے تھے کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا' حوض پر میرے صحابہ کی ایک جماعت آئے گی۔ پھر انہیں اس سے دور کر دیا جائے گا۔ میں عرض کروں گا میرے رب! یہ تو میرے صحابہ ہیں۔ اللہ تعالیٰ فرمائے گا کہ تمہیں معلوم نہیں کہ انہوں نے تمہارے بعد کیا کیا نئی چیزیں ایجاد کر لی تھیں' یہ الٹے پاؤں (اسلام سے) واپس لوٹ گئے تھے۔

٦٥٨٧- حدَّثَنِي إبْرَاهِيمُ بْنُ المُنْذِرِ الحِزَامِيُّ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُلَيْحٍ، حَدَّثَنَا أبِي حَدَّثَنِي هِلاَلٌ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ، عَنْ أبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ((بَيْنَا أنَا قَائِمٌ، فَإذَا زُمرةٌ حتى إذَا عَرَفْتُهُم خرجَ رجل من بَيْني وبَينِهِم فقال هَلُمَّ فقلتُ أينَ قال الى النَّار وَاللهِ، قُلْتُ: وَمَا شَأْنُهُمْ؟ : قَالَ : إنَّهُمُ ارتَدُّوا بَعْدَكَ عَلَى أدْبَارِهِمُ القَهْقَرِي، ثُمَّ إذَا زُمْرَةٌ حَتَّى إذَا عَرَفْتُهُمْ خَرَجَ رَجُلٌ مِنْ بَيْنِي وَبَيْنِهِمْ فَقَالَ هَلُمَّ، قُلْتُ: أيْنَ؟ قَالَ: إلَى النَّارِ وَاللهِ، قُلْتُ: مَا شَأنُهُمْ؟ قَالَ: إنَّهُمُ ارْتَدُّوا بَعْدَكَ عَلَى أدْبَارِهِمُ القَهْقَرِي، فَلاَ أرَاهُ يَخْلُصُ مِنْهُمْ إلاَّ مِثْلُ هَمَلِ النَّعَمِ)).

(٦٥٨٧) ہم سے ابراہیم بن منذر حزامی نے بیان کیا' کہا ہم سے محمد بن فلیح نے' کہا ہم سے ہمارے والد نے' کہا کہ مجھ سے ہلال نے' ان سے عطاء بن یسار نے اور ان سے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم نے فرمایا میں (حوض پر) کھڑا ہوں گا کہ ایک جماعت میرے سامنے آئے گی اور جب میں انہیں پہچان لوں گا تو ایک شخص (فرشتہ) میرے اور ان کے درمیان سے نکلے گا اور ان سے کہے گا کہ ادھر آؤ۔ میں کہوں گا کہ کدھر؟ وہ کہے گا کہ واللہ جہنم کی طرف۔ میں کہوں گا کہ ان کے حالات کیا ہیں؟ وہ کہے گا کہ یہ لوگ آپ کے بعد الٹے پاؤں (دین سے) واپس لوٹ گئے تھے۔ پھر ایک اور گروہ میرے سامنے آئے گا اور جب میں انہیں بھی پہچان لوں گا تو ایک شخص (فرشتہ) میرے اور ان کے درمیان میں سے نکلے گا اور ان سے کہے گا کہ ادھر آؤ۔ میں پوچھوں گا کہ کہاں؟ تو وہ کہے گا' اللہ کی قسم جہنم کی طرف۔ میں کہوں گا کہ ان کے حالات کیا ہیں؟ فرشتہ کہے گا کہ یہ لوگ آپ کے بعد الٹے پاؤں واپس لوٹ گئے تھے۔ میں سمجھتا ہوں کہ ان گروہوں میں سے ایک آدمی بھی نہیں بچے گا۔ ان سب کو دوزخ میں لے جائیں گے۔

٦٥٨٨- حدَّثَنِي إبْرَاهِيمُ بْنُ المُنْذِرِ قَالَ حَدَّثَنَا أنَسُ بْنُ عِيَاضٍ، عَنْ عُبَيْدِ اللهِ، عَنْ خُبَيْبِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ حَفْصِ بْنِ

(٦٥٨٨) مجھ سے ابراہیم بن منذر نے بیان کیا' انہوں نے کہا کہ ہم سے انس بن عیاض نے بیان کیا' ان سے عبیداللہ نے بیان کیا' ان سے خبیب بن عبدالرحمن نے' ان سے حفص بن عاصم نے بیان کیا

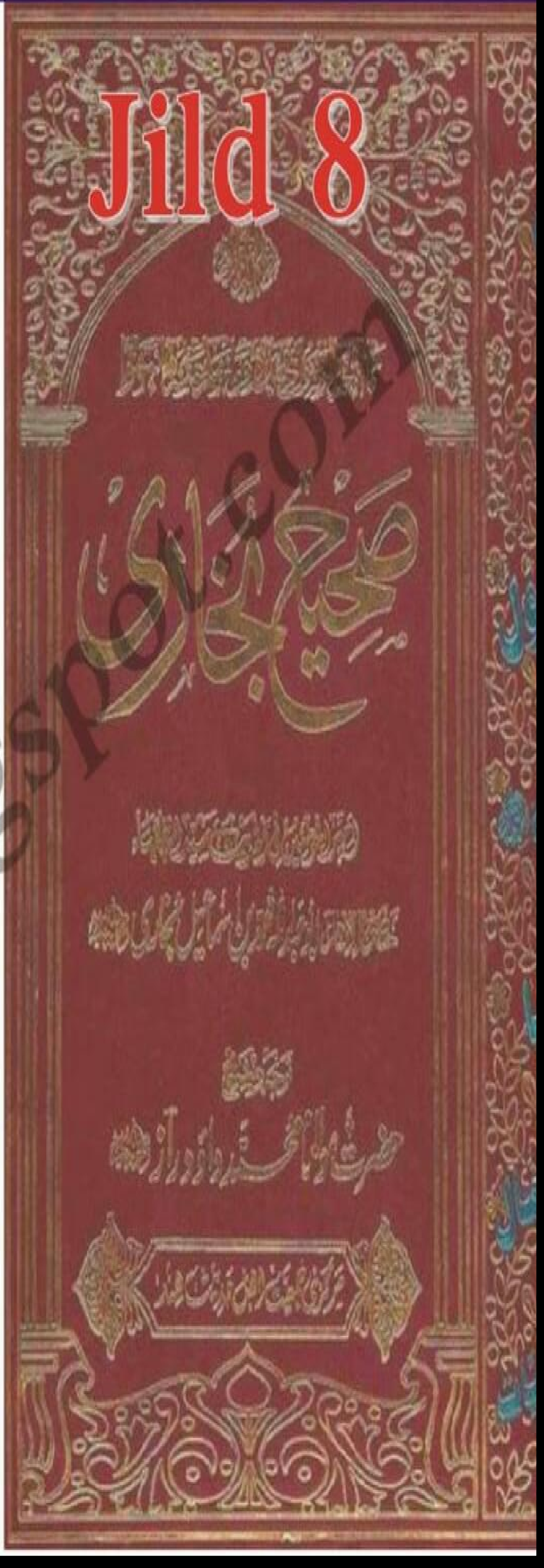


shiatiger.blogspot.com

6. عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضي الله عنهما قَالَ: لَمَّا أَسْلَمَ عمر رضي الله عنه قَالَ الْمُشْرِكُوْنَ: اَلْيَوْمَ قَدِ انْتَصَفَ الْقَوْمُ مِنَّا، رَوَاهُ الْحَاكِمُ وَالطَّبَرَانِيُّ فِي الْمُعْجَمِ الْكَبِيْرِ: وَقَالَ الْحَاكِمُ: صَحِيْحُ الإِسْنَادِ.

حضرت عبد اللہ بن عباسؓ بیان کرتے ہیں کہ جب حضرت عمرؓ نے اسلام قبول کیا تو مشرکین نے کہا آج کے دن ہماری قوم دو حصوں میں بٹ گئی ہے (اور آدھی رہ گئی ہے)۔ اس حدیث کو امام حاکم اور طبرانی نے روایت کیا ہے، امام حاکم نے کہا یہ حدیث صحیح الاسناد ہے

الحديث رقم 6: أخرجه الحاكم في المستدرك على الصحيحين، 3 / 91، الحديث رقم: 4494، والطبراني في المعجم الكبير، 11 / 255، الحديث رقم: 11659، وأحمد بن حنبل في فضائل الصحابة، 1 / 248، والهيثمي في مجمع الزوائد، 9 / 62.

7. عَنْ عَبْدِ اللهِ ابْنِ عُمَرَ رضي الله عنهما أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ صلي الله عليه وآله وسلم ضَرَبَ صَدْرَ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ بِيَدِهِ حِيْنَ أَسْلَمَ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ وَهُوَ يَقُوْلُ: اَللّٰهُمَّ أَخْرِجْ مَا فِي صَدْرِهِ مِنْ غِلٍّ وَ أَبْدِلْهُ إِيْمَانًا يَقُوْلُ ذٰلِکَ ثَلَاثًا رَوَاهُ الْحَاکِمُ وَالطَّبَرَانِيُّ فِي الْمُعْجَمِ الْکَبِيْرِ وَالْأَوْسَطِ: وَقَالَ الْحَاکِمُ: هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ مُسْتَقِيْمُ الْإِسْنَادِ

حضرت عبد اللہ ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ حضرت عمرؓ جب اسلام لائے تو حضورؐ نے ان کے سینے پر تین دفعہ اپنا دست اقدس مارا اور آپؐ یہ فرما رہے تھے۔ اے اللہ! عمرؓ کے سینے میں جو غل (سابقہ عداوت کا اثر) ہے اس کو نکال دے اور اس کی جگہ ایمان ڈال دے۔ آپؐ نے یہ کلمات تین مرتبہ دہرائے۔ اس حدیث کو امام حاکم نے مستدرک میں اور طبرانی نے المعجم الکبیر اور المعجم الاوسط میں روایت کیا ہے اور امام حاکم نے کہا یہ حدیث صحیح الاسناد ہے

محمد عمیر

الحديث رقم 7: أخرجه الحاکم في المستدرک علي الصحيحين، 3 / 91، الحديث رقم: 4492، والطبراني في المعجم الاوسط، 2 / 20، الحديث رقم: 1096، والطبراني في المعجم الکبير، 12 / 305، الحديث رقم: 13191، والهيثمي في مجمع الزوائد، 9 / 65.

2. عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صلى الله عليه وآله وسلم قَالَ: اَللَّهُمَّ أَعِزَّ الْإِسْلَامَ بِأَبِي جَهْلِ بْنِ هِشَامٍ أَوْ بِعُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ قَالَ: فَأَصْبَحَ فَغَدَا عُمَرُ عَلَى رَسُوْلِ اللهِ صلى الله عليه وآله وسلم فَأَسْلَمَ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ.

حضرت عبد اللہ بن عباسؓ سے روایت ہے کہ حضورؐ نے دعا فرمائی: اے اللہ! ابو جہل بن ہشام یا عمرؓ بن خطاب دونوں میں سے کسی ایک کے ذریعے اسلام کو غلبہ و عزت عطا فرما، چنانچہ حضرت عمرؓ اگلے دن علی الصبح حاضر ہوئے اور مشرف بہ اسلام ہو گئے۔ اس حدیث کو امام ترمذی نے روایت کیا ہے۔

الحديث رقم 2: أخرجه الترمذي في الجامع الصحيح، كتاب المناقب، باب في مناقب عمر، 5 / 618، الحديث رقم: 3683، وأحمد بن حنبل في فضائل الصحابة، 1 / 249، الحديث رقم: 311، والهيثمي في مجمع الزوائد، 9 / 61.

3. عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضي الله عنهما عَنِ النَّبِيِّ صلى الله عليه وآله وسلم أَنَّهُ قَالَ: اَللّٰهُمَّ أَعِزَّ الْإِسْلَامَ بِعُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ. رَوَاهُ الْحَاكِمُ وَقَالَ: هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْإِسْنَادِ.

حضرت عبد اللہ ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ حضورؐ نے دعا فرمائی: اے اللہ! عمر بن الخطابؓ کے ذریعے اسلام کو عزت عطا فرما۔ اس حدیث کو امام حاکم نے روایت کیا ہے اور کہا یہ حدیث صحیح الاسناد ہے۔

محمد عظیم

الحديث رقم 3: أخرجه الحاكم في المستدرك على الصحيحين، 3 / 89، الحديث رقم: 4484، والطبراني في المعجم الكبير، 2 / 97، الحديث رقم: 1428.

8. عَنْ عَبْدِ اللهِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ: إِنْ كَانَ إِسْلَامُ عُمَرَ لَفَتْحًا، وَإِمَارَتُهُ لَرَحْمَةً وَاللهِ مَا اسْتَطَعْنَا أَنْ نُصَلِّيَ بِالْبَيْتِ حَتَّى أَسْلَمَ عُمَرُ، فَلَمَّا أَسْلَمَ قَاتَلَهُمْ حَتَّى دَعُوْنَا فَصَلَّيْنَا. رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ فِي الْمُعْجَمِ الْكَبِيْرِ.

حضرت عبد اللہ ابن مسعودؓ سے روایت ہے کہ بے شک حضرت عمرؓ کا قبول اسلام (ہمارے لئے) ایک فتح تھی اور ان کی امارت ایک رحمت تھی، خدا کی قسم ہم بیت اللہ میں نماز پڑھنے کی استطاعت نہیں رکھتے تھے، یہاں تک کہ حضرت عمرؓ اسلام لائے۔ پس جب وہ اسلام لائے تو آپؓ نے مشرکینِ مکہ کا سامنا کیا یہاں تک کہ انہوں نے ہمیں چھوڑ دیا تب ہم نے خانہ کعبہ میں نماز پڑھی۔ اس حدیث کو امام طبرانی نے روایت کیا

محمد عمیر

الحديث رقم 8: أخرجه الطبراني في المعجم الكبير، 9 / 165، الحديث رقم: 8820، والهيثمي في مجمع الزوائد، 9 / 62.

# شانِ فاروقِ اعظمؓ حدیث کی روشنی میں

1. عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم قَالَ: اَللّٰهُمَّ أَعِزَّ الْإِسْلَامَ بِأَحَبِّ هٰذَيْنِ الرَّجُلَيْنِ إِلَيْکَ بِأَبِي جَهْلٍ أَوْ بِعُمَرَ ابْنِ الْخَطَّابِ قَالَ: وَكَانَ أَحَبَّهُمَا إِلَيْهِ عُمَرُ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ.

وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ.

محمد عمیر

حضرت عبد اللہ ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے دعا فرمائی: اے اللہ! تو ابو جہل یا عمر بن خطاب دونوں میں سے اپنے ایک پسندیدہ بندے کے ذریعے اسلام کو غلبہ اور عزت عطا فرما۔ راوی کہتے ہیں کہ ان دونوں میں اللہ کو محبوب حضرت عمر رضی اللہ عنہ تھے (جن کے بارے میں حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی دعا قبول ہوئی اور آپ مشرف بہ اسلام ہوئے)۔

اس حدیث کو امام ترمذی نے روایت کیا ہے اور کہا یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

الحديث رقم 1: أخرجه الترمذی فی الجامع الصحيح، کتاب المناقب، باب فی مناقب عمر، 5 / 617، الحديث رقم: 3681، وأحمد بن حنبل فی المسند، 2 / 95، الحديث رقم: 5696، وابن حبان فی الصحيح، 15 / 305، الحديث رقم: 6881، والحاکم في المستدرک، 3 / 574، الحديث رقم: 6129، والبزار في المسند، 6 / 57، الحديث رقم: 2119، وعبد بن حميد في المسند، 1 / 245، الحديث رقم: 759.

9. عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ: لَمَّا أَسْلَمَ عُمَرُ قَالَ: مَنْ أَنَمُّ النَّاسِ؟ قَالُوْا: فُلَانٌ قَالَ: فَأَتَاهُ، فَقَالَ: إِنِّي قَدْ أَسْلَمْتُ فَلَا تُخْبِرَنَّ أَحَدًا قَالَ: فَخَرَجَ يَجُرُّ إِزَارَهُ وَطَرَفُهُ عَلَي عَاتِقِهِ فَقَالَ: أَلَا إِنَّ عُمَرَ قَدْ صَبَا قَالَ: وَأَنَا أَقُوْلُ: كَذَبْتَ وَلَكِنِّي أَسْلَمْتُ وَعَلَيْهِ قَمِيْصٌ فَقَامَ إِلَيْهِ خَلْقٌ مِنْ قُرَيْشٍ فَقَاتَلُوْهُ فَقَاتَلَهُمْ حَتَّي سَقَطَ وَأَكَبُّوْا عَلَيْهِ فَجَاءَ رَجُلٌ عَلَيْهِ قَمِيْصٌ، فَقَالَ: مَا لَكُمْ وَلِلرَّجُلِ أَتَرَوْنَ بَنِي عَدِيِّ بْنِ كَعْبٍ يُخَلُّوْنَ عَنْكُمْ وَعَنْ صَاحِبِهِمْ؟ تَقْتُلُوْنَ رَجُلًا اخْتَارَ لِنَفْسِهِ اتِّبَاعَ مُحَمَّدٍ صلي الله عليه وآله وسلم قَالَ فَتَكَشَّفَ الْقَوْمُ عَنْهُ. قَالَ ابْنُ عُمَرَ: فَقُلْتُ لِأَبِي: مَنِ الرَّجُلُ؟ قَالَ: الْعَاصُ بْنُ وَائِلٍ السَّهْمِيُّ. رَوَاهُ الْبَزَّارُ.

محمد عمیر

حضرت عمرؓ اسلام لائے تو انہوں نے کہا کہ لوگوں میں سب سے زیادہ چغل خور کون ہے؟ لوگوں نے کہا کہ فلاں۔ راوی بیان کرتے ہیں کہ حضرت عمرؓ اس کے پاس تشریف لائے اور کہا تحقیق میں اسلام لے آیا ہوں پس تو کسی کو اس بارے نہ بتانا۔ راوی بیان کرتے ہیں کہ اس کے بعد وہ شخص اپنا تہہ بند جس کا ایک کنارا اس کے کندھے پر تھا گھسیٹتے ہوئے باہر نکلا اور کہنے لگا آگاہ ہو جاؤ! عمرؓ اپنے دین سے پھر گیا ہے۔ حضرت عمرؓ نے کہا نہیں تو جھوٹ بولتا ہے میں اسلام لے آیا ہوں۔ اسی اثنا میں قریش کا ایک گروہ آپ کی طرف بڑھا اور آپ سے قتال کرنے لگا۔ آپؓ نے بھی ان کا ڈٹ کر مقابلہ کیا یہاں تک کہ آپؓ گر گئے اور کفار مکہ آپؓ پر ٹوٹ پڑے۔ اتنے میں ایک آدمی آیا جس نے قمیض پہن رکھی تھی اور کہنے لگا تمہارا اس آدمی کے ساتھ کیا معاملہ ہے؟ کیا تم اس آدمی کو قتل کرنا چاہتے ہو جس نے محمد ﷺ کی اتباع اختیار کی ہے۔ تم کیا سمجھتے ہو کہ عدی بن کعب کے بیٹے تمہیں اپنے صاحب کے معاملہ میں ایسے ہی چھوڑ دیں گے۔ سو لوگ آپؓ سے پیچھے ہٹ گئے۔ حضرت عبد اللہ بن عمرؓ کہتے ہیں میں نے اپنے والد محترم سے پوچھا وہ آدمی کون تھا تو حضرت عمرؓ نے فرمایا عاص بن وائل سہمیؓ۔ اس حدیث کو بزار نے روایت کیا ہے

الحديث رقم 9: أخرجه البزار في المسند، 1 / 260، الحديث رقم: 156، والهيثمي في مجمع الزوائد، 9 / 65

سیدنا علیؓ نے فرمایا جس شخص نے مجھے
ابوبکرؓ اور عمرؓ
سے افضل بتایا میں اسے کوڑوں کی سخت سزا دونگا
(کنز العمال، کتاب الفضائل)
(تاریخ دمشق ابن عساکر: جلد30، صفحہ 383) (مسند علی بن ابی طالب: 207/1، 1161)

علی ابن ابراھیم یعنی تفسیر قمی والا سورة تحریم کا شان نزول بیان کرتا ھے: کہ حضورص نے حضرت حفصہ رض سے فرمایا تھا میں تجھے ایک راز کی خبر دیتا ھوں لیکن کسی کو بتانا نھیں: حضرت حفصہ رض نے وعدہ کیا کسی کو نھیں بتاؤ گی,تو حضورص نے فرمایا میرے بعد ابوبکر رض خلیفہ ھونگے اسکے بعد آپکے آپ کے والد یعنی عمر رض

(سورة التحريم)

حفصة فذهبت حفصة في حاجة لها فتناول رسول الله

مارية، فعلمت حفصة بذلك

فغضبت وأقبلت على رسول الله صلى الله عليه وآله

وقالت يا رسول الله هذا في يومي وفي

داري وعلى فراشي فاستحيا رسول الله منها، فقال كفى

فقد حرمت مارية على

نفسي ولا أطأها بعد هذا ابدا وأنا أفضي إليك سرا فان

أنت أخبرت به فعليك

لعنة الله والملائكة والناس أجمعين فقالت نعم ما هو؟

فقال إن أبا بكر يلي الخلافة

بعدي ثم من بعده أبوك (١) فقالت من أخبرك بهذا

قال الله أخبرني فأخبرت حفصة

عائشة من يومها ذلك وأخبرت عائشة أبا بكر، فجاء أبو

بكر إلى عمر فقال له ان عائشة

أخبرتني عن حفصة بشئ ولا أثق بقولها فاسأل أنت

حفصة، فجاء عمر إلى حفصة،

شیعہ کے شیخ الطائفہ شیخ طوسی کھتے
ھیں اپنی تفسیر میں کہ حضورص اپنی
زندگی میں خوشخبری دے گئے تھے میرے
بعد خلیفہ ابوبکر و عمر و عثمان رضی
الله عنهم ہونگے التبيان لشيخ الطوسی

حفصة، فأطلعت عليه عائشة فاستكتمها
النبي فأخبرت حفصة بذلك فانتشر الخبر
فعاتبهم الله على ذلك. وقال الزجاج
والفراء: أسر إليها بأنه سيلي الامر بعده
أبو بكر وعمر وعثمان فتباشروا بذلك
فانتشر الخبر. وروى أصحابنا انه أسر إلى
عائشة بما يكون بعده من قيام من

pk khan

# فرمانِ سیدنا حضرت علی رضی اللہ عنہ



إليه فإذا انتشر في ابتغاء ما قسّم الله له انتشر وقد حطّت عنه سيّئاته وغفرت له ذنوبه ، وإذا ذكر الله عزّ وجلّ بالآصال وهي العشيّات راجع نفسه فيما كان منه في يومه ذلك من سرف على نفسه وإضاعة لأمر ربّه فإذا ذكر الله عزّ وجلّ واستغفر الله تعالى وأناب راح إلى أهله وقد غفرت له ذنوبه بيومه . وإنّما تحمد (١) الشهادة أيضاً إذا كانت من تائب إلى الله مستغفر من معصية الله عزّ وجلّ .

١٠١ ـ حدّثنا أبو الحسن ، قال : حدّثنا عليّ بن أحمد الطبري ، قال : حدّثنا أبو سعيد قال : حدّثنا خراش ، قال : حدّثنا مولاي أنس قال : كان أصحاب رسول الله ﷺ يتّجرون في البحر ـ يعني أنّ التجارة في البحر وركوبه وليس بهيج (٢) ليس من المكروه وهو من الانتشار والابتغاء الّذي أذن الله عزّ وجلّ فيه بقوله عزّ وجلّ : « فإذا قضيت الصلوة فانتشروا في الأرض وابتغوا من فضل الله (٣) » وقد روي في ركوب البحر والنهي عنه حديث ـ .

١٠٢ ـ حدّثنا محمّد بن عليّ ماجيلويه ، عن عمّه محمّد بن أبي القاسم ، عن أحمد بن أبي عبدالله البرقيّ ، عن أبيه ، عن محمّد بن سنان ، عن مفضّل بن عمر ، قال : سألت أبا عبدالله عليه السلام ، عن معنى قول أمير المؤمنين صلوات الله عليه لمّا نظر إلى الثاني وهو مسجّى (٤) بثوبه : ما أحد أحبّ إليّ أن ألقى الله بصحيفته من هذا المسجّى ، فقال : عنى بها الصحيفة التي كتبت في الكعبة .

١٠٣ ـ [illegible]

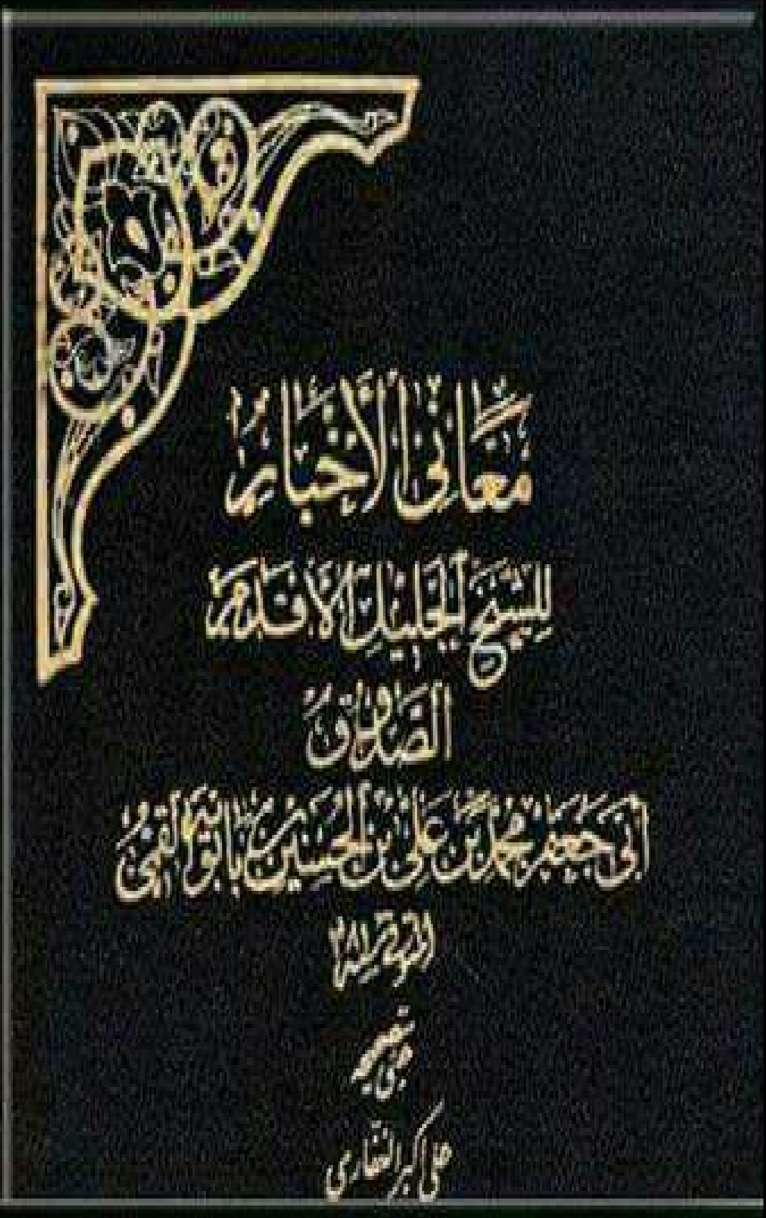


حضرت علیؓ نے ثانی (یعنی حضرت عمرؓ) کو کفن میں دیکھ کر ارشاد فرمایا:

ساری زمین پر اس آدمی کے علاوہ کوئی ایسا نہیں ہے جس کے بارے میں میری خواہش ہو کہ میرے اعمال اس کے عملوں کے ساتھ ملا دیئے جائیں جو تمہارے سامنے کفن میں صحیفہ کے ساتھ لپٹا پڑا ہے۔"

(٤) أي : المغطى .

صحیح بخاری کے اس حوالے سے ثابت ہوا کہ ام کلثوم بنت علی رضی اللہ عنہما سیدنا عمر رضی اللہ عنہ کی بیوی تھیں



٦٦ - بَابُ حَمْلِ النِّسَاءِ الْقِرَبَ إِلَى النَّاسِ فِي الْغَزْوِ

باب جہاد میں عورتوں کا مردوں کے پاس مشکیزہ اٹھا کر لے جانا

٢٨٨١ - حَدَّثَنَا عَبْدَانُ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ أَخْبَرَنَا يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ ثَعْلَبَةُ بْنُ أَبِي مَالِكٍ: إِنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَسَمَ مُرُوطًا بَيْنَ نِسَاءٍ مِنْ نِسَاءِ الْمَدِينَةِ، فَبَقِيَ مِرْطٌ جَيِّدٌ، فَقَالَ لَهُ بَعْضُ مَنْ عِنْدَهُ: يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ أَعْطِ هَذَا ابْنَةَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ الَّتِي عِنْدَكَ - يُرِيدُونَ أُمَّ كُلْثُومٍ بِنْتَ عَلِيٍّ - فَقَالَ عُمَرُ: أُمُّ سَلِيطٍ أَحَقُّ، وَأُمُّ سَلِيطٍ مِنْ نِسَاءِ الأَنْصَارِ مِمَّنْ بَايَعَ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ. قَالَ عُمَرُ: فَإِنَّهَا كَانَتْ تَزْفِرُ لَنَا الْقِرَبَ يَوْمَ أُحُدٍ. قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ: تَزْفِرُ تَخِيطُ.

(٢٨٨١) ہم سے عبدان نے بیان کیا، کہا ہم کو عبداللہ بن مبارک نے خبر دی، کہا ہم کو یونس نے خبر دی، انہیں ابن شہاب نے، ان سے ثعلبہ بن ابی مالک نے کہا کہ عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے مدینہ کی خواتین میں کچھ چادریں تقسیم کیں۔ ایک نئی چادر بچ گئی تو بعض حضرات نے جو آپ کے پاس ہی تھے کہا یا امیر المؤمنین! یہ چادر رسول اللہ ﷺ کی نواسی کو دے دیجئے جو آپ کے گھر میں ہیں۔ ان کی مراد آپ کی بیوی ام کلثوم بنت علی رضی اللہ عنہ سے تھی۔ لیکن عمر رضی اللہ عنہ نے جواب دیا کہ ام سلیط رضی اللہ عنہا اس کی زیادہ مستحق ہیں۔ یہ ام سلیط رضی اللہ عنہا انصاری خواتین میں سے تھیں جنہوں نے رسول اللہ ﷺ سے بیعت کی تھی۔ عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ آپ احد کی لڑائی کے موقع پر ہمارے لئے مشکیزہ اٹھا کر لاتی تھیں۔ ابو عبداللہ (امام بخاری رحمہ اللہ) نے کہا کہ حدیث میں لفظ تزفر کا معنی ہے کہ سیتی تھی۔

صحیح بخاری

رسول اللہ نے اپنی زندگی میں ہی اُم المومنین سیدہ حفصہؓ کو یہ بشارت دے دی تھی کہ میرے بعد ابو بکرؓ خلیفہ ہونگے اور ان کے بعد آپؓ کے والد حضرت عمرؓ۔

مشہور شیعہ تفسیر "تفسیر صافی" میں تفسیر سورۃ تحریم بحوالہ "تفسیر قمی" درج ہے کہ رسول اللہ نے سیدہ حفصہ سے فرمایا:

"فقال ان ابابکر یلی الخلافۃ بعدی ثم بعدہ ابوک فقالت من انباک ھذا. قال نبأنی العلیم الخبیر"

"پس فرمایا رسولؐ نے کہ بیشک ابوبکرؓ والی خلافت ہوں گے میرے بعد، پھر اسکے بعد آپؓ کے والد۔ حفصہؓ نے پوچھا کہ یہ خبر آپؐ کو کس نے دی ہے؟ رسولؐ نے فرمایا کہ مجھے علیم خبیر نے خبر دی ہے۔"

۱۔تفسیر صافی، تفسیر سورۃ تحریم، ۲۔تفسیر قمی، تفسیر سورۃ تحریم



حفصة وذهبت حفصة في حاجة لها فتناول رسول الله مارية ، فعلمت حفصة بذلك فغضبت و قبلت على رسول الله ﷺ وقالت يا رسول الله هذا في يومي وفي داري وعلى فراشي فاستحيا رسول الله منها ، فقال كفي فقد حرّمت مارية على نفسي ولا أطأها بعد هذا ابداً وأنا افضي اليك سراً فان انت اخبرت به فعليك لعنة الله والملائكة والناس اجمعين فقالت نعم ما هو ؟ فقال إن ابا بكر يلي الخلافة بعدي ثم من بعده ابوك (١) فقالت من اخبرك بهذا قال الله اخبرني فأخبرت حفصة عائشة من يومها ذلك واخبرت عائشة ابا بكر ، فجاء ابو بكر إلى عمر فقال له ان عائشة اخبرتني عن حفصة بشيء ولا أثق بقولها فاسأل انت حفصة ، فجاء عمر إلى حفصة ، فقال لها ما هذا الذي اخبرت عنك عائشة ، فانكرت ذلك قالت ما قلت لها من ذلك شيئاً ، فقال لها عمر ان كان هذا حقاً فاخبرينا حتى نتقدم فيه فقالت نعم قد قال رسول الله ذلك فاجتمع . على ان يسموا رسول الله فنزل جبرئيل على رسول الله ﷺ بهذه السورة ( يا ايها النبي لم تحرم ما احل الله لك - إلى قوله -

... ينك ( والله مولاكم وهو العليم ... لما نبأت به ) اي اخبرت به ... وما هموا به ( عرف بعضه ... عرض عن بعض ) قال لم يخبرهم ... في العليم الخبير ان تتوبا إلى ... الله هو مولاه وجبرئيل وصالح ... ذلك ظهير ) يعني لأمير المؤمنين

... تفسير القمي المطبوعتين

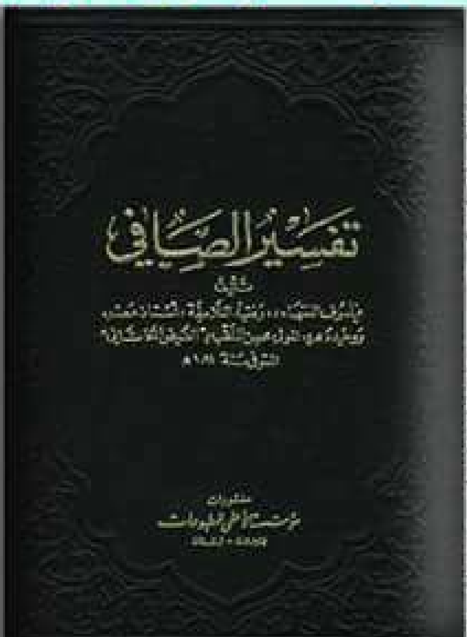


سورة التحريم

( مدنية عدد آيها اثنتا عشرة آية بالاجماع ...
يا أيها النبي لم تحرم ما أحل الله لك تبتغي ...
القمي عن الصادق عليه السلام قال ...
مارية فقال النبي صلى الله عليه و آله و ...
بمارية في يوم حفصة او عائشة فاطلعت ...
عسلاً عند حفصة فواطأت عائشة و سودة ...
فنزلت و يأتي تمام الكلام فيه.
قد فرض الله لكم تحلة أيمانكم قد شرع ...
أموركم و هو العليم بما يصلحكم الحكيم ...
و إذ أسر النبي إلى بعض أزواجه حديثاً فلما ...
الحديث اي على افشاه عرف بعضه عرف ...
تكرماً و قرئ بالتخفيف في المجمع و ا...
التي قال اني أدخلتها في قراءة عاصم من ...
يعني قراءة علي عليه السلام فلما نبأها به ...
نزولها ان رسول الله صلى الله عليه و آله ...
تخدمه وكان ذات يوم في بيت حفصة ...
آله مارية فعلمت حفصة بذلك فغضبت و ...
داري و على فراشي فاستحيى رسول الله صلى الله عليه و آله منها فقال كفي فقد حرمت مارية على نفسي و لا اطأها بعد هذا ابداً و انا افضي اليك سراً ان انت أخبرت به فعليك لعنة الله و الملائكة و الناس أجمعين فقالت نعم ما هو فقال ان أبا بكر يلي الخلافة بعدي ثم بعده أبوك قالت من أنبأك هذا



قال نبأني العليم الخبير فأخبرت حفصة به عائشة من يومها ذلك و أخبرت عائشة أبا بكر فجاء ابو بكر الى عمر فقال له انّ عائشة اخبرتني عن حفصة بشيء و لا أثق بقولها فاسأل انت حفصة فجاء عمر الى حفصة فقال ما هذا الذي أخبرت عنك عائشة فأنكرت ذلك و قالت ما قلت لها من ذلك شيئاً فقال لها عمر انّ هذا حقّ فأخبرينا حتى نتقدّم فيه فقالت نعم قد قال رسول الله فاجتمعوا اربعة على ان يسمّوا رسول الله صلى الله عليه و آله فنزل ... صلى الله عليه و آله بهذه السورة قال و أظهره الله عليه يعني أظهر الله ... عرف بعضه اي خبرها و قال لم أخبرت بما أخبرتك و أعرض ... به من قبله و في المجمع قبل انّ النبي صلى الله عليه و ... ابراهيم مارية القبطية فوقفت حفصة على ذلك فقال رسول ... ذلك و حرّم مارية على نفسه فأعلمت حفصة عائشة ال... هو قوله و إذ أسر النبي إلى بعض أزواجه حديثاً يعني ... يملك من بعده ابو بكر و عمر فعرفها بعض ما افشت من الخبر ... يملكان بعدي قال و قريب من ذلك ما رواه العيّاشي عن أبي جعفر ... ذلك الا كلّ واحدة منهما حدّثت أباها بذلك فعاتبهما في امر مارية و ما أفشتا عليه من ذلك و اعرض عن ان يعاتبهما في الأمر الآخر.

تفسیر صافی والا یعنی الفیض الکاشانی لکھتا ہے شیخ قمی نے روایت کی: حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے
فرمایا تھا میرے بعد خلیفہ ابوبکر رض و عمر رض ہونگے



pk khan

قراءة علي (عليه السلام) (١).

* (فلما نبأها به قالت من أنبأك هذا قال نبأني العليم الخبير) *: القمي: كان سبب نزولها أن رسول الله (صلى الله عليه وآله) كان في بعض بيوت نسائه، وكانت مارية القبطية تكون معه تخدمه، وكان ذات يوم في بيت حفصة فذهبت حفصة في حاجة لها، فتناول رسول الله (صلى الله عليه وآله) مارية، فعلمت حفصة بذلك فغضبت، وأقبلت على رسول الله (صلى الله عليه وآله) فقالت: يا رسول الله في يومي،

وفي داري، وعلى فراشي، فاستحيى رسول الله (صلى الله عليه وآله) منها، فقال: كفي قد حرمت مارية على نفسي ولا أطأها بعد هذا أبدا، وأنا أفضي إليك سرا إن أنت أخبرت به فعليك لعنة الله والملائكة، والناس أجمعين، فقالت: نعم ما هو؟ فقال: إن أبا بكر يلي الخلافة بعدي، ثم بعده أبوك، فقالت:



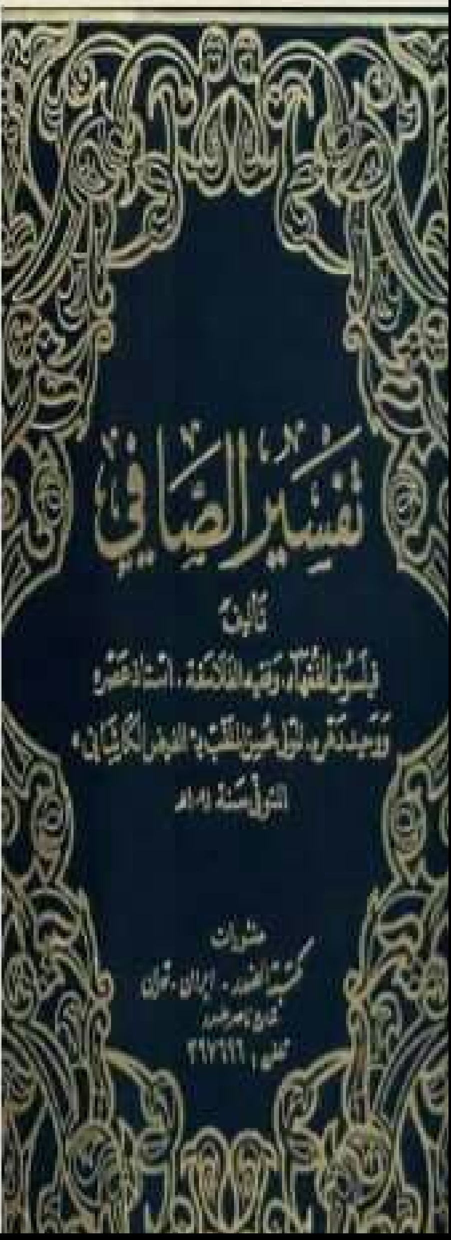

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خوشخبری دی کہ میرے بعد خلیفہ ابو بکر و عمر ہوں گے۔

سورة التحريم يا أيها النبي لم تحرم ما أحل الله لك، إلى قوله: ثيبات وأبكارا

فأطلع الله نبيه على ذلك، وهو قوله. (وإذ أسر النبي إلى بعض أزواجه حديثا) يعني حفصة، عن الزجاج، قال: ولما حرم مارية القبطية أخبر حفصة أنه يملك من بعده أبو بكر، ثم عمر، فعرفها بعض ما أفشت من الخبر، وأعرض عن بعض إن أبا بكر وعمر يملكان بعدي. وقريب من ذلك ما رواه العياشي بالإسناد عن عبد الله بن عطاء المكي، عن أبي جعفر عليه السلام إلا أنه زاد في ذلك. إن كل واحدة منهما حدثت أباها بذلك، فعاتبهما رسول الله في أمر مارية، وما أفشتا عليه من ذلك، وأعرض عن أن يعاتبهما في الأمر الآخر.

٥٦

وروی ان عمر تزوج ام کلثوم بنت علی فاصدقہا اربعین الف درہم

ترجمہ: حضرت عمر فاروق کی شادی ام کلثوم بنت علی سے چالیس ہزار درہم مہر میں ہوئی

کتاب المبسوط الشیخ الطوسی ج4 صفحہ 272

والثالث قيل : إنّ الصداق كان للأولياء في شرع من كان قبلنا ، بدلالة قول شعيب حين زوّج موسى بنته « على أن تأجرني ثماني حجج »(١) و لم يقل تأجرني ، فكان حتى نسخه : أنّ الله أعطاهن هذا في شرعنا نحلة .

فإذا ثبت هذا فالمستحبّ أن لا يعرى نكاح من ذكر مهر ، لأنّه إذا عقد مطلقاً خارج الموهوبة ، و ذلك يختصّ النبيّ ﷺ ، فلذلك يستحبّ ذكره ، و لئلّا يرى الجاهل فيظنّ أنّه يعرى من المهر ، ولأنّ فيه قطعاً لمواد المشاجرة و الخصومة .

و متى ترك ذكر المهر و عقد النكاح بغير ذلك فالنكاح صحيح إجماعاً لقوله تعالى « لا جناح عليكم إن طلّقتم النساء ما لم تمسّوهن أو تفرضوا لهن فريضة »(٢)

عمر مع المرأة التي حججته فقال : كلّ أحد أفقه من عمر حتى النساء أفقه من عمر .

و روى أنّ عمر تزوّج أمّ كلثوم بنت علي ؑ فأصدقها أربعين ألف درهم

و أنس بن مالك تزوّج امرأة على عشرة آلاف ، و كان ابن عمر يزوّج بنات أخيه

سبعون ألفاً ، و قال قوم مائة رطل ، و قال قوم ملء مسك ثور ذهباً ، و هو إجماع الصحابة عمر مع المرأة التي حججته فقال : كلّ أحد أفقه من عمر حتى النساء أفقه من عمر .

و روى أنّ عمر تزوّج أمّ كلثوم بنت علي ؑ فأصدقها أربعين ألف درهم و أنس بن مالك تزوّج امرأة على عشرة آلاف ، و كان ابن عمر يزوّج بنات أخيه عشرة آلاف كلّ واحدة على عشرة آلاف و تزوّج الحسن بن علي ؑ امرأة فأصدقها مائة جارية مع كلّ جارية ألف درهم ، و تزوّج مصعب بن الزبير عائشة بنت طلحة فأصدقها مائة ألف دينار ، فقتل عنها فتزوّجها رجل من تميم ، فأصدقها مائة ألف دينار .

(١) القصص : ٢٧ .

(٢) البقرة : ٢٣٦ . (٣) النساء : ٢٤ .



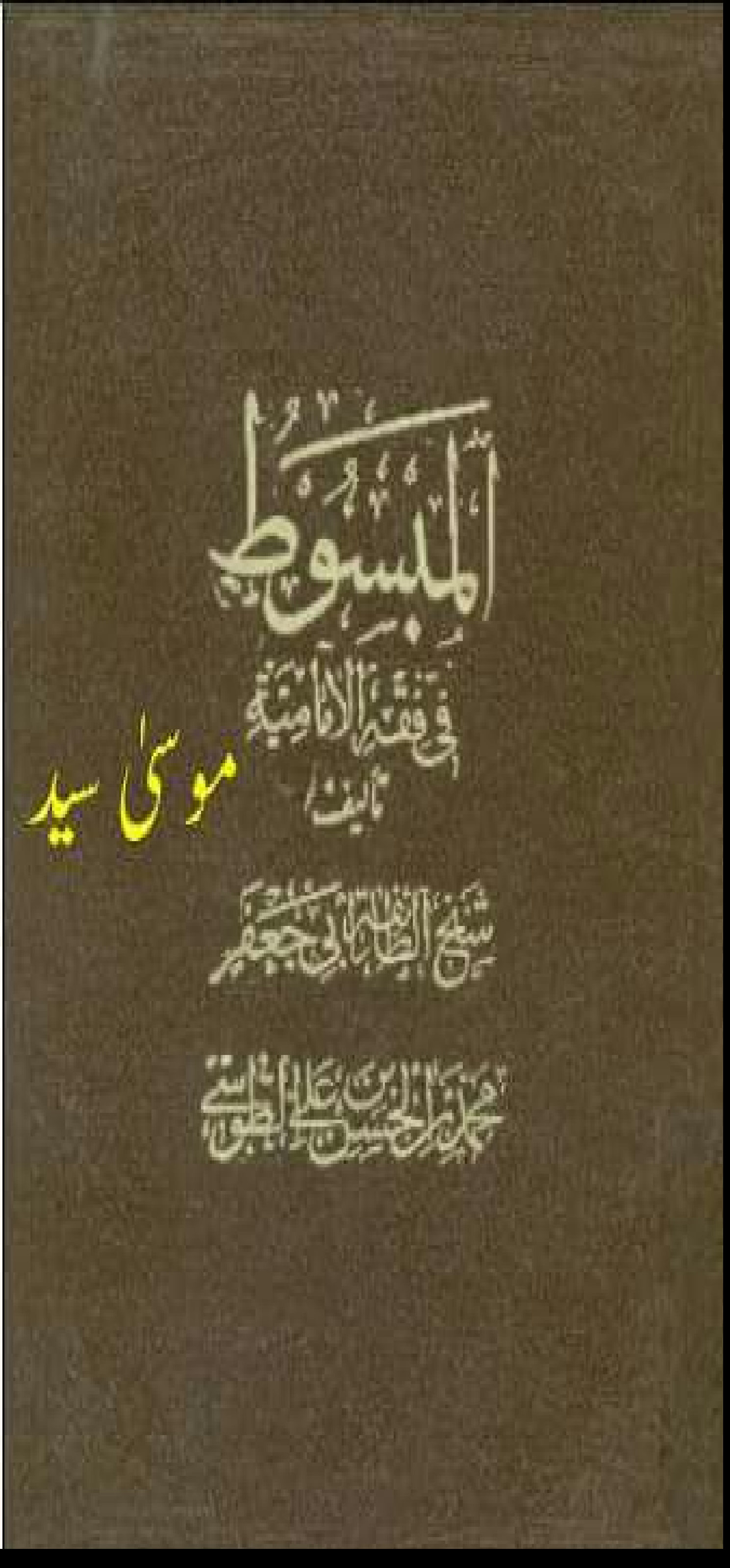

ونال صهر امیر المومنین علی ام کلثوم بعد هلاک عمر بن خطاب و کانت فی حبالة عمر حیث تزوجها بالقهر والاکراہ

ترجمہ: عمر بن خطاب کی وفات کے بعد محمد بن جعفر طیار نے ام کلثوم سے نکاح کیا ام کلثوم غیر کفو ہونے کہ وجہ سے مجبوراً عمر کے نکاح میں تھیں

کتاب مجالس المومنین جلد ۱ صفحہ ۳۵۴ قاضی نور اللہ شوستری



من هذه الناحية وحبّه له، ونال صهر أمير المؤمنين على أمّ كلثوم بعد هلاك عمر بن الخطّاب. وكانت في حبالة عمر حيث تزوّجها بالقهر والإكراه.

قال صاحب روضة الشهداء: استشهد محمّد وأخوه عون في كربلاء ولكن

من هذه الناحية وحبّه له، ونال صهر أمير المؤمنين على أمّ كلثوم بعد هلاك عمر بن الخطّاب. وكانت في حبالة عمر حيث تزوّجها بالقهر والإكراه.

توابعها.

### عون بن جعفر الطيّار

قال صاحب الإصابة: ولد بأرض الحبشة واستشهد بتستر[٢].

### عقيل بن أبي طالب

كنيته أبو يزيد. روى صاحب الاستيعاب: روينا أنّ رسول الله ﷺ قال له: يا أبا يزيد، إنّي أحبّك حبّين: حبّاً لقرابتك منّي وحبّاً لما كنت أعلم من حبّ عمّي إيّاك[٣].

وكان عقيل غاية في الظرف وحلاوة الطبع والفصاحة وحضور البديهة، وكان عالماً بأنساب قريش وعارفاً بمساوئ بعض قبائلها، مظهراً لها، من ثمّ كان

(١) أنقل لك عن يزي القارئ عبارة الاستيعاب بنصّها: واستشهد محمّد بن جعفر بتستر، ولم يذكر أحد (ج٣ ص٤٢٤).

(٢) راجع ترجمته في الإصابة ج١ ص٦١٨.

(٣) الاستيعاب ج٣ ص١٠٧٨.

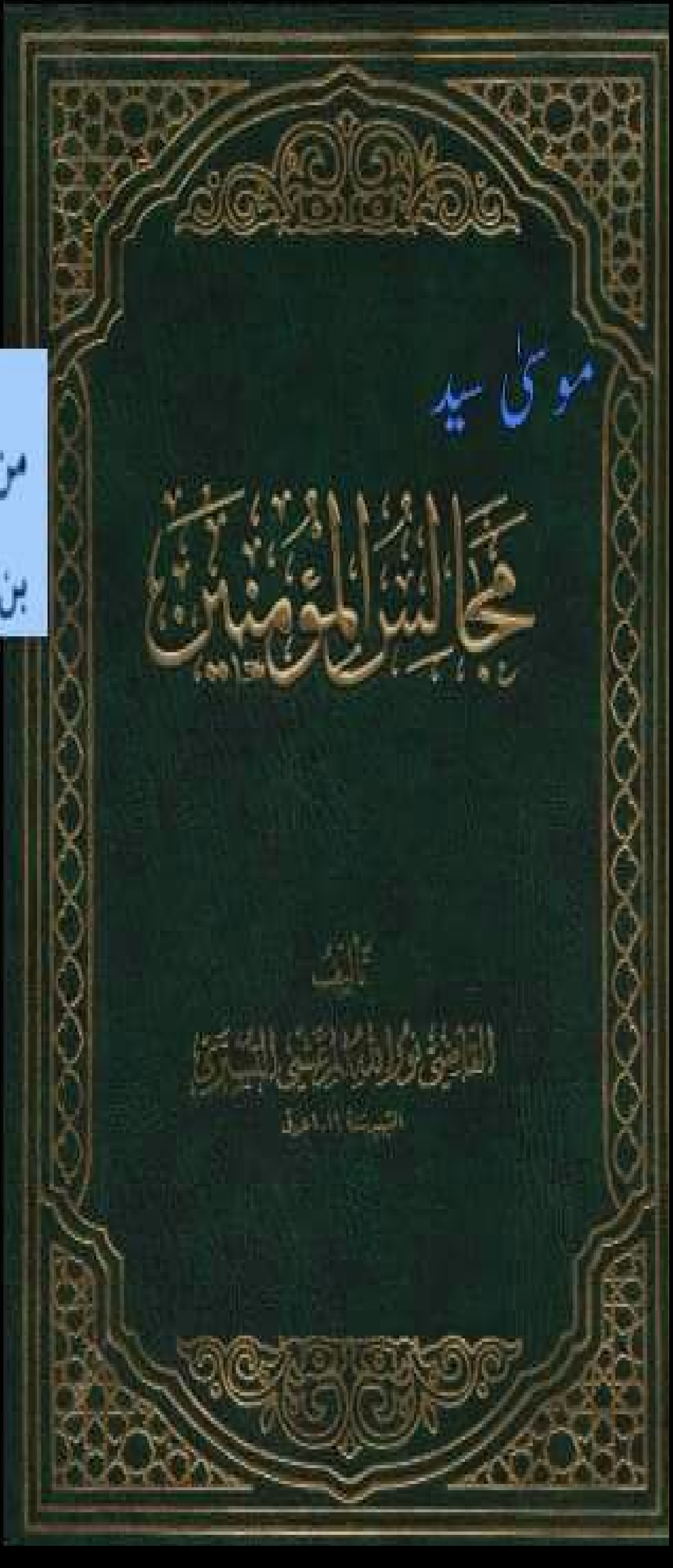

# ولئن زوج النبی ابنته من عثمان فان الولی جری علیه نظیر ذالک من عمر

## ترجمہ: اگر نبیؐ نے اپنی بیٹی کا نکاح عثمانؓ سے کیا تو علیؓ نے اپنی لڑکی کا نکاح عمرؓ سے کیا

## کتاب مجلس المومنین جلد ۱ صفحہ ۳۶۹



وكان النبيّ قد أعانه الله بعشرة من الصحابة وقنع بمؤازرتهم وهذا اكتفى في شدّة الأمر بسلمان وأبي ذر واثني عشر آخرين من الصحابة.

ولئن كان النبيّ توجّه إبّان ضعفه إلى الغار يعتصم به فإنّ علياً ؑ اعتصم في بيته وأوصد عليه باب داره.

ولئن كان النبيّ قد هاجر من مكّة إلى المدينة فإنّ علياً ؑ هاجر منها إلى الكوفة.

ولئن غصبوا من النبيّ بيته فقد غصبوا من عليّ ؑ أرضه في فدك.

ولئن كان النبيّ قد صالح في بدء أمره فإنّ علياً ؑ فعل فعله.

ولئن زوّج النبيّ ابنته من عثمان فإنّ الوليّ جرى عليه نظير ذلك من عمر.

ولئن قاتل النبيّ في آخر أمره نزولاً عند قول الله ﴿فَاقْتُلُوا الْمُشْرِكِينَ﴾[1] فإنّ حيدرة الكرّار قاتل أيضاً بقول الرسول الأعظم «يا علي، أنت تقاتل بعدي الناكثين

ولئن كان النبيّ قد صالح في بدء أمره فإنّ علياً ؑ فعل فعله.

ولئن زوّج النبيّ ابنته من عثمان فإنّ الوليّ جرى عليه نظير ذلك من عمر.

ولئن قاتل النبيّ في آخر أمره نزولاً عند قول الله ﴿فَاقْتُلُوا الْمُشْرِكِينَ﴾[1] فإ

ج ٩ ص ٣٩٢ وج ١ ص ١٥٢، مسند زيد ص ٤١٠، القاضي النعمان المغربي: دعائم الإسلام ج ١ ص ٣٨٨، الأمالي للصدوق ص ٤٦١، الخصال ص ١٤٥ وص ٥٥١ وص ٥٥٨ وص ٥٧٣، مجمع الزوائد ج ٩ ص ١٨٦ وج ٦ ص ٢٣٥ وج ٧ ص ٢٣٨، المعيار والموازنة ص ٣٧ وص ٥٥ وص ٣٢١، مسند أبي يعلى ج ١ ص ٣٩٨ وج ٣ ص ١٩٤، الطبراني: المعجم الأوسط ج ٨ ص ٢١٣ وج ٩ ص ١٦٥، والمعجم الكبير ج ٤ ص ١٧٢ وج ١٠ ص ٩١ وص ٩٢، الاستيعاب ج ٣ ص ١١١٧، وشرح ابن أبي الحديد ج ٦ ص ١٢٩ وج ٧ ص ٤٧ وج ٨ ص ٢٩٧ وج ٩ ص ٢٠٦ وج ١٣ ص ١٨٣ وص ٢٨٧ وج ١٨ ص ٢٤، كنز العمال ج ١١ ص ٢٩٢ وص ٣٢٧.

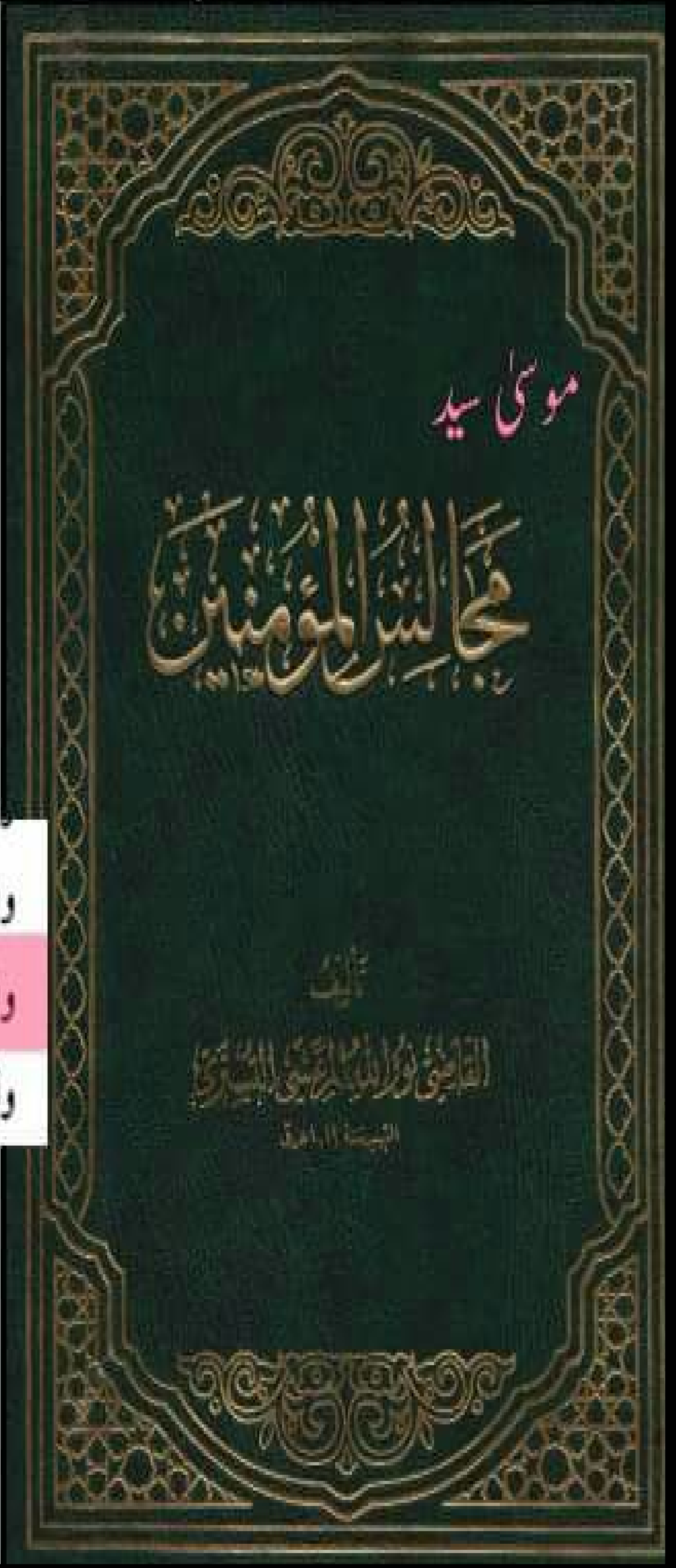

ولئن زوج النبی ابنته من عثمان فان الولی جری علیه نظیر ذالک من عمر

ترجمہ: اگر نبیؐ نے اپنی بیٹی کا نکاح عثمانؓ سے کیا تو علیؑ نے اپنی لڑکی کا نکاح عمرؓ سے کیا

کتاب مجلس المومنین جلد ۱ صفحہ ۳۶۹



وكان النبيّ قد أعانه الله بعشرة من الصحابة وقنع بمؤازرتهم وهذا اكتفى في شدّة الأمر بسلمان وأبي ذر واثني عشر آخرين من الصحابة.

ولئن كان النبيّ توجّه إبّان ضعفه إلى الغار يعتصم به فإنّ علياً ؈ اعتصم في بيته وأوصد عليه باب داره.

ولئن كان النبيّ قد هاجر من مكّة إلى المدينة فإنّ علياً ؈ هاجر منها إلى الكوفة.

ولئن غصبوا من النبيّ بيته فقد غصبوا من عليّ ؈ أرضه في فدك.

ولئن كان النبيّ قد صالح في بدء أمره فإنّ علياً ؈ فعل فعله.

ولئن زوّج النبيّ ابنته من عثمان فإنّ الوليّ جرى عليه نظير ذلك من عمر.

ولئن قاتل النبيّ في آخر أمره نزولاً عند قول الله ﴿فَاقْتُلُوا الْمُشْرِكِينَ﴾[1] فإنّ

حيدرة الكرّار قاتل أيضاً بقول الرسول الأعظم «يا علي، أنت تقاتل بعدي الناكثين

ولئن كان النبيّ قد صالح في بدء أمره فإنّ علياً ؈ فعل فعله.

ولئن زوّج النبيّ ابنته من عثمان فإنّ الوليّ جرى عليه نظير ذلك من عمر.

ولئن قاتل النبيّ في آخر أمره نزولاً عند قول الله ﴿فَاقْتُلُوا الْمُشْرِكِينَ﴾[1] فإ

ج ۹ ص ۳۹۲ وج ۱ ص ۱۵۲، مسند زيد ص ٤۱۰، القاضي النعمان المغربي: دعائم الإسلام ج ۱ ص ۳۸۸، الأمالي للصدوق ص ٤٦۱، الخصال ص ۱٤٥ وص ٥٥۱ وص ٥٥٨ وص ٥۷۳، مجمع الزوائد ج ٥ ص ۱۸٦ وج ٦ ص ۲۳٥ وج ۷ ص ۲۳۸، المعيار والموازنة ص ۳۷ وص ٥٥ وص ۳۲۱، مسند أبي يعلى ج ۱ ص ۳۹۸ وج ۳ ص ۱۹٤، الطبراني: المعجم الأوسط ج ٨ ص ۲۱۳ وج ۹ ص ۱٦٥، والمعجم الكبير ج ٤ ص ۱۷۲ وج ۱۰ ص ۹۱ وص ۹۲، الاستيعاب ج ۳ ص ۱۱۱۷، وشرح ابن أبي الحديد ج ٦ ص ۱۲۹ وج ۷ ص ٤۷ وج ٨ ص ۲۹۷ وج ۹ ص ۲۰٦ وج ۱۳ ص ۱٨۳ وص ۲۸۷ وج ۱٨ ص ۲٤، كنز العمال ج ۱۱ ص ۲۹۲ وص ۳۲۷.

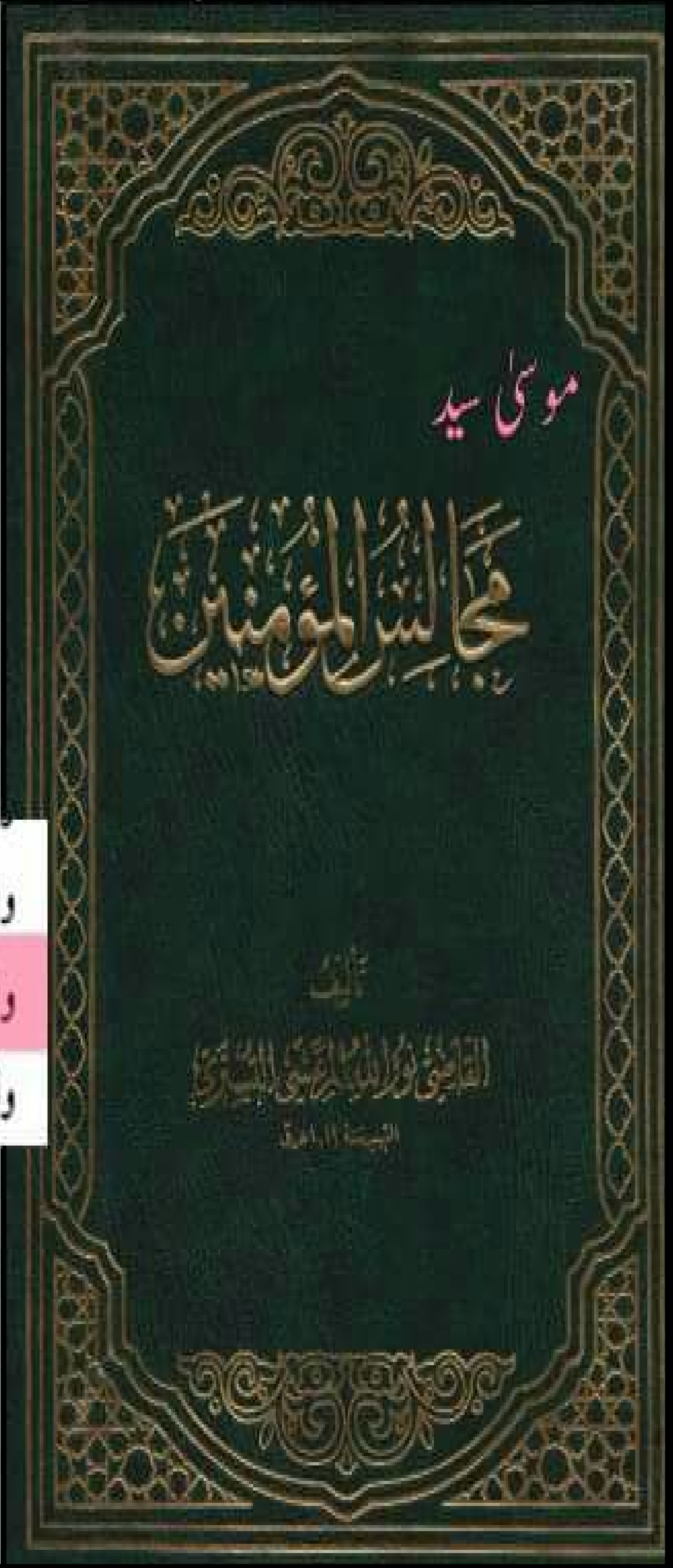

**ونال صهر امير المومنين على ام كلثوم بعد هلاك عمر بن خطاب وكانت في حبالة عمر حيث تزوجها بالقهر والاكراه**

**ترجمہ: عمر بن خطاب کی وفات کے بعد محمد بن جعفر طیار نے ام کلثوم سے نکاح کیا ام کلثوم غیر کفو ہونے کہ وجہ سے مجبوراً عمر کے نکاح میں تھیں**

**کتاب مجالس المومنین جلد ا صفحہ ۳۵۴ قاضی نور اللہ شوستری**



من هذه الناحية وحبّه له، ونال صهر أمير المؤمنين على أمّ كلثوم بعد هلاك عمر بن الخطّاب. وكانت في حبالة عمر حيث تزوّجها بالقهر والإكراه.

قال صاحب روضة الشهداء: استشهد محمّد وأخوه عون في كربلاء ولكن

من هذه الناحية وحبّه له، ونال صهر أمير المؤمنين على أمّ كلثوم بعد هلاك عمر بن الخطّاب. وكانت في حبالة عمر حيث تزوّجها بالقهر والإكراه.

توابعها.

**عون بن جعفر الطيّار**

قال صاحب الإصابة: ولد بأرض الحبشة واستشهد بتستر[٢].

**عقيل بن أبي طالب**

كنيته أبو يزيد. روى صاحب الاستيعاب: روينا أنّ رسول الله ﷺ قال له: يا أبا يزيد، إنّي أحبّك حبّين: حبّاً لقرابتك منّي وحبّاً لما كنت أعلم من حبّ عمّي إيّاك[٣].

وكان عقيل غاية في الظرف وحلاوة الطبع والفصاحة وحضور البديهة، وكان عالماً بأنساب قريش وعارفاً بمساوئ بعض فضائلها، مظهراً لها، من ثمّ كان

---

(١) أنقل لك عن بري القارئ عبارة الاستيعاب بنصّها: واستشهد محمّد بن جعفر بتستر، ولم يذكر أحد (ج٣ ص٤٢٤).

(٢) راجع ترجمته في الإصابة ج١ ص٦١٨.

(٣) الاستيعاب ج٣ ص١٠٧٨.

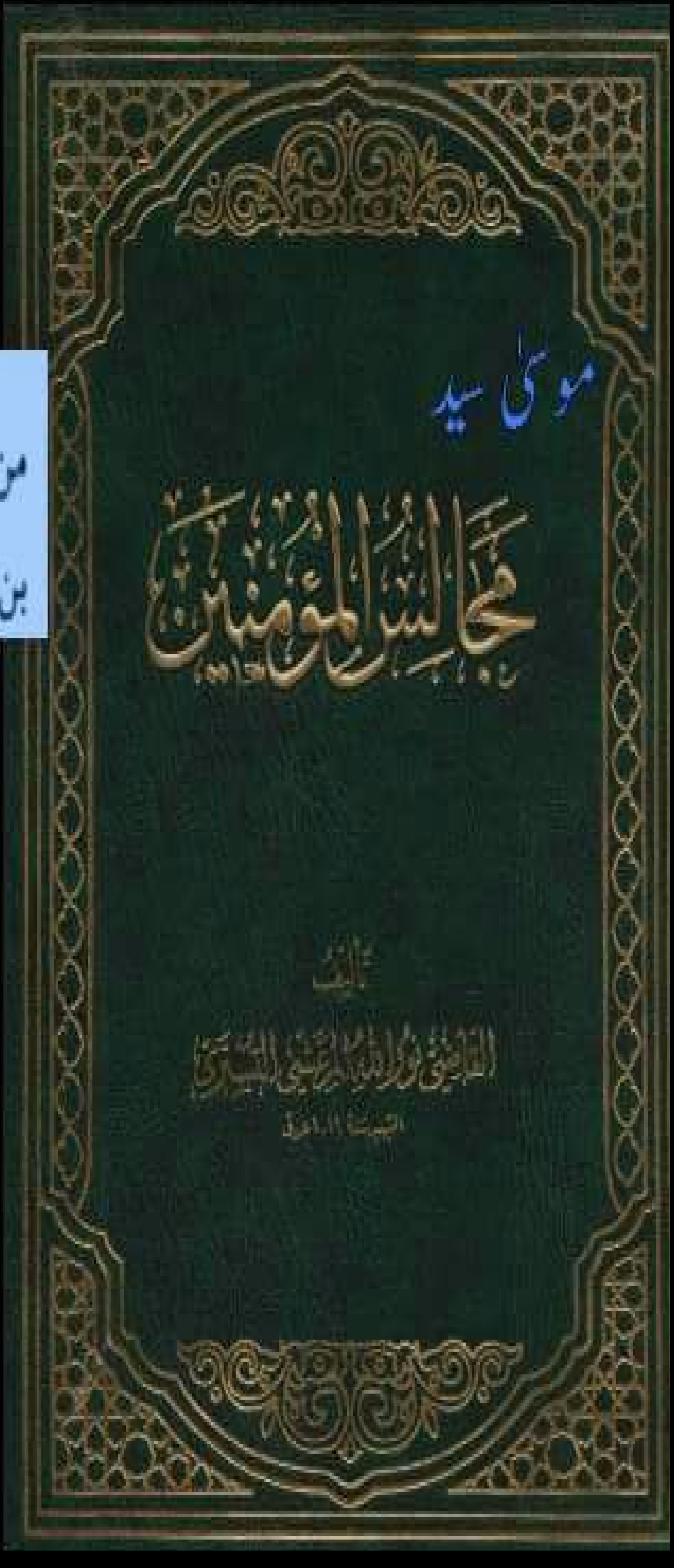

شیخ مفید نے کتاب ارشاد میں کہا ہے کہ حضرت علیؑ کی اولادیں پچیس کے قریب تھیں بلکہ اس سے بھی زائد ہو سکتی ہیں یعنی پینتس تک اسے نسابہ عمری نے شافی میں نقل کیا ہے اور صاحب انوار نے لکھا ہے آپ کی بیٹیاں آٹھارہ اور بیٹے پندرہ ہیں فاطمہؑ بنت رسولؐ کی اولاد میں حسنؑ حسینؑ زینب کبریٰ اور ام کلثوم کبریٰ ہیں ام کلثومؑ کا نکاح حضرت عمرؓ سے ہوا نوبختی کتاب الامہ مین لکھا ہے ام کلثومؑ چھوٹی تھی جب حضرت عمرؓ کا انتقال ہوا اس کے بعد انکی شادی عون بن جعفر سے اور محمد بن جعفر اور عبداللہ بن جعفر سے ہوئی

## کتاب مناقب آل ابی طالب ابن شہر آشوب ج۳ صفحہ ۳۴۹



### المطرف العبدي (١)

قال الشيخ المفيد في الإرشاد : أولاده خمسة وعشرون ، وربما يزيدون على ذلك إلى خمسة وثلاثين . ذكره النسابة العمري في الشافي ، وصاحب الأنوار : البنون خمسة عشر ، والبنات ثمان عشرة فولد من فاطمة عليها السلام : الحسن والحسين والمحسن سقط ، وزينب الكبرى ، وأم كلثوم الكبرى تزوجها عمر ، وذكر أبو محمد النوبختي في كتاب الإمامة أن أم كلثوم كانت صغيرة ومات عمر قبل أن يدخل بها ، وأنه خلف على أم كلثوم بعد عمر عون بن جعفر ثم محمد بن جعفر ثم عبد الله بن جعفر .

أبوه أبو طالب بن عبد المطلب بن هاشم . وأمه فاطمة بنت أسد بن هاشم . وإخوته : طالب وعقيل وجعفر ، وعليّ أصغرهم ؛ وكل واحد منهم أكبر من أخيه بعشر سنين بهذا الترتيب ، وأسلموا كلهم ، وأعقبوا إلا طالب فإنه أسلم ولم يعقب . أخته أم هاني واسمها فاختة وجمانة . وخاله حنين بن أسد بن هاشم . وخالته خالدة بنت أسد وربيبه محمد بن أبي بكر . وابن أخته جعدة بن هبيرة .

قال الشيخ المفيد في الإرشاد : أولاده خمسة وعشرون ، وربما يزيدون على ذلك إلى خمسة وثلاثين . ذكره النسابة العمري في الشافي ، وصاحب الأنوار : البنون خمسة عشر ، والبنات ثمان عشرة فولد من فاطمة عليها السلام : الحسن والحسين والمحسن سقط ، وزينب الكبرى ، وأم كلثوم الكبرى تزوجها عمر ، وذكر أبو محمد النوبختي في كتاب الإمامة أن أم كلثوم كانت صغيرة ومات عمر قبل أن يدخل بها ، وأنه خلف على أم كلثوم بعد عمر عون بن جعفر ثم محمد بن جعفر ثم عبد الله بن جعفر .

ومن خولة بنت جعفر بن قيس الحنفية محمداً .

---

(١) المطرف العبدي : في مجالس المؤمنين : فاضل شاعر من الشيعة الإمامية نقل عنه الراغب في كتاب المحاضرات في باب الختم بعض الأبيات التي جاءت في الناقب . وفي أعيان الشيعة اسمه المطرف . ( أعيان الشيعة ١٠/١٢٩ )

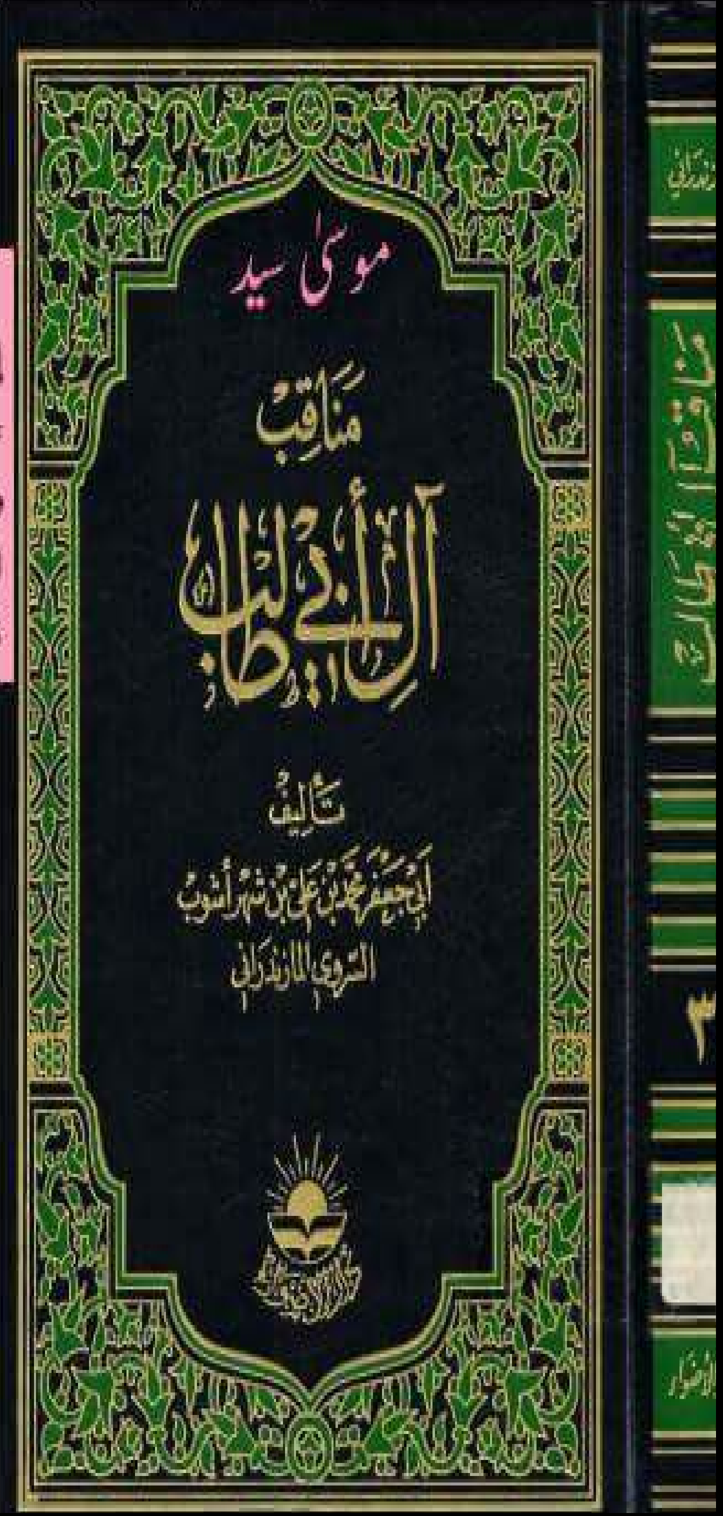

شیخ مفید کی روایت کے مطابق حضرت علی کی اولادیں ستائیس افراد پر مشتمل تھیں ان میں سے چار یہ تھے حسن حسین زینب کبری جنکا لقب عقیلہ تھا اور زینب صغریٰ جنکی کنیت ام کلثوم تھی انکی والدہ فاطمہ بنت رسول تھی امام حسن و حسین کی زندگی حالات آگے جا کر بیان ہوں گے زینب آپکے چچا زاد بھائی جعفر بن عبداللہ کے عقد میں تھی ان سے محمد بن عون کے علاوہ بھی اولادیں ہوئیں یہ دونوں کربلا کے شہدا میں سے ہیں ابو الفرج نے کہا محمد بن عبداللہ بن جعفر جو کہ کربلا میں شہید ہوے انکی والدہ کا نام خوصا بنت حفصہ بنت ثقیف تھا عبداللہ انکے بھائی تھے جو طائف میں شہید ہوے ام کلثوم کی شادی حضرت عمر سے ہوئی اسکے بعد انکی شادی عون بن جعفر اور عبداللہ بن جعفر سے ہوئی ابن شہر آشوب نے ابو محمد نوبختی کی کتاب الامامت سے روایت نقل کی ہے ام کلثوم کی شادی عمر سے ہوئی

## کتاب منتہی الامال--- الشیخ عباس قمی ج2

**الفصل السادس**

**في ذكر أبناء أمير المؤمنين ( عليه السلام ) وأزواجه**

كان لأمير المؤمنين ( عليه السلام ) ـ على قول الشيخ المفيد ـ سبعة وعشرون ذكراً وأنثى : أربعة منهم : الحسن والحسين وزينب الكبرى ( الملقبة بالعقيلة ) وزينب الصغرى المكنّاة بأمّ كلثوم من فاطمة بنت رسول الله ( صلّى الله عليه وآله ) .

وسيأتي بيان أحوال الإمامين الحسن والحسين عليهما السلام إن شاء الله ، أمّا زينب فكانت زوجاً لعبد الله بن جعفر ، ابن عمّها ، وولدت له أبناء منهم محمّد وعون اللذان استشهدا في كربلاء .

ويقول أبو الفرج : إنّ محمداً بن عبد الله شهيد كربلاء أمّه خوصاء بنت حفصة وهو الأخ الشقيق لعبد الله الذي استشهد في وقعة الطف أيضاً ، وأمّا أمّ كلثوم فحكاية زواجها بعمر مسطورة في الكتب ، وكانت بعده تحت عون بن جعفر ، ومن بعده زوجة لمحمد بن جعفر .

كان لأمير المؤمنين ( عليه السلام ) ـ على قول الشيخ المفيد ـ سبعة وعشرون ذكراً وأنثى : أربعة منهم : الحسن والحسين وزينب الكبرى ( الملقبة بالعقيلة ) وزينب الصغرى المكنّاة بأمّ كلثوم من فاطمة بنت رسول الله ( صلّى الله عليه وآله ) .

وسيأتي بيان أحوال الإمامين الحسن والحسين عليهما السلام إن شاء الله ، أمّا زينب فكانت زوجاً لعبد الله بن جعفر ، ابن عمّها ، وولدت له أبناء منهم محمّد وعون اللذان استشهدا في كربلاء .

ويقول أبو الفرج : إنّ محمداً بن عبد الله شهيد كربلاء أمّه خوصاء بنت حفصة وهو الأخ الشقيق لعبد الله الذي استشهد في وقعة الطف أيضاً ، وأمّا أمّ كلثوم فحكاية زواجها بعمر مسطورة في الكتب ، وكانت بعده تحت عون بن جعفر ، ومن بعده زوجة لمحمد بن جعفر .

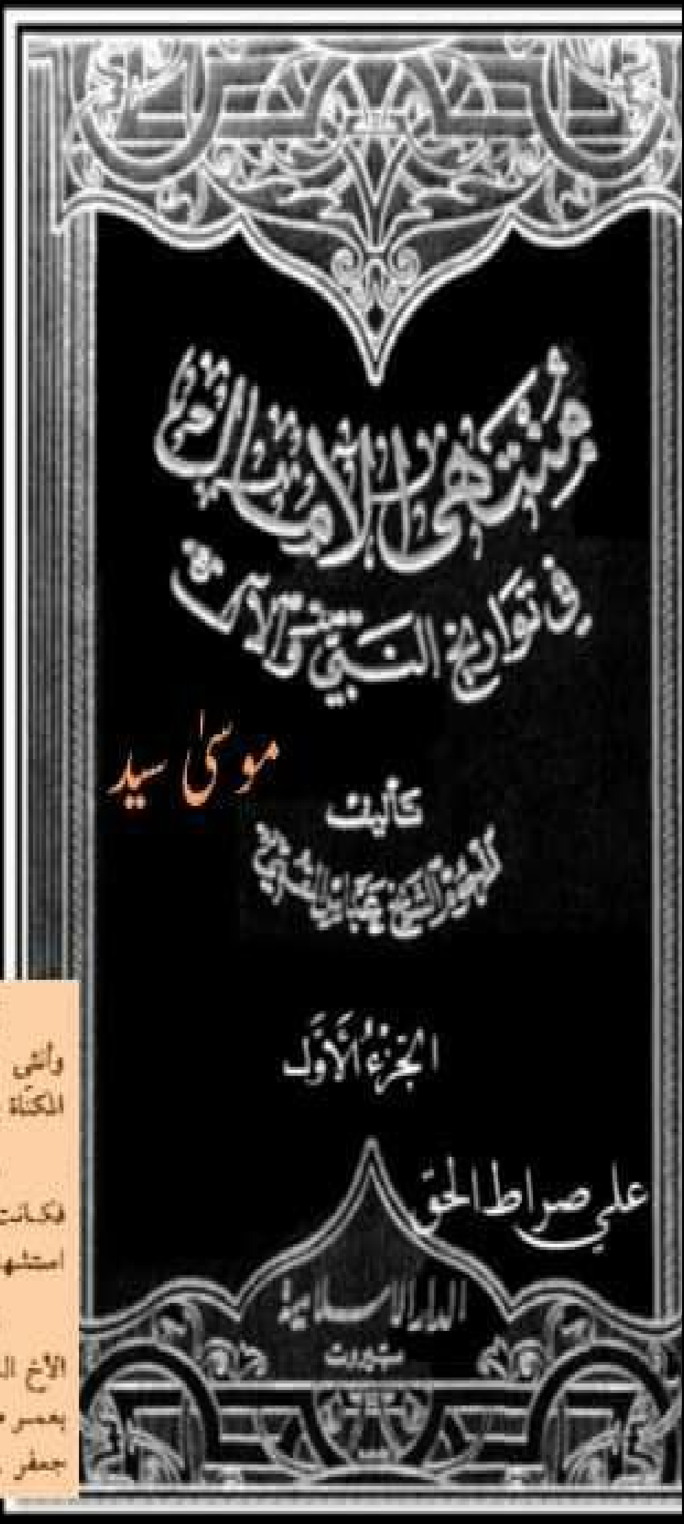

فاطمہؓ نے جنم دیا حسن حسین محسن زینب الکبری اور ام کلثومؓ کو جن کی شادی عمرؓ سے ہوئی ابو محمد النوبختی نے کتاب الامامہ میں لکھا ہے کہ ام کلثومؓ چھوٹی تھیں جب عمرؓ کا انتقال ہوا اس کے بعد ان کی شادی عون بن جعفر سے پھر محمد بن جعفر سے اور پھر عبداللہ بن جعفر سے ہوئی۔

كتاب بحار الأنوار العلامة المجلسي ج ٤٢ الصفحة ٥٢٥

عبد الله فأمهما ليلى بنت مسعود النهشلية من تميم و أما عمر و رقية فأمهما سبية من بني تغلب يقال لها الصهباء سبيت في خلافة أبي بكر و إمارة خالد بن الوليد بعين التمر و أما يحيى و عون فأمهما أسماء بنت عميس الخثعمية و أما جعفر و العباس و عبد الله و عبد الرحمن فأمهم أم البنين بنت حزام بن خالد بن ربيعة بن الوحيد من بني كلاب و أما رملة و أم الحسن فأمهما أم سعيد بنت عروة بن مسعود الثقفي و أما أم كلثوم الصغرى و زينب الصغرى و جمانة و ميمونة و خديجة و فاطمة و أم الكرام و نفيسة و أم سلمة و أم أبيها و أمامة بنت علي فهن لأمهات أولاد شتى[1].

١٩ـ شا: [الإرشاد] هارون بن موسى عن عبد الملك بن عبد العزيز قال لما ولي عبد الملك بن مروان الخلافة رد إلى علي بن الحسين عليه السلام صدقات رسول الله و صدقات أمير المؤمنين عليه السلام و كانتا مضمومتين فخرج عمر بن علي إلى عبد الملك يتظلم إليه من ابن أخيه[2] فقال عبد الملك أقول كما قال ابن أبي الحقيق:

| | |
|---|---|
| إنا إذا مالت دواعي الهوى | و أنصت السامع للقائل |
| و اصطرع القوم[3] بألبابهم | نقضي بحكم عادل فاصل |
| لا نجعل الباطل حقا و لا | نلط[4] دون الحق بالباطل |
| نخاف أن تسفه أحلامنا | فنخمل الدهر مع الخامل[5] |

٢٠ـ قب: [المناقب لابن شهرآشوب] قال الشيخ المفيد في الإرشاد أولاده خمسة و عشرون[6] و ربما يزيدون على ذلك إلى خمسة و ثلاثين ذكره النسابة العمري في الشافي و صاحب الأنوار البنون خمسة عشر و البنات ثماني عشرة فولد من فاطمة عليها السلام الحسن و الحسين و المحسن سقط و زينب الكبرى و أم كلثوم الكبرى تزوجها عمر و ذكر أبو محمد النوبختي في كتاب الإمامة أن أم كلثوم كانت صغيرة و مات عمر قبل أن يدخل بها و أنه خلف على أم كلثوم بعد عمر عون بن جعفر ثم محمد بن جعفر ثم عبد الله بن جعفر و من خولة بنت جعفر بن قيس الحنفية محمدا و من أم البنين ابنة حزام بن خالد الكلابية عبد الله و جعفر الأكبر و العباس و عثمان و من أم حبيب بنت ربيعة التغلبية عمر و رقية توأمان في بطن و من أسماء بنت عميس الخثعمية يحيى و محمد الأصغر و قيل بل ولدت له عونا و محمد الأصغر من أم ولد و من أم سعيد بنت عروة بن مسعود الثقفية نفيسة و زينب الصغرى و رقية الصغرى و من أم شعيب المخزومية أم الحسن و رملة و من الهلاء بنت مسروق النهشلية أبو بكر و عبد الله و من أمامة بنت أبي العاص بن الربيع و أمها زينب بنت رسول الله صلى الله عليه وآله محمد الأوسط و من محياة بنت امرئ القيس الكلبية جارية هلكت و هي صغيرة و كانت له خديجة و أم هانئ و تميمة و ميمونة و فاطمة لأمهات أولاد شتى[7] و توفي قبله يحيى و أم كلثوم الصغرى و زينب الصغرى و أم الكرام و جمانة و كنيتها أم جعفر و أمامة و أم سلمة و رملة الصغرى.

عشرة فولد من فاطمة عليها السلام الحسن و الحسين و المحسن سقط و زينب الكبرى و أم كلثوم الكبرى تزوجها عمر و ذكر
أبو محمد النوبختي في كتاب الإمامة أن أم كلثوم كانت صغيرة و مات عمر قبل أن يدخل بها و أنه خلف على أم
كلثوم بعد عمر عون بن جعفر ثم محمد بن جعفر ثم عبد الله بن جعفر و من خولة بنت جعفر بن قيس الحنفية محمدا

أمامة ثم أبو الهياج بن أبي سفيان بن الحارث فروت عن علي عليه السلام أنه لا يجوز لأزواج النبي صلى الله عليه وآله و الوصي أن يتزوجن بغيره بعده فلم يتزوج امرأة و لا أم ولد بهذه الرواية.

(1) شرح ابن أبي الحديد ج٩ ص٢٤٢ ـ ٢٤٣.
(2) في المصدر: «يتظلم إليه من نفسه».
(3) في المصدر: «واصطرع الناس» بدل «واصطرع القوم».
(4) في المصدر: «نلطه» بدل «نلط»، قال الجوهري: لط بالأمر يلط لطا: لزمه. الصحاح ج٣ ص١١٥٦.
(5) الإرشاد للمفيد ج١ ص٣٥٤.
(6) تقدم مر برقم ١٨ من هذا الباب نقلا عن الإرشاد: سبعة وعشرون.
(7) كلمة «شتى» ليست في المصدر.



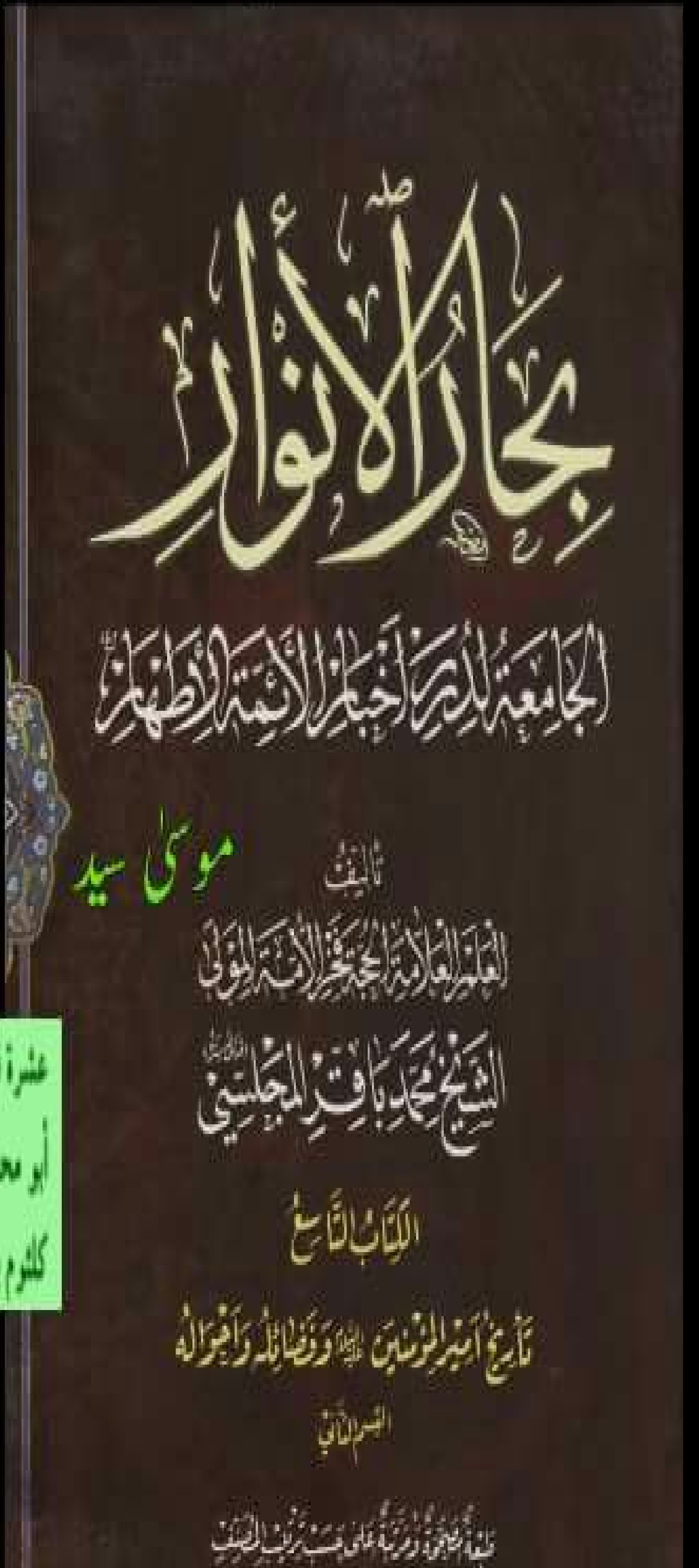

ہشام بن سالم نے امام جعفر صادق سے روایت کی ہے کہ حضرت علی سے ام کلثوم کا رشتہ مانگا گیا تو آپ نے فرمایا وہ آبھی نابالغ ہے پھر حضرت عمر حضرت عباس سے ملے اور پوچھا کیا مجھ میں کوئی نقص ہے حضرت عباس نے پوچھا کیا مسلہ ہے تو حضرت عمر نے کہا تمہارے بھتیجے سے رشتہ طلب کیا ہے تو اس نے انکار کر دیا خدا کی قسم میں زمزم کی ذمہ داری واپس لے لوں گا اور تمام جملہ اعزازات ختم کر دوں گا اور علی کے خلاف چوری کے جرم مین دو گواہ کھڑے کر کے علی کے ہاتھ کٹوا دوں گا حضرت عباس علی کے پاس آے اور سارا کچھ سنایا اور کہا یہ معاملہ آپ میرے سپرد کریں تو حضرت علی نے ان کے سپرد کر دیا

## کتاب فروع الکافی الشیخ کلمینی ج۵ صفحہ ۲۰۸

٢٠٨ الفروع من الكافي ج٥

نعم قد قلت ذلك، فقال الخارجي: فها أنا ذا قد جئتك خاطباً فقال له أبو عبد الله (عليه السلام): إنك لكفؤ في دينك وحسبك في قومك ولكن الله عز وجل صاننا عن الصدقة وهي أوساخ أيدي الناس فنكره أن نشرك فيما فضلنا الله به من لم يجعل الله له مثل ما جعل الله لنا فقام الخارجي وهو يقول: تالله ما رأيت رجلاً مثله قط ردني والله أقبح رد وما خرج من قول صاحبه.

٦ - علي بن إبراهيم، عن أبيه، عن ابن فضال، عن ثعلبة بن ميمون، عمن يروي، عن أبي عبد الله (عليه السلام) أن علي بن الحسين (عليه السلام) تزوج سرية كانت للحسن بن علي (عليه السلام) فبلغ ذلك عبد الملك بن مروان فكتب إليه في ذلك كتاباً أنك صرت بعل الإماء، فكتب إليه علي بن الحسين (عليه السلام): إن الله رفع بالإسلام الخسيسة وأتم به الناقصة فأكرم به من اللؤم فلا لؤم على مسلم إنما اللؤم لؤم الجاهلية إن رسول الله (صلى الله عليه وآله) أنكح عبده ونكح أمته فلما انتهى الكتاب إلى عبد الملك قال: لمن عنده: خبروني عن رجل إذا أتى ما يضع الناس لم يزده إلا شرفاً؟ قالوا: ذاك أمير المؤمنين قال: لا والله ما هو ذاك، قالوا: ما نعرف إلا أمير المؤمنين، قال: فلا والله ما هو بأمير المؤمنين ولكنه علي بن الحسين (عليه السلام).

### ٢١٤ - باب: تزويج أم كلثوم

١ - علي بن إبراهيم، عن أبيه، عن ابن أبي عمير، عن هشام بن سالم، وحماد، عن زرارة، عن أبي عبد الله (عليه السلام) في تزويج أم كلثوم فقال: إن ذلك فرج غصبناه.

٢ - محمد بن أبي عمير، عن هشام بن سالم، عن أبي عبد الله (عليه السلام) قال: لما خطب إليه قال له أمير المؤمنين: إنها صبية قال: فلقي العباس فقال له: ما لي أبي بأس؟ قال: وما ذاك؟ قال: خطبت إلى ابن أخيك فردني أما والله لأعورن زمزم ولا أدع لكم مكرمة إلا هدمتها ولأقيمن عليه شاهدين بأنه سرق ولأقطعن يمينه فأتاه العباس فأخبره وسأله أن يجعل الأمر إليه فجعله إليه.

٢ - محمد بن أبي عمير، عن هشام بن سالم، عن أبي عبد الله (عليه السلام) قال: لما خطب إليه قال له أمير المؤمنين: إنها صبية قال: فلقي العباس فقال له: ما لي أبي بأس؟ قال: وما ذاك؟ قال: خطبت إلى ابن أخيك فردني أما والله لأعورن زمزم ولا أدع لكم مكرمة إلا هدمتها ولأقيمن عليه شاهدين بأنه سرق ولأقطعن يمينه فأتاه العباس فأخبره وسأله أن يجعل الأمر إليه فجعله إليه.

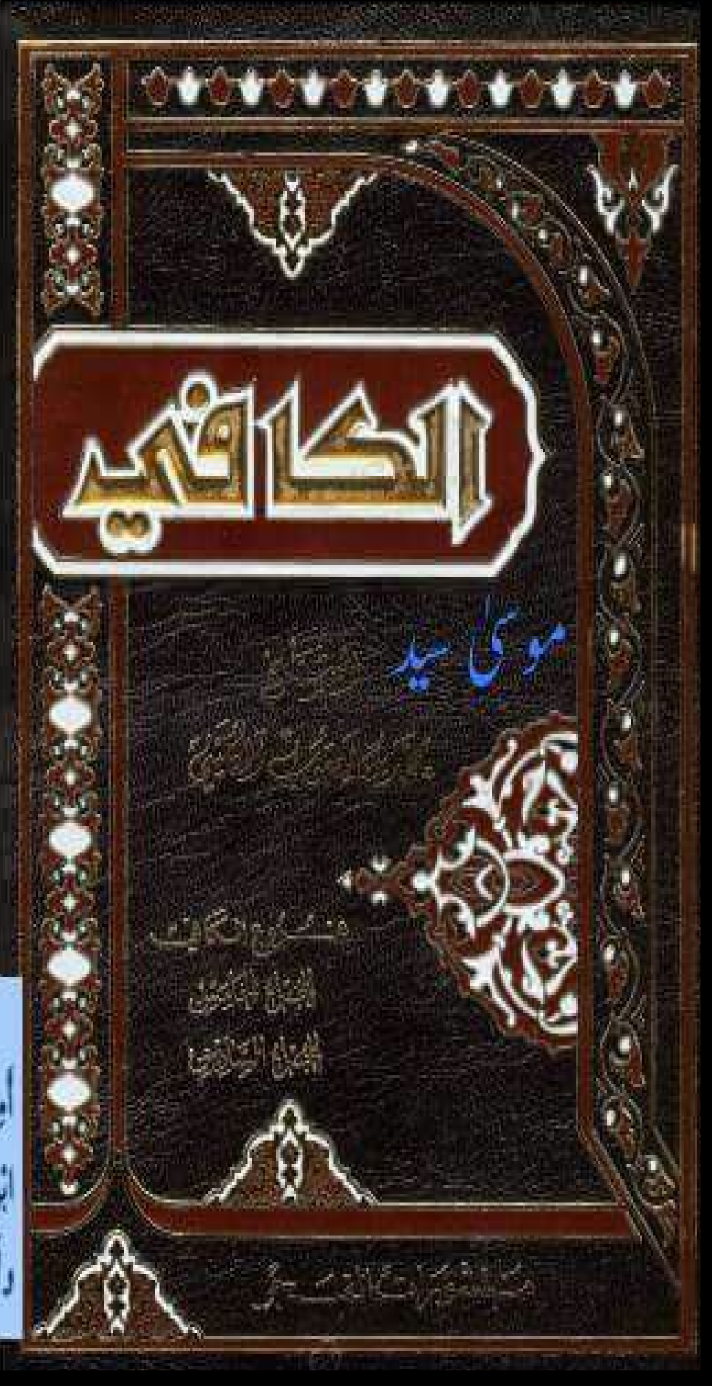

# علامہ مجلسی نے اس روایت کو حسن قرار دیا

# کتاب مرآة العقول في شرح أخبار آل الرسول العلامة المجلسي ج ٢٠ الصفحة ٤٢



فلمّا أتى الكتاب إلى عبدالملك قال لمن عنده : خبّروني عن رجل إذا أتى ما يضع الناس لم يزده إلّا شرفاً ؟ قالوا : ذاك أمير المؤمنين . قال : لا والله ما هو ذاك ، قالوا : ما نعرف إلّا أمير المؤمنين ، قال : فلا والله ما هو بأمير المؤمنين ولكنّه عليّ بن الحسين عليهما السلام .

**﴿ باب ﴾**

**☆( تزويج ام كلثوم )☆**

١ ـ عليّ بن إبراهيم ، عن أبيه ، عن ابن أبي عمير ، عن هشام بن سالم ؛ وحمّاد ، عن زرارة ، عن أبي عبدالله عليه السلام في تزويج أُمّ كلثوم فقال : إنّ ذلك فرج غُصبناه .

٢ ـ محمّد بن أبي عمير ، عن هشام بن سالم ، عن أبي عبدالله عليه السلام قال : لمّا خطب إليه قال

**باب في تزويج ام كلثوم**

**الحديث الأول** : حسن

**الحديث الثاني** : حسن .

**☆( تزويج ام كلثوم )☆**

١ ـ عليّ بن إبراهيم ، عن أبيه ، عن ابن أبي عمير ، عن هشام بن سالم ؛ وحمّاد ، عن زرارة ، عن أبي عبدالله عليه السلام في تزويج أُمّ كلثوم فقال : إنّ ذلك فرج غُصبناه .

أن يحول بينه و بينها فينقذها ، فدنوا و لم يكن ما قالوا ، إنّ فلاناً خطب إلى عليّ عليه السلام بنته أُمّ كلثوم فأبى عليّ ، فقال للعبّاس : والله لئن لم تزوّجني لأنتزعنّ منك السقاية و زمزم ، فأتى العبّاس عليّاً فكلّمه فأبى عليه فألحّ العبّاس فلمّا رأى أمير المؤمنين مشقّة كلام الرجل على العبّاس ، و أنّه سيفعل بالسقاية ما قال ، أرسل أمير المؤمنين إلى جنّيّة من أهل نجران يهوديّة يقال لها سحيقة بنت جريرية فأمرها فتمثّلت في مثال أُمّ كلثوم و حجبت الأبصار عن أُمّ كلثوم ، و بعث بها

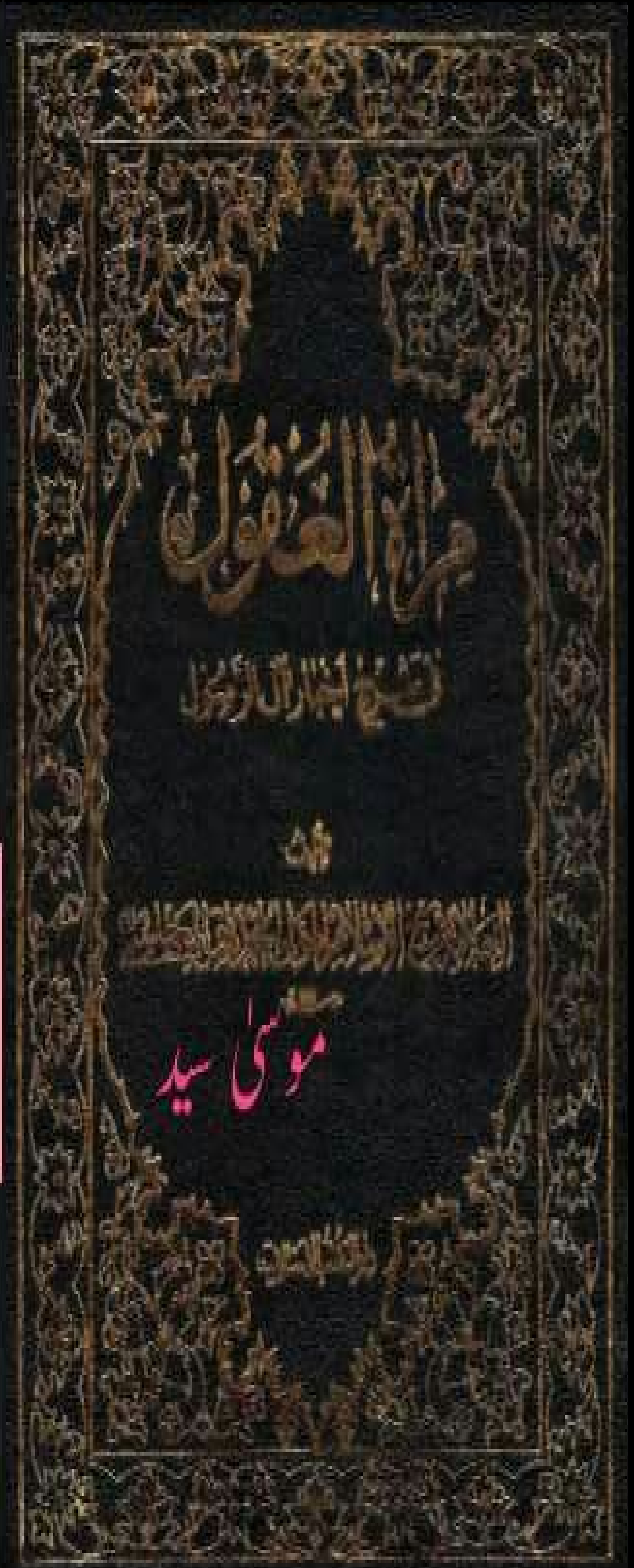

امام جعفر صادق آپنے والد سے روایت کرتے ہیں انہوں نے فرمایا حضرت ام کلثوم بنت علی اور انکے بیٹے زید بن عمر خطاب ایک ہی لمحہ میں فوت ہوئے اور یہ پتہ نا چل سکا کہ پہلے کون فوت ہوا تو اس صورت میں ایک دوسرے کا وارث نا بنایا جا سکا اور ان دونوں پر اکھٹی نماز پڑھی گئی

## کتاب تہذیب الاحکام الشیخ الطوسی جلد ۹ صفحہ ۳۰۸



فماتت الأمَّان وبقي الابنان، كيف يورَّثان؟ قال: فقال: يُسْهَم عليهما ثلاث ولاءاً ـ يعني ثلاث مرات ـ فأيهما أصابه السهم ورث من الآخر.

[١٢٩٥] ١٥ ـ محمد بن أحمد بن يحيى، عن جعفر بن محمد القمي، عن
القدّاح(٣)، عن جعفر، عن أبيه (ع) قال: ماتت أم كلثوم بنت علي (ع) وابنها زيد بن عمر بن
الخطاب في ساعة واحدة، لا يُدْرى أيّهما هَلَكَ قبلُ فلم يورَّث أحدهما من الآخر، وصلّى
عليهما جميعاً.

غرقوا جميعاً أهل البيت، قال: يورث هؤلاء من هؤلاء، وهؤلاء من هؤلاء، ولا يورث هؤلاء مما ورثوا من هؤلاء شيئاً، ولا يورث هؤلاء مما ورثوا من هؤلاء شيئاً(٢).

[١٢٩٥] ١٥ ـ محمد بن أحمد بن يحيى، عن جعفر بن محمد القمي، عن القدّاح(٣)، عن جعفر، عن أبيه (ع) قال: ماتت أم كلثوم بنت علي (ع) وابنها زيد بن عمر بن الخطاب في ساعة واحدة، لا يُدْرى أيّهما هَلَكَ قبلُ فلم يورَّث أحدهما من الآخر، وصلّى عليهما جميعاً.

[١٢٩٦] ١٦ ـ الحسين بن سعيد، عن حمّاد بن عيسى، عن حريز، عن أحدهما (ع) قال: قضى أمير المؤمنين (ع) باليمن في قوم انهدمت عليهم دارهم، فبقي منهم صبيّان، أحدهما مملوك والآخر حر، فأسهم بينهما، فخرج السهم على أحدهما، فجعل المال له وأعتق الآخر(٤).

[١٢٩٧] ١٧ ـ علي بن الحسن، عن محمد الكاتب، عن الحسن بن أيوب، عن علاء،

(١) الفروع ٥، نفس الباب ح ٤. وكان هذا الحديث قد مر برقم ١٨ من الباب ٩٠ من الجزء ٦ من التهذيب.
(٢) المقصود أنه لا يورث الثاني مما ورثه من الأول بل من أصل تركته وقد أشرنا إليه في بعض تعليقاتنا السابقة وخلاف الشيخ المفيد رحمه الله في المسألة فراجع.
(٣) واسمه عبد الله بن ميمون.
(٤) مر هذا الحديث برقم ١٢ من هذا الباب فراجع.



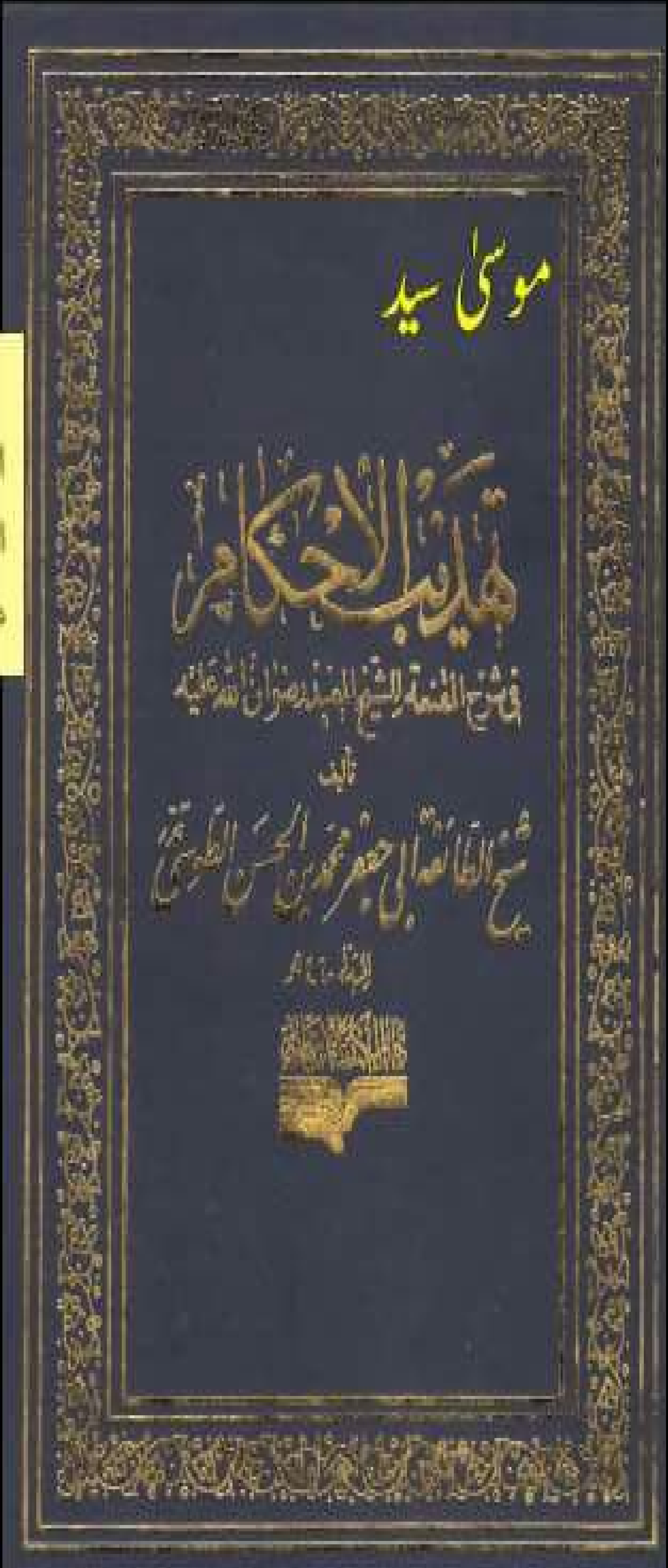

# علامہ مجلسی نے اس روایت کو حسن قرار دیا

## كتاب مرآة العقول في شرح أخبار آل الرسول العلامة المجلسي ج ٢٠ الصفحة ٤٢



فلمّا اتى الكتاب إلى عبدالملك قال لمن عنده: خبّروني عن رجل إذا أتى ماصنع النّاس لم يزده إلّا شرفاً؟ قالوا: ذاك أمير المؤمنين. قال: لا والله ماهو ذاك، قالوا: مانعرف إلّا أمير المؤمنين، قال: فلا والله ماهو بأمير المؤمنين ولكنّه عليّ بن الحسين عليهما السلام.

**﴿باب﴾**

**٥( تزويج ام كلثوم )٥**

١ ـ عليّ بن إبراهيم، عن أبيه، عن ابن أبي عمير، عن هشام بن سالم؛ وحمّاد، عن زرارة، عن أبي عبدالله عليه السلام في تزويج أمّ كلثوم فقال: إنّ ذلك فرج غُصبناه.

٢ ـ محمّد بن أبي عمير، عن هشام بن سالم، عن أبي عبدالله عليه السلام قال: لمّا خطب إليه قال

**باب في تزويج ام كلثوم**

**الحديث الأول**: حسن.

**الحديث الثاني**: حسن.

موٹی سیاہ

أقول: هذان الخبران لا يدلّان على وقوع تزويج أمّ كلثوم رضي الله عنها من الملعون المنافق ضرورةً و تقيّةً، وورد في بعض الأخبار ما ينافيه.

مثل مارواه القطب الراوندي عن الصفّار بإسناده إلى عمر بن أُذينة، قال:

٢ ـ محمّد بن أبي عمير، عن هشام بن سالم، عن أبي عبدالله عليه السلام قال: لمّا خطب إليه

السقاية و زمزم، فأتى العبّاس عليّاً فكلّمه فأبى عليه فألحّ العبّاس فلمّا رأى أمير المؤمنين مشقّة كلام الرجل على العبّاس، و أنّه سيفعل بالسقاية ما قال، أرسل أمير المؤمنين إلى جنّيّة من أهل نجران يهوديّة يقال لها سحيقة بنت جريرية فأمرها فتمثّلت في مثال أمّ كلثوم و حجبت الأبصار عن أمّ كلثوم، و بعث بها

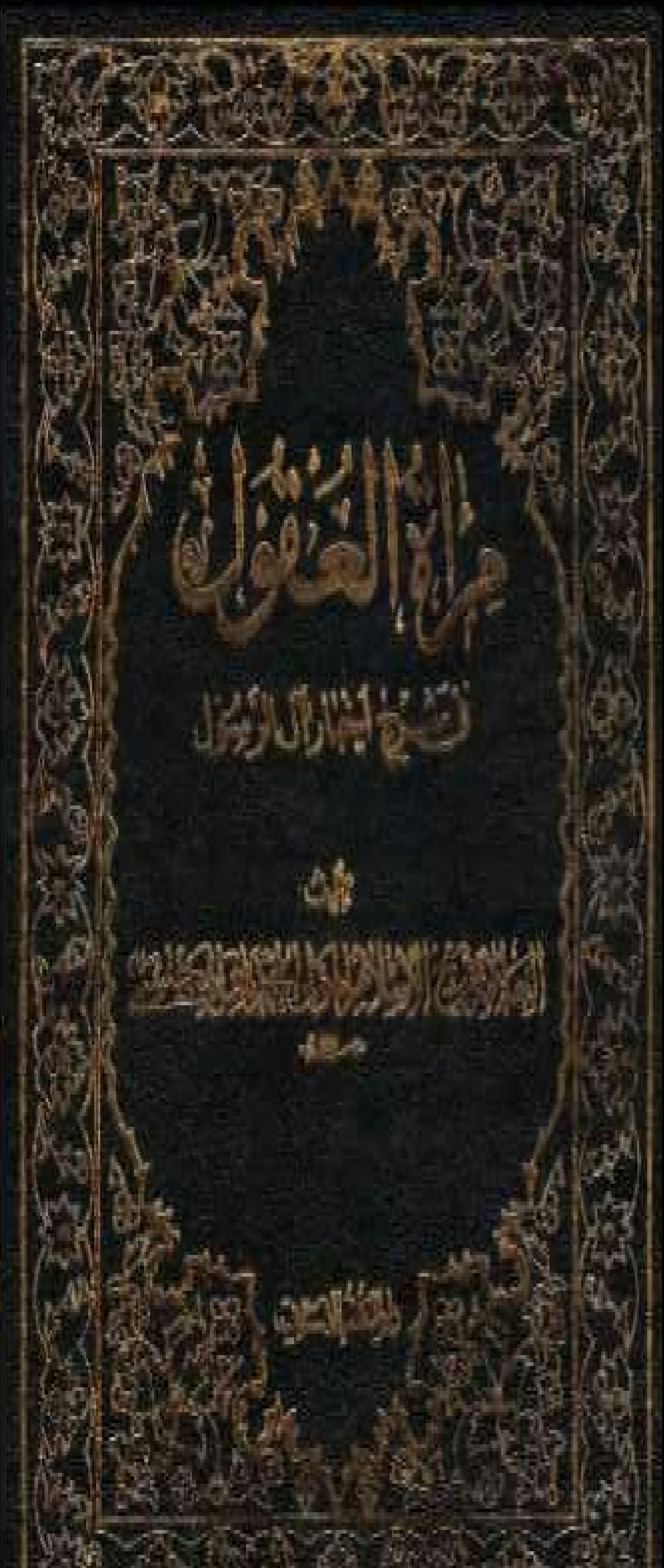

علی بن ابراہیم عن ابیہ عن ابن ابی عمر عن ہشام بن سالم وحماد عن زرارۃ عن ابی عبداللہ فی تزویج ام کلثوم فقال ذلک فرج غصبناہ

امام جعفر صادق سے ام کلثوم بنت علی کے نکاح کے بارے میں دریافت کیا گیا تو آپ نے فرمایا یہ شرمگاہ ھم سے زبردستی چھین لی گئی تھی

کتاب فروع الکافی الشیخ کلینی ج ۵ صفحہ ۲۰۸

نَعَمْ قَدْ قُلْتُ ذَلِكَ، فَقَالَ الْخَارِجِيُّ: فَهَا أَنَا ذَا قَدْ جِئْتُكَ خَاطِباً فَقَالَ لَهُ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام: إِنَّكَ لَكُفْوٌ فِي دَمِكَ وَحَسَبِكَ فِي قَوْمِكَ وَلَكِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ صَانَنَا عَنِ الصَّدَقَةِ وَهِيَ أَوْسَاخُ أَيْدِي النَّاسِ فَنَكْرَهُ أَنْ نُشْرِكَ فِيمَا فَضَّلَنَا اللَّهُ بِهِ مَنْ لَمْ يَجْعَلِ اللَّهُ لَهُ مِثْلَ مَا جَعَلَ اللَّهُ لَنَا فَقَامَ الْخَارِجِيُّ وَهُوَ يَقُولُ: تَاللَّهِ مَا رَأَيْتُ رَجُلاً مِثْلَهُ قَطُّ رَدَّنِي وَاللَّهِ أَقْبَحَ رَدٍّ وَمَا خَرَجَ مِنْ قَوْلِ صَاحِبِهِ.

٦ - عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنِ ابْنِ فَضَّالٍ، عَنْ ثَعْلَبَةَ بْنِ مَيْمُونٍ، عَمَّنْ يَرْوِي، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام أَنَّ عَلِيَّ بْنَ الْحُسَيْنِ عليه السلام تَزَوَّجَ سُرِّيَّةً كَانَتْ لِلْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ عليه السلام فَبَلَغَ ذَلِكَ عَبْدَ الْمَلِكِ بْنَ مَرْوَانَ فَكَتَبَ إِلَيْهِ فِي ذَلِكَ كِتَاباً أَنَّكَ صِرْتَ بَعْلَ الْإِمَاءِ، فَكَتَبَ إِلَيْهِ عَلِيُّ بْنُ الْحُسَيْنِ عليه السلام: إِنَّ اللَّهَ رَفَعَ بِالْإِسْلَامِ الْخَسِيسَةَ وَأَتَمَّ بِهِ النَّاقِصَةَ فَأَكْرَمَ بِهِ مِنَ اللُّؤْمِ فَلَا لُؤْمَ عَلَى مُسْلِمٍ إِنَّمَا اللُّؤْمُ لُؤْمُ الْجَاهِلِيَّةِ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صلى الله عليه وآله أَنْكَحَ عَبْدَهُ وَنَكَحَ أَمَتَهُ فَلَمَّا انْتَهَى الْكِتَابُ إِلَى عَبْدِ الْمَلِكِ قَالَ: لِمَنْ عِنْدَهُ: خَبِّرُونِي عَنْ رَجُلٍ إِذَا أَتَى مَا يَضَعُ النَّاسَ لَمْ يَزِدْهُ إِلَّا شَرَفاً؟ قَالُوا: ذَاكَ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ قَالَ: لَا وَاللَّهِ مَا هُوَ ذَاكَ، قَالُوا: مَا نَعْرِفُ إِلَّا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ، قَالَ: فَلَا وَاللَّهِ مَا هُوَ بِأَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ وَلَكِنَّهُ عَلِيُّ بْنُ الْحُسَيْنِ عليه السلام.

## ٢١٤ - باب: تزويج أم كلثوم

١ - عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ، عَنْ هِشَامِ بْنِ سَالِمٍ، وَحَمَّادٍ، عَنْ زُرَارَةَ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام فِي تَزْوِيجِ أُمِّ كُلْثُومٍ فَقَالَ: إِنَّ ذَلِكَ فَرْجٌ غُصِبْنَاهُ.

٢ - مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي عُمَيْرٍ، عَنْ هِشَامِ بْنِ سَالِمٍ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ: لَمَّا خَطَبَ إِلَيْهِ قَالَ لَهُ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ: إِنَّهَا صَبِيَّةٌ قَالَ: فَلَقِيَ الْعَبَّاسَ فَقَالَ لَهُ: مَا لِي أَبِي بَأْسٌ؟ قَالَ: وَمَا ذَاكَ؟ قَالَ: خَطَبْتُ إِلَى

٢١٤ - باب: تزويج أم كلثوم

١ - عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ، عَنْ هِشَامِ بْنِ سَالِمٍ، وَحَمَّادٍ، عَنْ زُرَارَةَ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام فِي تَزْوِيجِ أُمِّ كُلْثُومٍ فَقَالَ: إِنَّ ذَلِكَ فَرْجٌ غُصِبْنَاهُ.

٢ - سَهْلُ بْنُ زِيَادٍ، وَمُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ جَمِيعاً، عَنْ عَلِيِّ بْنِ مَهْزِيَارَ قَالَ: كَتَبَ عَلِيُّ بْنُ أَسْبَاطٍ إِلَى أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام فِي أَمْرِ بَنَاتِهِ وَأَنَّهُ لَا يَجِدُ أَحَداً مِثْلَهُ فَكَتَبَ إِلَيْهِ أَبُو جَعْفَرٍ عليه السلام فَهِمْتُ مَا ذَكَرْتَ مِنْ أَمْرِ بَنَاتِكَ وَأَنَّكَ لَا تَجِدُ أَحَداً مِثْلَكَ فَلَا تَنْظُرْ فِي ذَلِكَ رَحِمَكَ اللَّهُ فَإِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صلى الله عليه وآله قَالَ: إِذَا جَاءَكُمْ مَنْ تَرْضَوْنَ خُلُقَهُ وَدِينَهُ فَزَوِّجُوهُ وَإِلَّا تَفْعَلُوهُ تَكُنْ فِتْنَةٌ فِي الْأَرْضِ وَفَسَادٌ كَبِيرٌ.

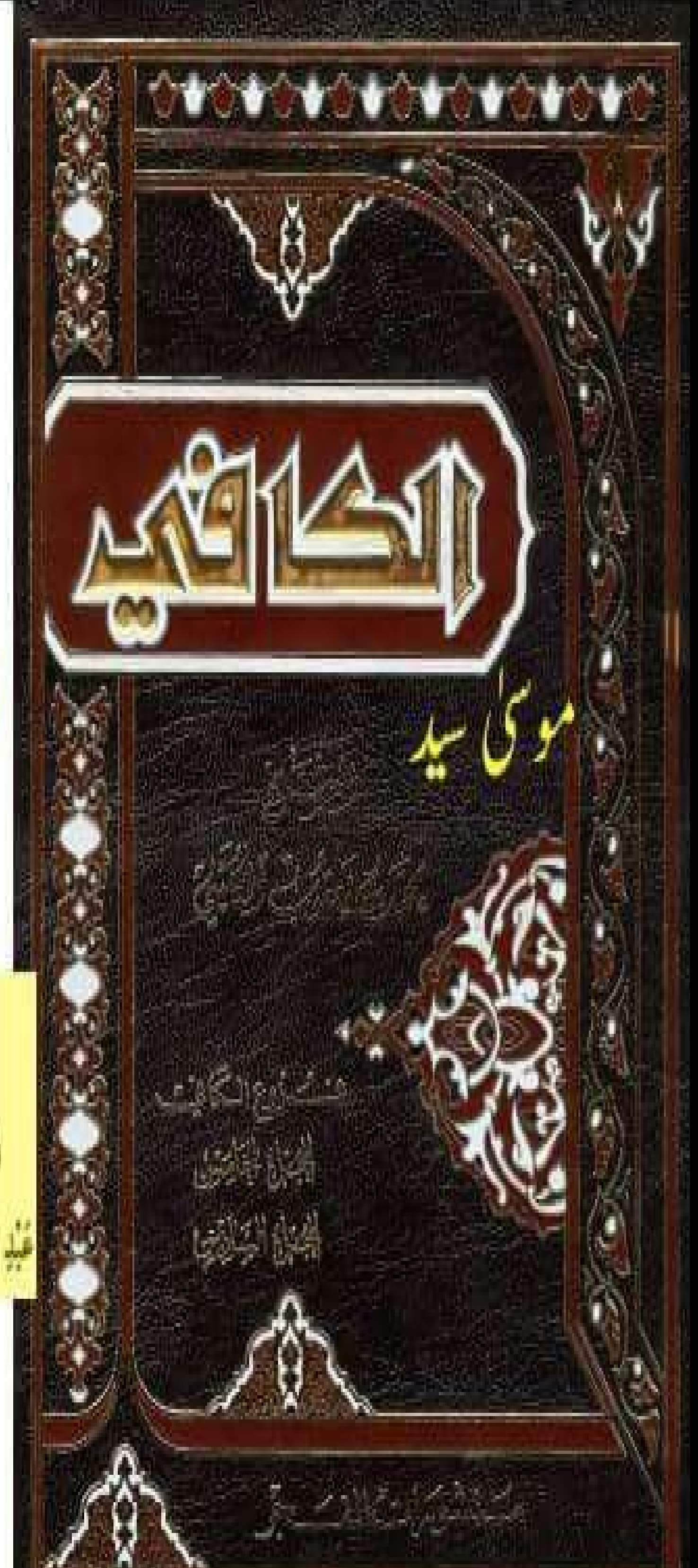

محمد بن یعقوب محمد بن یحیٰ وغیرہ عن احمد بن محمد بن عیسی عن الحسین بن سعید عن النضر بن سوید عن

ھشام بن سالم عن سلیمان ابن خالد قال: سالت ابا عبد اللہ عن امراۃ توفی عنھا زوجھا این تعتد فی بیت زوجھا

تعتد او حیث شاءت ثم قال ان علیا لما مات عمر اتی ام کلثوم فاخذ بیدھا فانطلق بھا الی بیتہ

ترجمہ سلیمان بن خالد کہتا ہے میں نے امام جعفر صادق سے پوچھا کہ جس عورت کا شوہر فوت ہو جائے وہ آپکی عدت کہاں گزرے خاوند کے گھر میں یا جہاں چاہے امام جعفر نے کہا جہاں چاہے پھر فرمایا جب حضرت عمر فوت ہوئے حضرت علی آپنی بیٹی کے گھر تشریف لے گیے اور اسکو ساتھ آپنے گھر لے آے

کتاب وسائل الشیعۃ الحر العاملی جلد ۲۲ صفحہ ۲۴۲

٢٤٢ كتاب الطلاق أبواب العدد

محمّد بن عيسى ، عن الحسين بن سعيد ، عن النضر بن سويد ، عن هشام بن سالم ، عن سليمان بن خالد ، قال : سألت أبا عبدالله ( عليه السلام ) عن امرأة توفّي عنها زوجها ، اين تعتدُّ ؟ في بيت زوجها تعتدّ ؟ أو حيث شاءت ؟ قال : حيث شاءت ، ثمّ قال : إنّ عليّاً ( عليه السلام ) لمّا مات عمر أتى أُمّ كلثوم ، فأخذ بيدها ، فانطلق بها إلى بيته .

ورواه الشيخ بإسناده عن الحسين بن سعيد مثله[1] .

٢٤٢ كتاب الطلاق أبواب العدد

محمّد بن عيسى ، عن الحسين بن سعيد ، عن النضر بن سويد ، عن هشام بن سالم ، عن سليمان بن خالد ، قال : سألت أبا عبدالله ( عليه السلام ) عن امرأة توفّي عنها زوجها ، اين تعتدُّ ؟ في بيت زوجها تعتدّ ؟ أو حيث شاءت ؟ قال : حيث شاءت ، ثمّ قال : إنّ عليّاً ( عليه السلام ) لمّا مات عمر أتى أُمّ كلثوم ، فأخذ بيدها ، فانطلق بها إلى بيته .

سألته عن المرأة المتوفى عنها زوجها ، تعتدّ في بيتها ، أو حيث شاءت ؟ قال : بل حيث شاءت ، إنّ عليّاً ( عليه السلام ) لمّا توفّي عمر أتى أمّ كلثوم ، فانطلق بها إلى بيته .

ورواه الشيخ بإسناده عن محمّد بن يعقوب مثله[1] .

[٢٨٤٩٥] ٤ ـ وعن الحسين بن محمّد ، عن معلّى بن محمّد ، عن الحسن بن

(١) التهذيب ٨ : ١٦١/٥٥٨ ، والاستبصار ٣ : ٣٥٢ / ١٢٥٨ .
٢ ـ الكافي ٦ : ١١٦/٨ .
(١) التهذيب ٨ : ١٥٩/٥٥٣ ، والاستبصار ٣ : ٣٥٣ / ١٢٦٢ .
(٢) تقدم في الحديث ١ من هذا الباب .
(٣) يأتي في الحديثين ٣ و ٤ من هذا الباب .
٣ ـ الكافي ٦ : ١١٥/١ .
(١) التهذيب ٨ : ١٦١/٥٥٧ ، والاستبصار ٣ : ٣٥٢ / ١٢٥٧ .
٤ ـ الكافي ٦ : ١١٦/٣ .

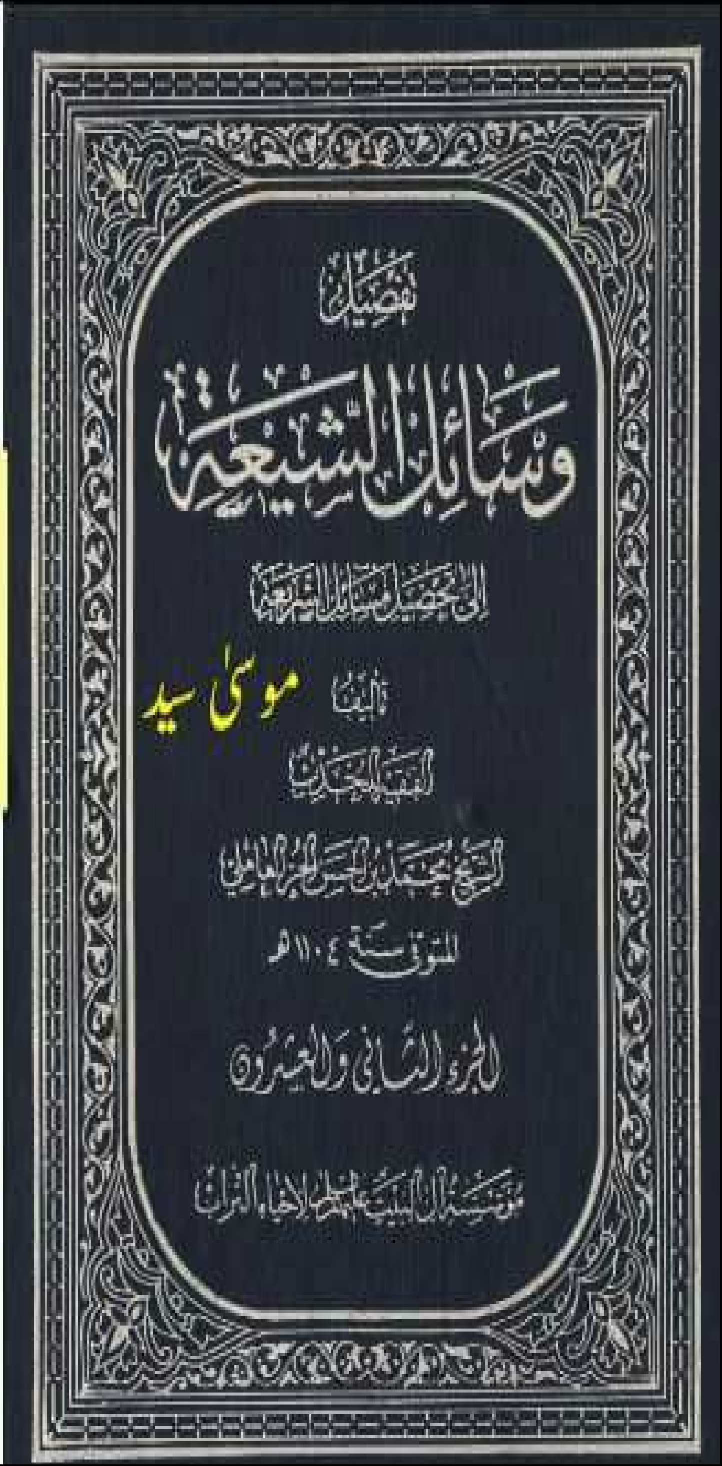

١٩٧٨- نصر بن عامر بن وهب ، ثقة :

[ ثقة إمامي ، المعجم ١٣٩/١٩ ]

١٩٧٩- نصر بن عبدالرحمن البارقي ، أسند عنه :

١٩٨٠- نصر بن قابوس ، وثقه المفيد ومدحه غيره :

[ ثقة إمامي ، المعجم ١٤٠/١٩، ١٤٠ ]

١٩٨١- نصر بن مزاحم المنقري ، ح ، وغيرهم ، م :

[ مستقيم الطريقة صالح الأمر كتبه حسان إمامي ، المعجم ١٤٣/١٩ ، ولم يعلق عليه السيد قدس سره من حيث أنه يعتمد عليه أم لا ، نعم استظهر وثاقته كما في ١٣٨/١٤ عند وقوعه في طريق الشيخ إلى لوط بن يحيى ، ولكن ذلك لوقوعه في اسناد كامل الزيارات كما لا يخفى ، والله العالم ]

١٩٨٢- نصير ، م :

١٩٨٣- النضر بن الربيع ، أسند عنه :

١٩٨٤- النضر بن سويد ، ثقة :

[ ثقة إمامي ، المعجم ١٤٨/١٩، ١٥١ ]

١٩٨٥- النضر بن عثمان النواء ، ض :

١٩٨٦- النضر بن محمد الهمداني ، ثقة ، وغيرهم ، م :

٥

[ ثقة مجهول المذهب ، المعجم ١٤٣/١٩، ١٦٠ ]

١٩٨٧، ٨- نضلة ، ونضير ، م :

[ نضلة هو نضلة بن عبيد ، من الأصفياء إمامي ، المعجم ١٩١/١٩ - ٢١/



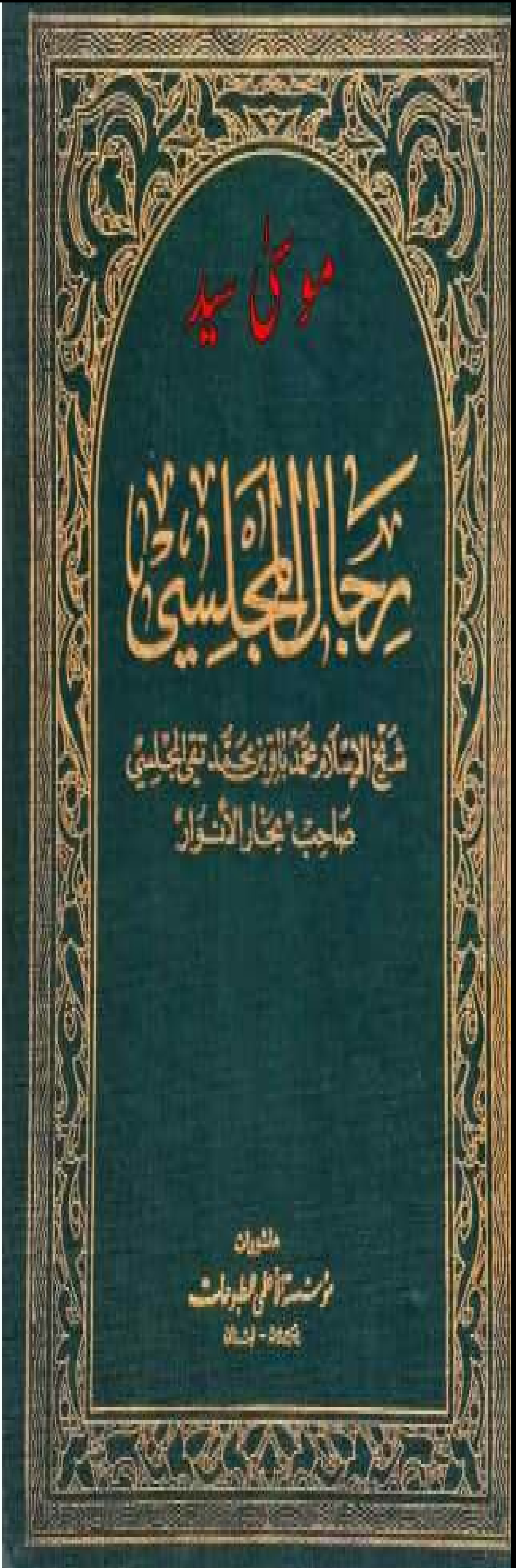

٨٣٨- سلمة بن محمد ، ثقة ، والباقون ، م :

[ ثقة إمامي ، المعجم ٢١٣/٨ ومصدر التوثيق في ٣٥٢/١٨ ]

٨٣٩- سليم بن قيس الهلالي ، مخ :

[ ثقة إمامي ، المعجم ٢٧٧،٢١٦،٢٠٨/٨ ]

٨٤٠- سليم الفراء ، ثقة ، وغيرهما ، م :

[ ثقة إمامي ، المعجم ٢٩١،٢٨٩،٢٨٨،٢٨٠،٢٧٧،٢٣١،٢٢٩،٢٢٨،٢١٦/٨
وعلى فرض التعدد يعود سليمان بن مولى طربال مجهول الحال بعد تجديد النظر
في توثيقات ابن قولويه ]

٨٤١- سليمان بن جعفر الجعفري ، ثقة :

[ ثقة إمامي ، المعجم ٢٨٥،٢٤١،٢٤٠،٢٣٨/٨ = ٧٦/٢٣ ]

٨٤٢- سليمان بن خالد الأقطع ، راوي الصادق عليه السلام ، ثقة :

[ ثقة إمامي ، المعجم ٢٤٥/٨ ]

٨٤٣- سليمان بن داود المنقري ، ض :

[ ثقة غير عامي ، المعجم ٢٩٠،٢٥٧،٢٥٤،٢٣٣/٨ = ١٩١/٢٢ = ١٤٣/٢٣ ]

٨٤٤- سليمان بن سفيان ، أبو داود المسترق ، ثقة :

[ ثقة إمامي ، المعجم ٢٩٠،٢٦٢/٨ - ١٥٠،١٥٠،١٤٨/٢١ - ١٤٣/٢٣ ]

٨٤٥- سليمان بن سماعة الضبي ، ثقة :

[ ثقة إمامي ، المعجم ٢٦٧،٢٦٦/٨ - ٨٠/٢٣ ]

٨٤٦- سليمان بن سويد ، أسند عنه :



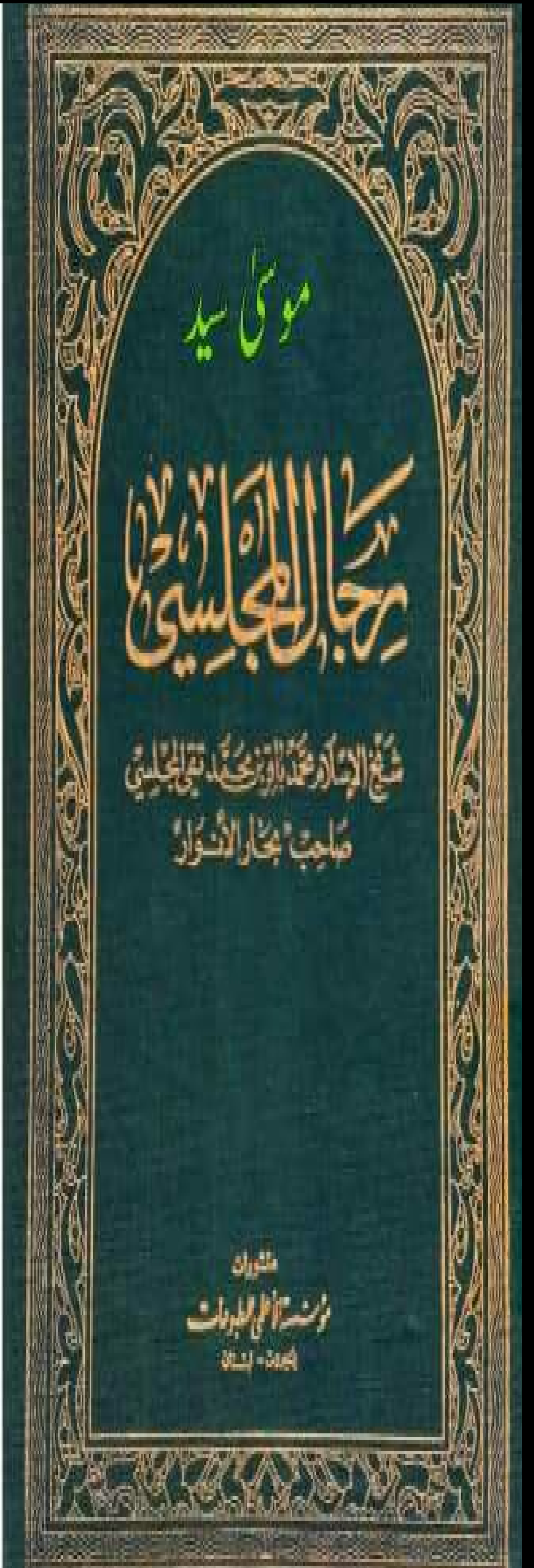

محمد بن یعقوب محمد بن یحیٰ و غیرہ عن احمد بن محمد بن عیسی عن الحسین بن سعید عن النضر بن سوید عن
هشام بن سالم عن سلیمان ابن خالد قال: سالت ابا عبد اللہ عن امراۃ توفی عنہا زوجہا این تعتد فی بیعت زوجہا
تعتد او حیث شاءت ثم قال ان علیا لما مات عمر اتی ام کلثوم فاخذ بیدھا فانطلق بہا الی بیتہ

ترجمہ سلیمان بن خالد کہتا ہے میں نے امام جعفر صادق سے پوچھا کہ جس عورت کا شوہر فوت ہو جائے وہ آپکی عدت کہاں گزرے خاوند کے گھر میں یا جہاں چاہے امام جعفر نے کہا جہاں چاہے پھر فرمایا جب حضرت عمر فوت ہوے حضرت علی آپنی بیٹی کے گھر تشریف لے گیے اور اسکو ساتھ آپنے گھر لے آے

کتاب وسائل الشیعۃ الحر العاملی جلد ٢٢ صفحہ ٢٤٢



محمّد بن عيسى ، عن الحسين بن سعيد ، عن النضر بن سويد ، عن هشام بن سالم ، عن سليمان بن خالد ، قال : سألت أبا عبدالله ( عليه السلام ) عن امرأة توفّي عنها زوجها ، اين تعتدُّ ؟ في بيت زوجها تعتدّ ؟ أو حيث شاءت ؟ قال : حيث شاءت ، ثمّ قال : إنّ عليّاً ( عليه السلام ) لمّا مات عمر أتى أمّ كلثوم ، فأخذ بيدها ، فانطلق بها إلى بيته .

ورواه الشيخ بإسناده عن الحسين بن سعيد مثله[1] .

٢٤٢ كتاب الطلاق أبواب العدد

محمّد بن عيسى ، عن الحسين بن سعيد ، عن النضر بن سويد ، عن هشام بن سالم ، عن سليمان بن خالد ، قال : سألت أبا عبدالله ( عليه السلام ) عن امرأة توفّي عنها زوجها ، اين تعتدُّ ؟ في بيت زوجها تعتدّ ؟ أو حيث شاءت ؟ قال : حيث شاءت ، ثمّ قال : إنّ عليّاً ( عليه السلام ) لمّا مات عمر أتى أمّ كلثوم ، فأخذ بيدها ، فانطلق بها إلى بيته .

سألته عن المرأة المتوفى عنها زوجها ، تعتدّ في بيتها ، أو حيث شاءت ؟ قال : بل حيث شاءت ، إنّ عليّاً ( عليه السلام ) لمّا توفّي عمر أتى أمّ كلثوم ، فانطلق بها إلى بيته .

ورواه الشيخ بإسناده عن محمّد بن يعقوب مثله[1] .

[٢٨٤٩٥] ٤ ـ وعن الحسين بن محمّد ، عن معلّى بن محمّد ، عن الحسن بن

---

(١) التهذيب ٨ : ١٦١/٥٥٨ ، والاستبصار ٣ : ٣٥٢ / ١٢٥٨ .
٢ ـ الكافي ٦ : ١١٦/٨ .
(١) التهذيب ٨ : ١٥٩/٥٥٣ ، والاستبصار ٣ : ٣٥٣ / ١٢٦٢ .
(٢) تقدم في الحديث ١ من هذا الباب .
(٣) يأتي في الحديثين ٣ و ٤ من هذا الباب .
٣ ـ الكافي ٦ : ١١٥/١ .
(١) التهذيب ٨ : ١٦١/٥٥٧ ، والاستبصار ٣ : ٣٥٢ / ١٢٥٧ .
٤ ـ الكافي ٦ : ١١٦/٣ .

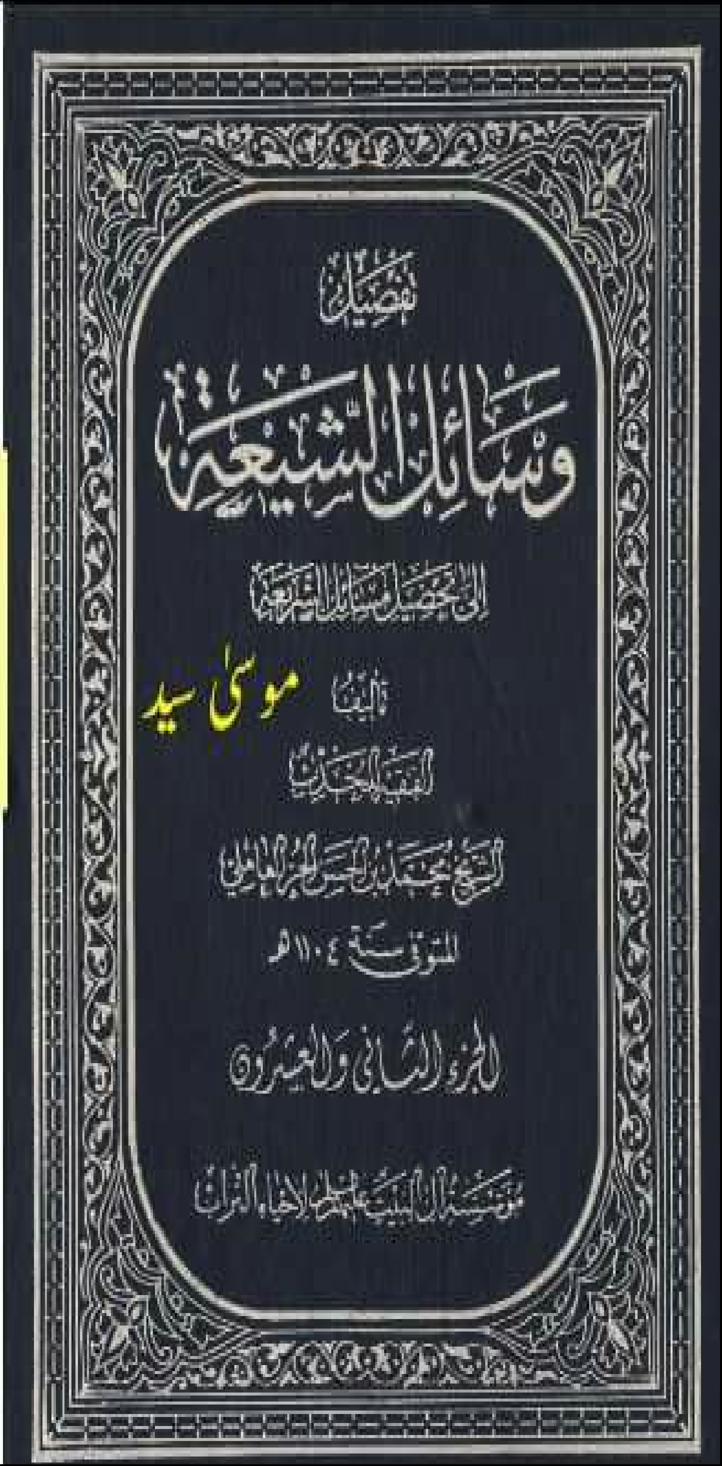

الدمعة ، ح :

[ مجهول الحال ، المعجم ٣٣٦/٤ - ٢٣٩/٥، ٢٣٩، ٢٤١ - ٩٥/٢٣ ]

٥٥٥- الحسين بن سعيد الأهوازي ، ثقة :

[ ثقة إمامي ، المعجم ٣٤٢/٤ ضمن ترجمة أخيه الحسن - ٢٣٣/٥، ٢٤٣، ٢٤٣ ]

٥٥٦- الحسين بن شاذويه الصفار ، ثقة :

[ ثقة إمامي ، المعجم ٢٦٨/٥ - ٦٨/٦ ]

٥٥٧- الحسين بن شداد ، أسند عنه :

٥٥٨- الحسين بن صدقة ، ثقة :

[ تقدم في الحسن بن صدقة برقم ٤٨٥ ]

٥٥٩- الحسين بن عبيدالله بن حمران الهمداني ، ثقة :

[ ثقة إمامي ، المعجم ٢١/٦ ]

٥٦٠- الحسين بن عبيدالله السعدي ، ض :

[ له كتب صحيحة الحديث إمامي ، المعجم ٣٧٦/٤ - ١٣/٦، ١٥، ١٦، ١٩، ٢١ ولم يعلق عليه السيد قدس سره من حيث أنه يعتمد عليه أم لا ]

٥٦١- الحسين بن عبيدالله الغضائري ، من مشايخ إجازة الشيخ ، ووثقه ابن طاوس :

[ ثقة إمامي ، المعجم ١٩/٦، ٢٠ ]

٥٦٢- الحسين بن عبيدالله القمي ، ض :



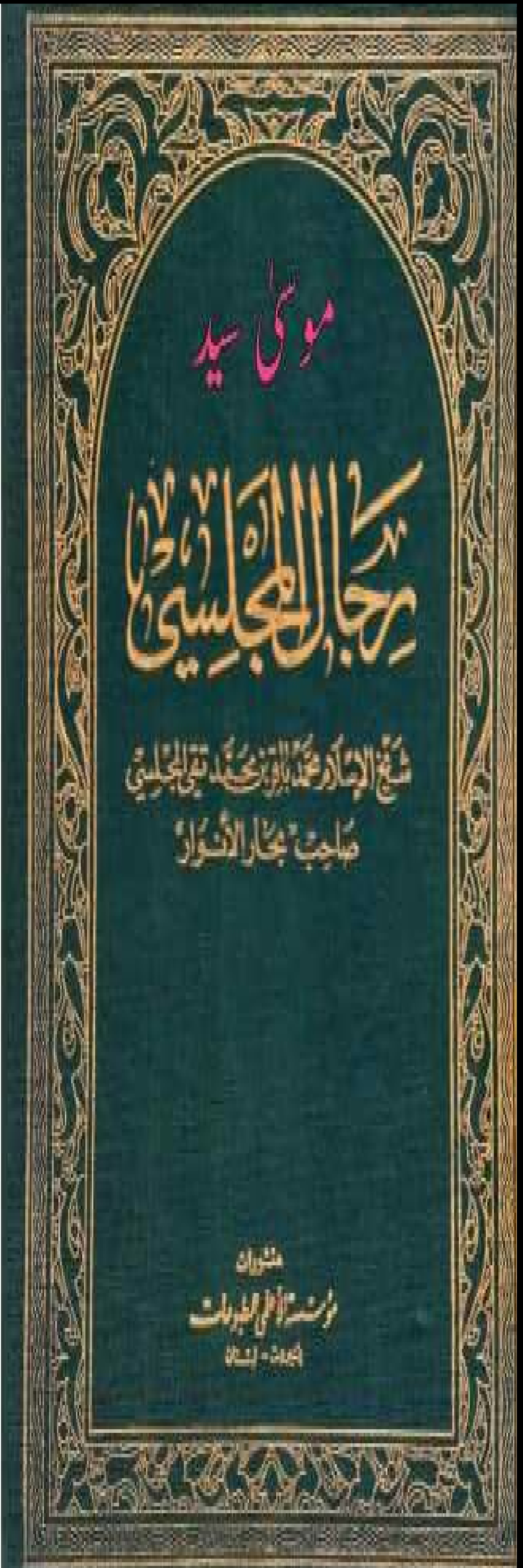

میں نے ابو عبداللہ سے پوچھا کہ وہ عورت جسکا شوہر فوت ہو جائے وہ عدت شوہر کے گھر پوری کرلے گی یا جہاں وہ چاہے امام نے فرمایا جہاں وہ چاہے کرلے کیونکہ حضرت عمرؓ کے انتقال کے بعد حضرت علیؓ ام کلثومؓ کو اپنے گھر لے آئے تھے

**کتاب استبصار الشیخ الطوسی ج۳ ص ۶۶۰**



فرواه إذا تُوفّي عنها زوجها.

٤ - فأمّا ما رواه عليّ بن الحسن الطاطريّ قال: حدّثني عليّ بن عبد الله بن عليّ بن أبي شعبة الحلبيّ عن أبيه عن رجل عن أبي عبد الله عليه السلام قال: سألته عن رجل تزوّج امرأة متعة ثمّ مات عنها ما عدّتها؟ قال: خمسة وستّون يوماً.

فيحتمل أن يكون المراد به إذا كانت الزّوجة أمة قوم فتمتّع بها الرّجل بإذنهم فعدّتها عدّة الإماء خمسة وستّون يوماً حسب ما قدّمناه إذا لم يكن أمّهات أولاد.

### ٢٠٤ - باب، أن المطلقة ليس عليها حداد

١ - محمّد بن يعقوب عن محمّد بن يحيى عن أحمد بن محمّد عن محمّد بن خالد عن القاسم بن عروة عن زرارة عن أبي عبد الله عليه السلام قال: المطلّقة تكتحل وتختضب وتطيّب وتلبس ما شاءت من الثّياب لأنّ الله تعالى يقول: ﴿لعلّ الله يحدث بعد ذلك أمراً﴾ لعلّها تقع في نفسه فيراجعها.

٢ - فأمّا ما رواه محمّد بن يعقوب عن عدّة من أصحابنا عن سهل بن زياد عن محمّد بن الحسن بن شمّون

**٢ - الحسين بن سعيد عن النّضر بن سويد عن هشام بن سالم عن سليمان بن خالد قال: سألت أبا عبد الله عليه السلام عن امرأة توفّي عنها زوجها أين تعتدّ في بيت زوجها أو حيث شاءت؟ قال: حيث شاءت، ثمّ قال: إنّ عليّاً عليه السلام لمّا مات عمر أتى أمّ كلثوم فأخذ بيدها فانطلق بها إلى بيته.**

قال: بل حيث شاءت إنّ عليّاً عليه السلام لمّا توفّي عمر أتى إلى أمّ كلثوم فانطلق بها إلى بيته.

٢ - الحسين بن سعيد عن النّضر بن سويد عن هشام بن سالم عن سليمان بن خالد قال: سألت أبا عبد الله عليه السلام عن امرأة توفّي عنها زوجها أين تعتدّ في بيت زوجها أو حيث شاءت؟ قال: حيث شاءت، ثمّ قال: إنّ عليّاً عليه السلام لمّا مات عمر أتى أمّ كلثوم فأخذ بيدها فانطلق بها إلى بيته.

٣ - محمّد بن يعقوب عن محمّد بن يحيى عن أحمد بن محمّد عن الحسين ومحمّد بن عيسى عن يونس عن رجل عن أبي عبد الله عليه السلام قال: سألته عن المتوفّى عنها زوجها تعتدّ في بيت تمكث فيه شهراً أو أقلّ من شهر أو أكثر ثمّ تتحوّل منه إلى غيره ثمّ تمكث في المنزل الّذي تحوّلت إليه مثل ما مكثت في المنزل الّذي تحوّلت منه وكذا صنيعها حتّى تنقضي عدّتها؟ قال: يجوز ذلك لها ولا بأس.

٤ - فأمّا ما رواه محمّد بن يعقوب عن عليّ بن إبراهيم عن أبيه عن عثمان بن عيسى عن سماعة بن مهران قال:

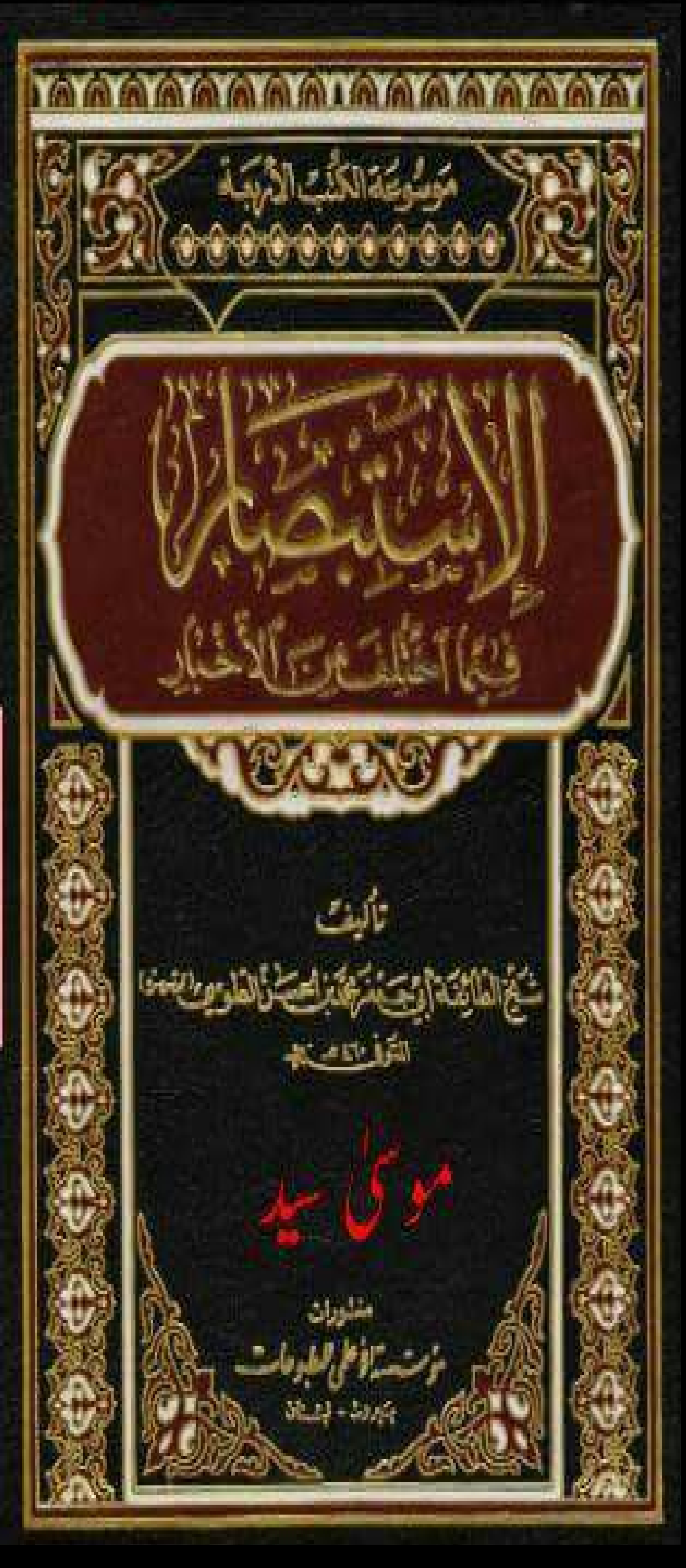

٢ ـ محمد بن يحيى ، وغيره ، عن أحمد بن محمد بن عيسى ، عن الحسين بن سعيد ، عن النضر بن سويد ، عن هشام بن سالم ، عن سليمان بن خالد قال : سألت أبا عبدالله عليه السلام عن امرأة توفي زوجها أين تعتد ، في بيت زوجها تعتد أو حيث شاءت ؟ قال : بلى حيث شاءت ، ثم قال : إن علياً عليه السلام لما مات عمر أتى أم كلثوم فأخذ بيدها فانطلق بها إلى بيته .

ج ٢١ باب المتوفى عنها زوجها المدخول بها أين تعتد ١٩٩

٢ ـ محمد بن يحيى ، وغيره ، عن أحمد بن محمد بن عيسى ، عن الحسين بن سعيد ، عن النضر بن سويد ، عن هشام بن سالم ، عن سليمان بن خالد قال : سألت أبا عبدالله عليه السلام عن امرأة توفي زوجها أين تعتد ، في بيت زوجها تعتد أو حيث شاءت ؟ قال : بلى حيث شاءت ، ثم قال : إن علياً عليه السلام لما مات عمر أتى أم كلثوم فأخذ بيدها فانطلق بها إلى بيته

٥ ـ حميد بن زياد ، عن ابن سماعة ، عن عبدالله بن جبلة ، عن ابن بكير ، عن عبيد بن زرارة ، عن أبي عبدالله عليه السلام في المتوفى عنها زوجها أتحج وتشهد الحقوق ؟ قال : نعم .

---

٣ موسى سيد

**الحديث الثاني : صحيح**

**الحديث الثالث :** ضعيف .

**الحديث الرابع :** موثق كالصحيح .

قوله عليه السلام : « بغسلة » قال الجوهري : يقال : غسلة مطرّاة ، وهي آس يطرى بأفاويه الطيب و يمتشط به ، و لا تقل غسلة ، و قال أيضاً : غسلة مطرّاة أي مرباة بالأفاويه يغسل بها الرأس واليد .

أقول : ويمكن أن يقرأ بالتاء والهاء و على الثاني الضمير راجع إلى الامتشاط ويمكن أن يقرأ بفتح العين ، والكسر أشهر .

**الحديث الخامس :** موثق .

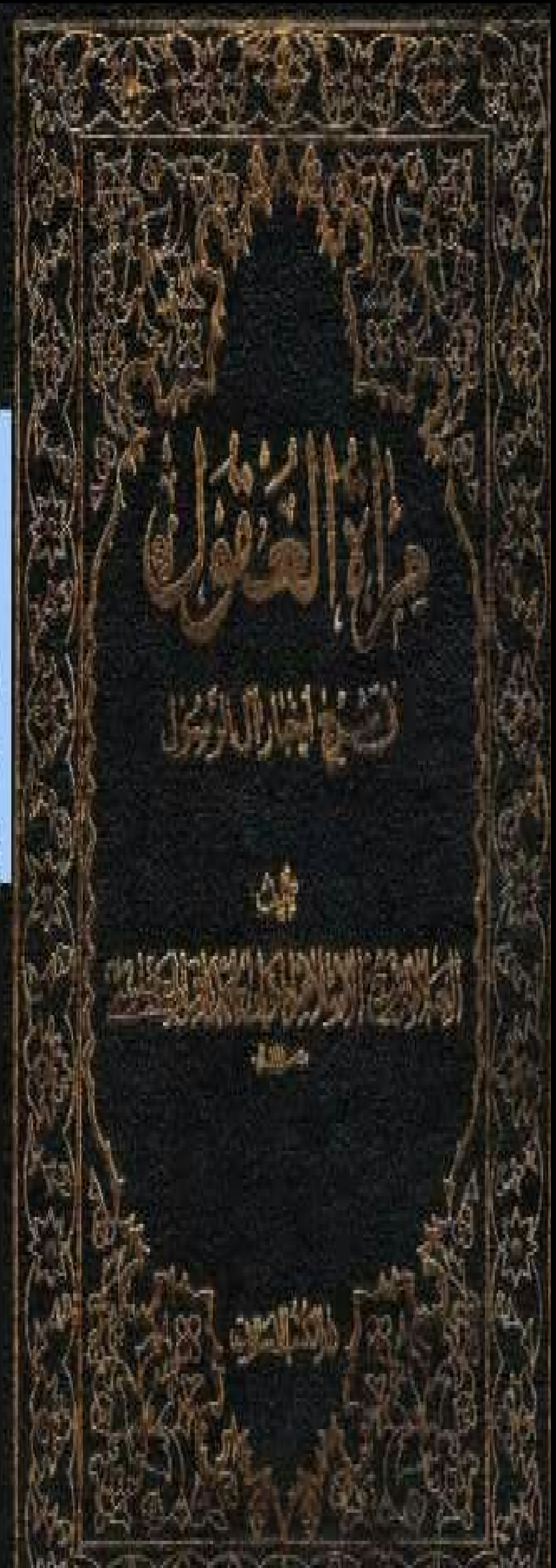

حميد بن زياد، عن ابن سماعة، عن محمد بن زياد، عن عبد الله بن سنان، ومعاوية ابن عمار، عن أبي عبد الله عليه السلام قال: سألته عن المرأة المتوفى عنها زوجها أتعتد في بيتها أو حيث شاءت؟ قال: بل حيث شاءت، إن عليا عليه السلام لما توفي عمر أتى أم كلثوم فانطلق بها إلى بيته

ترجمہ میں نے ابو عبداللہ سے پوچھا کہ وہ عورت جس کا شوہر انتقال کر گیا ہو وہ عدت شوہر کے گھر میں پوری کرے گی یا جہاں وہ چاہے کرلے؟ امام (رضی اللہ تعالی عنہ) نے فرمایا جہاں وہ چاہے کرلے کیونکہ حضرت عمر (رضی اللہ تعالی عنہ) کے انتقال کے بعد حضرت علی (رضی اللہ تعالی عنہ) ام کلثوم (رضی اللہ تعالی عنہما) کو اپنے گھر لے آئے۔

## كتاب فروع الكافي - الشيخ الكليني - ج ٦ - الصفحة ٧٥



٩ - عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا، عَنْ سَهْلِ بْنِ زِيَادٍ، عَنِ ابْنِ أَبِي نَصْرٍ، عَنْ مُثَنَّى الْحَنَّاطِ، عَنْ زُرَارَةَ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام فِي الْمَرْأَةِ الْحَامِلِ الْمُتَوَفَّى عَنْهَا زَوْجُهَا هَلْ لَهَا نَفَقَةٌ؟ قَالَ: لَا.

وَرُوِيَ أَيْضاً أَنَّ نَفَقَتَهَا مِنْ مَالِ وَلَدِهَا الَّذِي فِي بَطْنِهَا [رَوَاهُ].

١٠ - مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْمَاعِيلَ بْنِ بَزِيعٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْفُضَيْلِ، عَنْ أَبِي الصَّبَّاحِ الْكِنَانِيِّ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ: الْمَرْأَةُ الْحُبْلَى الْمُتَوَفَّى عَنْهَا زَوْجُهَا يُنْفَقُ عَلَيْهَا مِنْ مَالِ وَلَدِهَا الَّذِي فِي بَطْنِهَا.

### ٨٤ - باب: المتوفى عنها زوجها المدخول بها أين تعتد وما يجب عليها

١ - حُمَيْدُ بْنُ زِيَادٍ، عَنِ ابْنِ سَمَاعَةَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ زِيَادٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سِنَانٍ؛ وَمُعَاوِيَةَ بْنِ عَمَّارٍ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ: سَأَلْتُهُ عَنِ الْمَرْأَةِ الْمُتَوَفَّى عَنْهَا زَوْجُهَا أَتَعْتَدُّ فِي بَيْتِهَا أَوْ حَيْثُ شَاءَتْ؟ قَالَ: بَلْ حَيْثُ شَاءَتْ، إِنَّ عَلِيّاً عليه السلام لَمَّا تُوُفِّيَ عُمَرُ أَتَى أُمَّ كُلْثُومٍ فَانْطَلَقَ بِهَا إِلَى بَيْتِهِ.

٢ - مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى؛ وَغَيْرُهُ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى، عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ سَعِيدٍ، عَنِ النَّضْرِ بْنِ سُوَيْدٍ، عَنْ هِشَامِ بْنِ سَالِمٍ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ خَالِدٍ قَالَ: سَأَلْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام عَنِ امْرَأَةٍ تُوُفِّيَ زَوْجُهَا أَيْنَ تَعْتَدُّ، فِي بَيْتِ زَوْجِهَا تَعْتَدُّ أَوْ حَيْثُ شَاءَتْ؟ قَالَ: بَلَى حَيْثُ شَاءَتْ، ثُمَّ قَالَ: إِنَّ عَلِيّاً عليه السلام لَمَّا مَاتَ عُمَرُ أَتَى أُمَّ كُلْثُومٍ فَأَخَذَ بِيَدِهَا فَانْطَلَقَ بِهَا إِلَى بَيْتِهِ.

٣ - الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنْ مُعَلَّى بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ - أَوْ غَيْرِهِ - عَنْ أَبَانِ بْنِ عُثْمَانَ ...

١ - حُمَيْدُ بْنُ زِيَادٍ، عَنِ ابْنِ سَمَاعَةَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ زِيَادٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سِنَانٍ؛ وَمُعَاوِيَةَ بْنِ عَمَّارٍ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ: سَأَلْتُهُ عَنِ الْمَرْأَةِ الْمُتَوَفَّى عَنْهَا زَوْجُهَا أَتَعْتَدُّ فِي بَيْتِهَا أَوْ حَيْثُ شَاءَتْ؟ قَالَ: بَلْ حَيْثُ شَاءَتْ، إِنَّ عَلِيّاً عليه السلام لَمَّا تُوُفِّيَ عُمَرُ أَتَى أُمَّ كُلْثُومٍ فَانْطَلَقَ بِهَا إِلَى بَيْتِهِ.

٢ - مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى؛ وَغَيْرُهُ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى، عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ سَعِيدٍ، عَنِ النَّضْرِ بْنِ سُوَيْدٍ، عَنْ هِشَامِ بْنِ سَالِمٍ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ خَالِدٍ قَالَ: سَأَلْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام عَنِ امْرَأَةٍ تُوُفِّيَ زَوْجُهَا أَيْنَ تَعْتَدُّ، فِي بَيْتِ زَوْجِهَا تَعْتَدُّ أَوْ حَيْثُ شَاءَتْ؟ قَالَ: بَلَى حَيْثُ شَاءَتْ، ثُمَّ قَالَ: إِنَّ عَلِيّاً عليه السلام لَمَّا مَاتَ عُمَرُ أَتَى أُمَّ كُلْثُومٍ فَأَخَذَ بِيَدِهَا فَانْطَلَقَ بِهَا إِلَى بَيْتِهِ.

تَخْرُجُ نَهَاراً، وَلَا تَبِيتُ عَنْ بَيْتِهَا، قُلْتُ: أَرَأَيْتَ إِنْ أَرَادَتْ أَنْ تَخْرُجَ إِلَى حَقٍّ كَيْفَ تَصْنَعُ؟ قَالَ: تَخْرُجُ بَعْدَ نِصْفِ اللَّيْلِ وَتَرْجِعُ عِشَاءً.

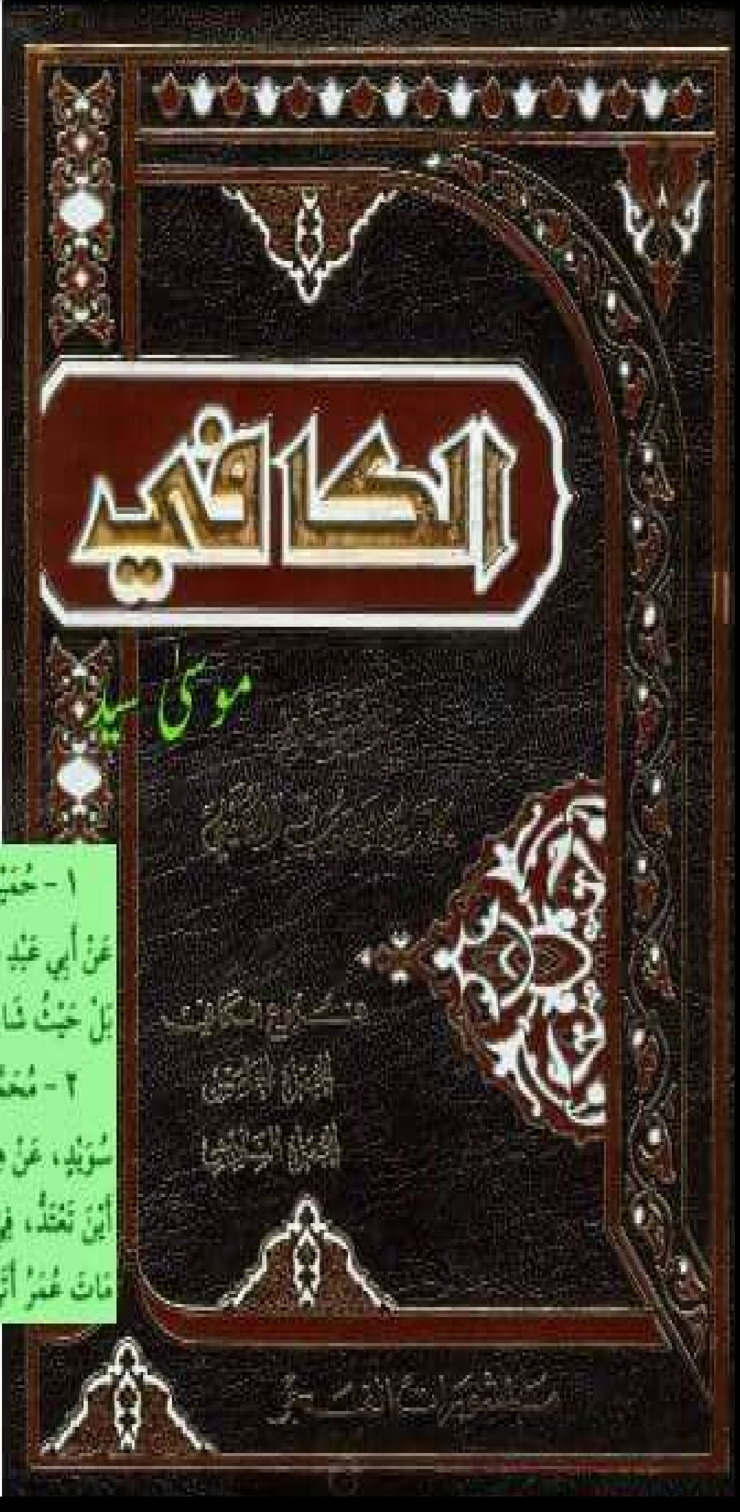

أبي الصباح الكناني ، عن أبي عبدالله عليه السلام في المرأة الحامل المتوفى عنها زوجها هل

**﴿ باب ﴾**

**☆( المتوفى عنها زوجها المدخول بها اين تعتد ومايجب عليها )☆**

١ ـ حميدبن زياد ، عن ابن سماعة ، عن محمدبن زياد ، عن عبدالله بن سنان ؛ ومعاو

ابن عمار ، عن أبي عبدالله عليه السلام قال : سألته عن المرأة المتوفى عنها زوجها أتعتد في بيت

**﴿ باب ﴾**

**☆( المتوفى عنها زوجها المدخول بها اين تعتد ومايجب عليها )☆**

١ ـ حميدبن زياد ، عن ابن سماعة ، عن محمدبن زياد ، عن عبدالله بن سنان ؛ ومعاوية

ابن عمار ، عن أبي عبدالله عليه السلام قال : سألته عن المرأة المتوفى عنها زوجها أتعتد في بيتها

**الحديث التاسع :** مجهول .

**الحديث العاشر :** ضعيف على المشهور .

**باب المتوفى عنها زوجها المدخول بها اين تعتد وما يجب عليها**

**الحديث الأول :** موثق .

و يدل على عدم وجوب إقامة المتوفى عنها زوجها أيام العدة في بيت الزوج، و لا خلاف بين الأصحاب في عدم وجوب كون اعتداد المتوفى عنها زوجها في بيت الزوج ولا في مكان مخصوص، ويمكن الجمع بين الأخبار مع قطع النظر عن أقوال الأصحاب بحمل أخبار النهي على عدم جواز بيتوتتها عن بيت تعتد فيه ، والأخبار الأخر على عدم وجوب اعتدادها في بيت الزوج ، بل هو الظاهر من الأخبار، والشيخ

أوحيث شاءت ؟ قال : بل حيث شاءت ، إنّ علياً عليه السلام لمّا توفّي عمر أتى أمّ كلثوم فانطلق بها إلى بيته .

جمع بينها في الاستبصار بالحمل على الاستحباب ، ويدلّ على تزويج أمّ كلثوم بنت ،

١٩٨ كتاب الطلاق ج ٢١

أوحيث شاءت ؟ قال : بل حيث شاءت ، إنّ علياً عليه السلام لمّا توفّي عمر أتى أمّ كلثوم

فانطلق بها إلى بيته .

كذبوا لم يكن ما قالوا ، إنّ فلاناً خطب إلى علي عليه السلام بنته أمّ كلثوم فأبى فقال للعباس: والله لئن لم يزوّجني لأنزعنّ منك السقاية وزمزم فأتى العباس علياً فكلّمه فأبى عليه فألحّ العباس، فلمّا رأى أمير المؤمنين عليه السلام مشقّة كلام الرجل على العبّاس وأنّه سيفعل معه ما قال، أرسل إلى جنّيّة من أهل نجران يهوديّة يقال لها سحيقة بنت جريرية فأمرها فتمثّلت في مثال أمّ كلثوم ، وحجبت الأبصار عن أمّ كلثوم بها وبعث بها إلى الرجل فلم تزل عنده حتّى أنّه استراب بها يوماً فقال ما في الأرض أهل بيت أسحر من بني هاشم ، ثم أراد أن يظهر للناس فقتل فحوت الميراث و انصرفت إلى نجران ، وأظهر أمير المؤمنين عليه السلام أمّ كلثوم، أقول: لامنافاة بينه و بين سائر الأخبار الواردة في أنّه زوّجه أمّ كلثوم، لأنّهم صلوات الله عليهم، كانوا يتّقون من غلاة الشيعة وكان هذا من الأسرار ولم يكن أكثر أصحابهم قائلين بها ، كذا ذكره الوالد العلامة قدّس الله روحه :

أقول: يمكن أن يكون الاستدلال في هذين الخبرين بفعله عليه السلام ظاهراً لأنّ عدم كونها أمّ كلثوم لم يكن معلوماً للنّاس، ولم يكن عليه السلام يفعل مايشنعه النّاس عليه ، وعدم تشنيع الصّحابة عليه أيضاً دليل على ذلك ولو كان لنقل،

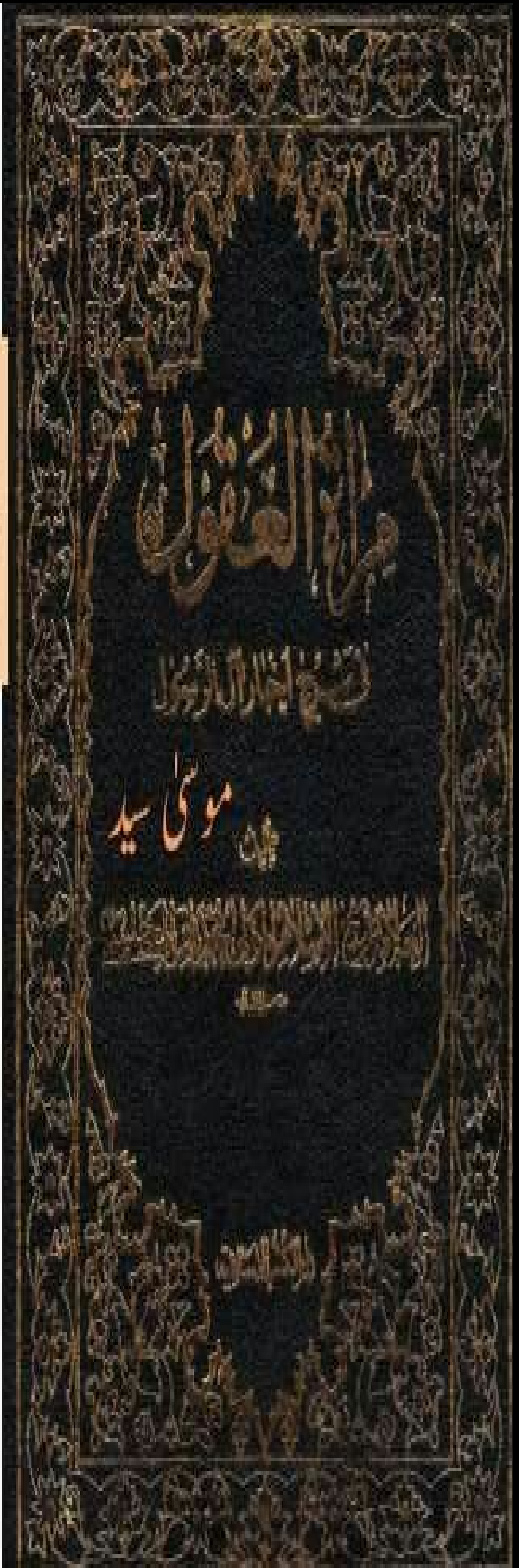

حميد بن زياد، عن ابن سماعة، عن محمد بن زياد، عن عبد الله بن سنان، ومعاوية ابن عمار، عن أبي عبد الله عليه السلام قال: سألته عن المرأة المتوفى عنها زوجها أتعتد في بيتها أو حيث شاءت؟ قال: بل حيث شاءت، إن عليا عليه السلام لما توفي عمر أتى أم كلثوم فانطلق بها إلى بيته

ترجمہ میں نے ابو عبداللہ سے پوچھا کہ وہ عورت جس کا شوہر انتقال کر گیا ہو وہ عدت شوہر کے گھر میں پوری کرے گی یا جہاں وہ چاہے کرلے؟ امام (رضی اللہ تعالی عنہ) نے فرمایا جہاں وہ چاہے کرلے کیونکہ حضرت عمر (رضی اللہ تعالی عنہ) کے انتقال کے بعد حضرت علی (رضی اللہ تعالی عنہ) ام کلثوم (رضی اللہ تعالی عنہما) کو اپنے گھر لے آئے۔

## كتاب فروع الكافي - الشيخ الكليني - ج ٦ - الصفحة ٧٥



٩ - عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا، عَنْ سَهْلِ بْنِ زِيَادٍ، عَنِ ابْنِ أَبِي نَصْرٍ، عَنْ مُثَنَّى الْحَنَّاطِ، عَنْ زُرَارَةَ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام فِي الْمَرْأَةِ الْحَامِلِ الْمُتَوَفَّى عَنْهَا زَوْجُهَا هَلْ لَهَا نَفَقَةٌ؟ قَالَ: لا.

وَرُوِيَ أَيْضاً أَنَّ نَفَقَتَهَا مِنْ مَالِ وَلَدِهَا الَّذِي فِي بَطْنِهَا [رواه].

١٠ - مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْمَاعِيلَ بْنِ بَزِيعٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْفُضَيْلِ، عَنْ أَبِي الصَّبَّاحِ الْكِنَانِيِّ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ: الْمَرْأَةُ الْحُبْلَى الْمُتَوَفَّى عَنْهَا زَوْجُهَا يُنْفَقُ عَلَيْهَا مِنْ مَالِ وَلَدِهَا الَّذِي فِي بَطْنِهَا.

### ٨٤ - باب: المتوفى عنها زوجها المدخول بها أين تعتد وما يجب عليها

١ - حُمَيْدُ بْنُ زِيَادٍ، عَنِ ابْنِ سَمَاعَةَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ زِيَادٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سِنَانٍ؛ وَمُعَاوِيَةَ بْنِ عَمَّارٍ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ: سَأَلْتُهُ عَنِ الْمَرْأَةِ الْمُتَوَفَّى عَنْهَا زَوْجُهَا أَتَعْتَدُّ فِي بَيْتِهَا أَوْ حَيْثُ شَاءَتْ؟ قَالَ: بَلْ حَيْثُ شَاءَتْ، إِنَّ عَلِيّاً عليه السلام لَمَّا تُوُفِّيَ عُمَرُ أَتَى أُمَّ كُلْثُومٍ فَانْطَلَقَ بِهَا إِلَى بَيْتِهِ.

٢ - مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى؛ وَغَيْرُهُ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى، عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ سَعِيدٍ، عَنِ النَّضْرِ بْنِ سُوَيْدٍ، عَنْ هِشَامِ بْنِ سَالِمٍ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ خَالِدٍ قَالَ: سَأَلْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام عَنِ امْرَأَةٍ تُوُفِّيَ زَوْجُهَا أَيْنَ تَعْتَدُّ، فِي بَيْتِ زَوْجِهَا تَعْتَدُّ أَوْ حَيْثُ شَاءَتْ؟ قَالَ: بَلَى حَيْثُ شَاءَتْ، ثُمَّ قَالَ: إِنَّ عَلِيّاً عليه السلام لَمَّا مَاتَ عُمَرُ أَتَى أُمَّ كُلْثُومٍ فَأَخَذَ بِيَدِهَا فَانْطَلَقَ بِهَا إِلَى بَيْتِهِ.

٣ - الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنْ مُعَلَّى بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ - أَوْ غَيْرِهِ - عَنْ أَبَانِ بْنِ عُثْمَانَ،

١ - حُمَيْدُ بْنُ زِيَادٍ، عَنِ ابْنِ سَمَاعَةَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ زِيَادٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سِنَانٍ؛ وَمُعَاوِيَةَ بْنِ عَمَّارٍ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ: سَأَلْتُهُ عَنِ الْمَرْأَةِ الْمُتَوَفَّى عَنْهَا زَوْجُهَا أَتَعْتَدُّ فِي بَيْتِهَا أَوْ حَيْثُ شَاءَتْ؟ قَالَ: بَلْ حَيْثُ شَاءَتْ، إِنَّ عَلِيّاً عليه السلام لَمَّا تُوُفِّيَ عُمَرُ أَتَى أُمَّ كُلْثُومٍ فَانْطَلَقَ بِهَا إِلَى بَيْتِهِ.

٢ - مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى؛ وَغَيْرُهُ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى، عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ سَعِيدٍ، عَنِ النَّضْرِ بْنِ سُوَيْدٍ، عَنْ هِشَامِ بْنِ سَالِمٍ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ خَالِدٍ قَالَ: سَأَلْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام عَنِ امْرَأَةٍ تُوُفِّيَ زَوْجُهَا أَيْنَ تَعْتَدُّ، فِي بَيْتِ زَوْجِهَا تَعْتَدُّ أَوْ حَيْثُ شَاءَتْ؟ قَالَ: بَلَى حَيْثُ شَاءَتْ، ثُمَّ قَالَ: إِنَّ عَلِيّاً عليه السلام لَمَّا مَاتَ عُمَرُ أَتَى أُمَّ كُلْثُومٍ فَأَخَذَ بِيَدِهَا فَانْطَلَقَ بِهَا إِلَى بَيْتِهِ.

عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام ... الْمُتَوَفَّى عَنْهَا زَوْجُهَا ... تَخْرُجُ نَهَاراً، وَلا تَبِيتُ عَنْ بَيْتِهَا؟ قُلْتُ: أَرَأَيْتَ إِنْ أَرَادَتْ أَنْ تَخْرُجَ إِلَى حَقٍّ كَيْفَ تَصْنَعُ؟ قَالَ: تَخْرُجُ بَعْدَ نِصْفِ اللَّيْلِ وَتَرْجِعُ عِشَاءً.

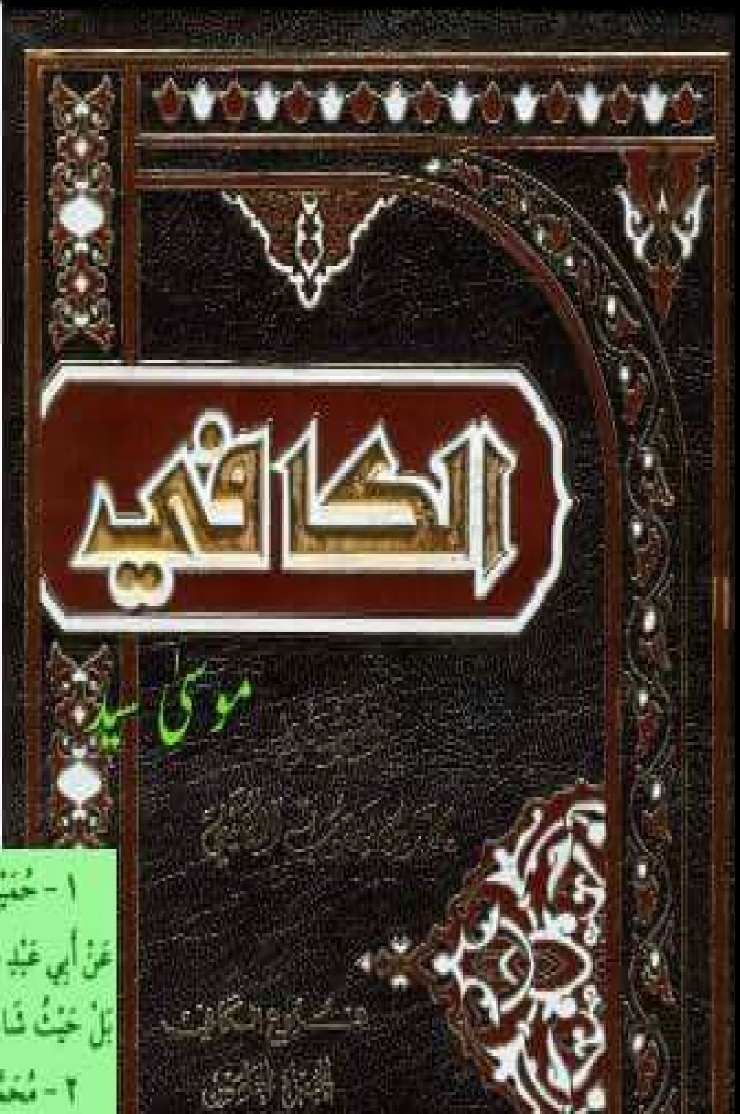

# والاصل الجواب ہوان ذلک وقع علی سبیل التقیۃ والاضطرار

# کتاب مراۃ العقول فی شرح اخبار آل الرسول علامہ المجلسی ج ۲۰ صفحہ ۴۵

# اصل جواب یہ ہے کہ یہ (نکاح ام کلثوم بنت علی) تقیہ اور مجبوری کی بنا پر



لأقيمنّ عليه شاهدين بأنّه سرق ولأقطعنّ يمينه فأتاه العبّاس فأخبره وسأله أن يجعل الأمر إليه فجعله إليه.

موسیٰ سید

أصلاً في جواز مناكحة من ذكره، وليس لهم أن يلزموا على ذلك مناكحة اليهود والنصارى وعبّاد الأوثان، لأنّهم إن سألوا عن جوازه في العقل فهو جائز، و إن سألوا عنه في الشرع فالإجماع يحظره و يمنع منه انتهى كلامه رفع الله مقامه.

أقول: بعد إنكار عمر النصّ الجليّ وظهور نصبه و عداوته لأهل البيت عليهم السلام يشكل القول بجواز مناكحته من غير ضرورة ولا تقيّة، إلّا أن يقال بجواز مناكحة كلّ مرتدّ عن الإسلام، ولم يقل به أحد من أصحابنا، و لعلّ القائلين إنّما ذكرا ذلك استظهاراً على الخصم، و كذا إنكار المفيد (ره) أصل الواقعة إنّما هو لبيان أنّه لم يثبت ذلك من طرقهم، و إلّا فبعد ورود تلك الأخبار وما سيأتي بأسانيد أنّ عليّاً عليه السلام لمّا توفّي عمر أتى أمّ كلثوم فانطلق بها إلى بيته وغير ذلك ممّا أوردته في كتاب بحار الأنوار إنكار ذلك عجيب، والأصل في الجواب هو أنّ ذلك وقع على سبيل التقيّة والاضطرار، ولا استبعاد في ذلك، فإنّ كثيراً من المحرّمات تنقلب ... الواجبات. على أنّه قد ثبت بالأخبار

ممّا أوردته في كتاب بحار الأنوار إنكار ذلك عجيب، والأصل في الجواب هو أن
ذلك وقع على سبيل التقيّة والاضطرار، ولا استبعاد في ذلك، فإنّ كثيراً من المحرّمات

ترجمہ؛ اسی سال عمر فاروق نے حضرت علی ام کلثوم جنکی ماں فاطمہ بنت رسول ہیں کا رشتہ طلب کیا حضرت علی نے فرمایا وہ چھوٹی ہیں حضرت عمر نے کہا میں اس چیز کا ارادہ نہیں رکھتا جسکا آپ خیال فرمارہے ہیں تمام نسبتیں اور سبب قیامت کے روز منقطع ہو جائیں گیں مگر میرا نسب اور صہریت منقطع نا ہو گی پس میں نے ارادہ کیا ہے میرے لیے رسول اللہ سے دامادی کا تعلق پیدا ہو جاے اس پر حضرت علی نے آپنی بیٹی کا عقد ان سے کیا اور دس ہزار دینا انکا حق مہر باندھا

کتاب تاریخ الیعقوبی ۔احمد بن یعقوب۔ ج ۲ صفحہ ۴۰

وفي هذه السنة خطب عمر إلى عليّ بن أبي طالب أمّ كلثوم [٣] بنت عليّ ، وأمّها فاطمة بنت رسول الله ، فقال عليّ : إنّها صغيرة ! فقال : إنّي لم أرِدْ حيث ذهبتَ. لكني سمعت رسول الله يقول : كلّ نسب وسبب ينقطع يوم القيامة إلاّ سببي ونسبي وصهري ، فأردت أن يكون لي سبب وصهر برسول الله . فتزوّجها ، وأمهرها عشرة آلاف دينار .

الله .

وفي هذه السنة خطب عمر إلى عليّ بن أبي طالب أمّ كلثوم [٣] بنت عليّ ، وأمّها فاطمة بنت رسول الله ، فقال عليّ : إنّها صغيرة ! فقال : إنّي لم أرِدْ حيث ذهبتَ. لكني سمعت رسول الله يقول : كلّ نسب وسبب ينقطع يوم القيامة إلاّ سببي ونسبي وصهري ، فأردت أن يكون لي سبب وصهر برسول الله . فتزوّجها ، وأمهرها عشرة آلاف دينار .

وفي هذه السنة نزل المسلمون الكوفة ، واختطّوا بها الخطط ، وبنوا المنازل . وقيل كان ذلك في أوّل سنة ١٨ . ونزلها من أصحاب رسول الله ثمانون رجلاً .

موسیٰ سید

(١) بياض في الأصل .
(٢) سرغ : قرية بوادي تبوك ، وهي آخر عمل الحجاز الأول .
[ياقوت : معجم البلدان]
(٣) هي بنت علي بن أبي طالب ، رضي الله عنه ، وأمّها فاطمة الزهراء ، رضي الله عنها ، تزوجها الإمام عمر ، رضي الله عنه ، في السنة السابعة عشرة وأصدقها أربعين ألف درهم ، فولدت له زيد الأكبر ، ورقية ، وتوفي عنها .
[أسد الغابة ج ٥ ص ٦١٤]



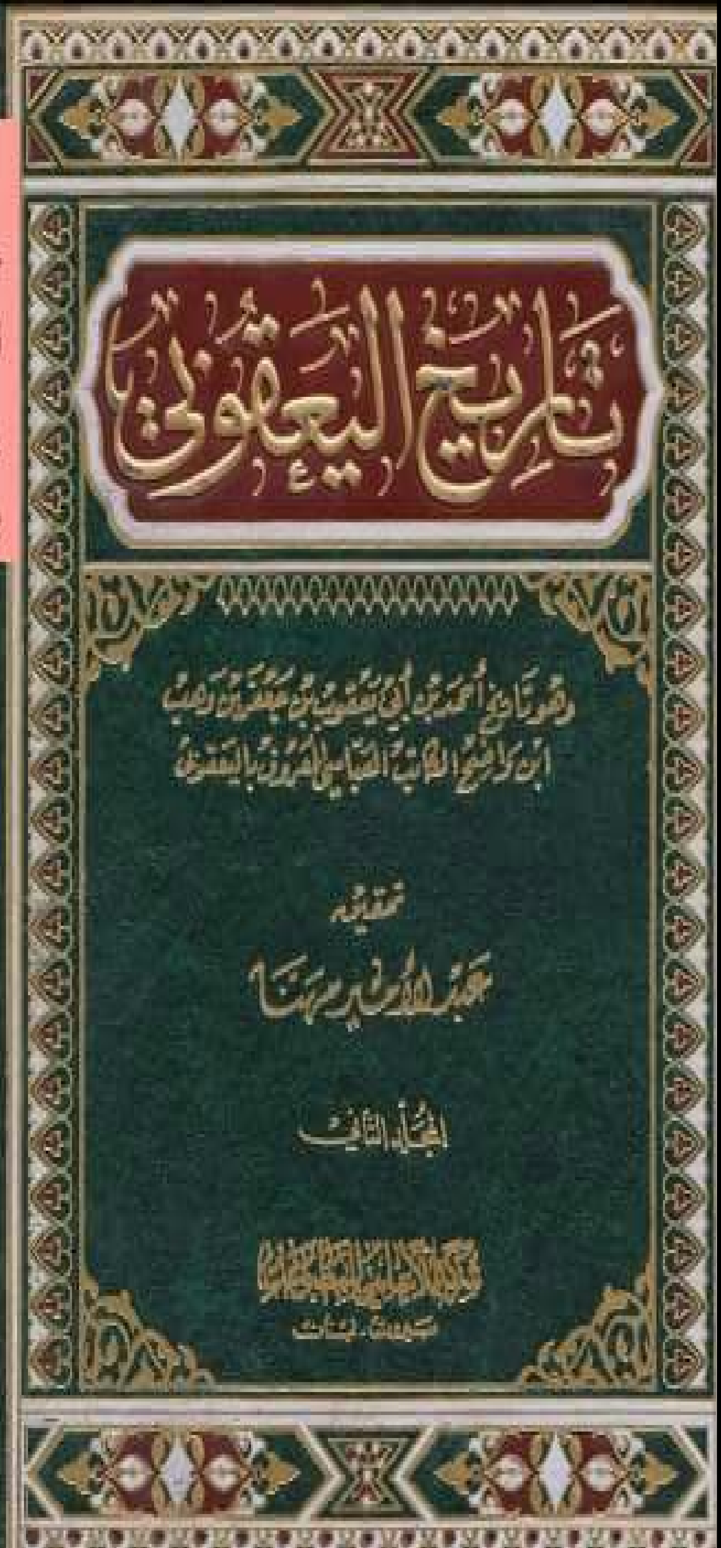

# حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کا اُمّ کلثوم بنت فاطمہ رضی اللہ عنہا سے نکاح

مشہور شیعہ ابن شہر آشوب المازندرانی لکھتا ہے: حضرت فاطمہ علیہ السلام سے حسن، حسین، محسن، زینت الکبریٰ اور ام کلثوم پیدا ہوئیں۔ ام کلثوم سے عمر نے شادی کی۔ (مناقب آل ابی طالب ج ۳ ص ۱۶۲)

في اولاده واقربائه في خدامه صلوات الله عليه

١٦٢

... وولد من فاطمة عليها السلام الحسن والحسين والمحسن سقط وزينب الكبرى وام كلثوم الكبرى تزوجها عمر ...